اللہ

فضائل ذکر

از

مفتاح السلوک (جلد اول)

مرتب: - غلام صفدر محمدی سیفی

فہرست

فہرست

پیش لفظ

اللہ کا ذکر سلوک کا نصاب ہے، ذکر ذاکر کو مذکور تک لیجانے کا سبب ہے، ذکر کے بے شمار فضائل و برکات ہیں، ذکر کے فضائل پر بہت سی کتب علماء و محدثین نے لکھی ہیں۔

مفتاح السلوک میں پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ سید احمد علی شاہ ترمذی حنفی سیفی دامت برکاتہم العالیہ نے ایک عنوان "ذکر" پر لکھا ہے جس میں تقریبا ذکر کے اکثر و بیشتر فضائل جو احادیث میں آئے ہیں رقم کیے ہیں جسکی افادیت کی وجہ سے راقم الحروف نے آپ سے اجازت لی کہ اسکو میں الگ سے پبلش کروں تو آپ نے اجازت دے دی۔

تو یہ آپکی کتاب سے صفحات لے کر الگ سے کتاب بنائی ہے، اللہ تعالی ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے آمین۔

ذکر

ابتدائی مقام سے لے کر مقامِ توحید تک تمام مقامات ذکر کا ہی ثمرہ ہیں۔ اسی طرح تمام احوال و معارف جن کے حصول کیلئے سالک محنت اور کوشش کرتا ہے، وہ اسی کا ثمرہ ہیں۔ ذکر کے شجر سے ہی ان تمام ثمرات کا حصول ممکن ہے اور یہ شجر جتنا بڑا ہوگا اور اس کی جڑیں جتنی مضبوط ہوں گی اتنا ہی زیادہ ثمر بار ہوگا اور یہی شجر تمام مقامات کی اصل اور بنیاد ہے جس پر ان تمام مقامات کی عمارت تعمیر ہوتی ہے۔ یہ بعینہ اسی طرح ہے جس طرح بنیاد پر دیوار اور دیوار پر چھت کی تعمیر ہوتی ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ بندہ جب تک غفلت سے بیدار نہ ہو اس کیلئے ان منازلِ سلوک کا طے کرنا ممکن نہیں جس کیلئے اس کی تخلیق ہوئی۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (ذاریات ۵۶)

ترجمہ: ”اور نہیں پیدا کیا میں نے جن و انس کو مگر اس لئے کہ وہ میری عبادت کریں“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا:

یعبدون أی: یعرفون۔

انسان ذکر کے ذریعہ ہی غفلت سے بیدار ہوتا ہے اور غفلت دل کی نیند یا موت کا نام ہے۔ صوفیائے کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے اپنے مولیٰ کے کثرت ذکر کے حکم کی پیروی کر کے اپنی زندگیوں کو فرشتوں کی زندگیوں کی طرح بنالیا ہے۔ ان کے دلوں میں نہ تو دنیا کا خیال آتا ہے اور نہ ہی یہ دنیا انہیں محبوب سے دور کر سکتی ہے۔ وہ اپنے رب کی ہم نشینی کی وجہ سے اپنے آپ کو بھول گئے

حتیٰ کہ وہ ماسوی اللہ ہر چیز سے ماوریٰ ہو گئے اور جب انہوں نے اس ذات کو پا لیا تو ان پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی۔

ذکرتک لا انی نسیتک لمحة والیسر مافی الذکر ذکر لسانی

"میں نے تجھ کو یاد کیا اس وجہ سے نہیں کہ میں بھول گیا تھا اور سب سے آسان ذکر میری زبان کا ذکر ہے"۔

صوفی ہر لحظہ اپنے رب کو یاد رکھتا ہے اور اس کو ذکر کے طفیل انشراح صدر اور بالیدگی روح حاصل ہوتی ہے کیونکہ اسے اپنے پروردگار کے ساتھ ہم نشینی کا شرف حاصل ہوتا ہے۔

جیسا کہ حدیث قدسی ہے:

اھل ذکری اھل مجالستی۔

"اہلِ ذکر میرے ہم نشین ہیں۔"[340]

عارف وہ ہوتا ہے جو ذکر پر دوام اور ہمیشگی اختیار کرتا ہے اور اس فانی دنیا سے لطف اندوز ہونے سے اپنے دل کو پھیر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام اَحوال کی ذمہ داری اپنے ذمے لے لیتا ہے اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ جو صبر کرتا ہے کامیابی اس کے قدم چومتی ہے اور جو بار بار دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اس کیلئے دروازہ کھل ہی جاتا ہے۔

---

[340] (من حدیث قدسی أخرجه الإمام أحمد فی مسنده)

ذکر کے معانی

قرآنِ کریم اور احادیثِ طیبہ میں لفظ ''ذکر'' کئی معانی میں استعمال ہوا ہے۔

(ا): کبھی تو اس لفظ سے قرآن کریم مراد ہوتا ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے!

''اِنَّانَحنُ نَزَّلنَاالذِّکرَ وَاِنَّالَہٗ لَحَافِظُوْن'' (حجر ۹)

ترجمہ: ''بے شک ہم ہی نے اتارا اس ذکر (قرآن مجید) کو اور یقیناً ہم ہی اس کے محافظ ہیں''

(۲): بعض اوقات اس سے نمازِ جمعہ مراد لیا گیا ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

یَاأَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَانُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ (جمعہ ۹)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تمہیں بلایا جائے نماز کی طرف جمعہ کے دن تو دوڑ کر جاؤ اللہ کے ذکر (نماز) کی طرف۔

(۳) اور کسی مقام پر لفظ ''ذکر'' بول کر علیم مراد لیا گیا ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے:

فَاسْئَلُوْٓا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَاتَعْلَمُوْن (انبیاء۷)

ترجمہ: ''پس (اے منکرو) پوچھو اہلِ علم سے اگر تم (خود حقیقتِ حال کو) نہیں جانتے''۔

(۴) لیکن اکثر عبادات میں لفظ ''ذکر'' سے تسبیح و تہلیل، تکبیر اور نبی کریم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسلَّم کی ذات پر درود و سلام مراد لیا جاتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(ا) ''فَاِذَاقَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُوْا اللّٰہَ قِیَامًاوَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِکُم'' (نساء۱۰۳)

ترجمہ: ''جب تم ادا کر چکو نماز تو ذکر کرو اللہ تعالیٰ کا کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اور اپنے پہلوؤں پر''

(۲): "یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْکُرُوْا اللہَ کَثِیْرًا" (انفال ۴۵)

ترجمہ: "اے ایمان والو! جب جنگ آزما ہو کسی لشکر سے تو ثابت قدم رہو اور ذکر کرو اللہ تعالیٰ کا کثرت سے"

(۳): "وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا" (مزمل ۸)

ترجمہ: "اور ذکر کیا کرو اپنے رب کے نام کا اور سب سے کٹ کر اسی کے ہو رہو"

اسی طرح درج ذیل احادیث نبویہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم میں بھی ذکر سے یہی معنی مراد لیا گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

"ان اللہ عز وجل یقول! انا مع عبدی اذا ھو ما ذکرنی تحرکت بی شفتاہ۔"[341]

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، میں اپنے بندہ کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور جب اس کے ہونٹ میرے ذکر کیلئے ہلتے ہیں"

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم اسلام کے احکام کثیر ہیں کوئی ایسی چیز بتایئے جس کو میں مضبوطی سے تھام لوں۔

---

[341] (رواہ ابن ماجه فی کتاب الأدب وإبن حبان فی صحیحه والامام أحمد فی مسنده والحاکم کما فی "فیض القدیر" ج ۱ ص ۳۰۹)

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

لایزال لسانک رطبامن ذکر اللہ۔[342]

ترجمہ: "توہمیشہ اللہ کے ذکر میں رطب اللسان رہے"

بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ لفظ ذکر سے مراد حلال وحرام کا علم ہے اس کا جواب یہ ہے کہ لفظ ذکر قرآن، صلوٰۃ، علم اور ذکر اللہ میں مشترک ہے اور لفظ مشترک میں اس معنی کا اعتبار ہو گا جو عرف میں غالب استعمال ہو۔ اس کے علاوہ اگر دوسرا معنی مراد لینا ہو تو لفظی یا حالی قرینہ پایا جانا ضروری ہے اور لفظ ذکر کا غالب استعمال ذکر اللہ میں ہی ہوتا ہے اور اس کے علاوہ کبھی کبھی لفظ ذکر سے علم مراد ہوتا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ" (اور پوچھ لیا کرو اہلِ علم سے)

اس آیت کریمہ میں ذکر سے علم اس لئے مراد لیا گیا ہے کیونکہ یہاں سوال کا قرینہ موجود ہے۔

کتاب وسنت سے دلائل

بہت سی آیات کریمہ ذکر کی اہمیت پر دلالت کرتی ہیں۔ یہاں چند آیات کو ذکر کیا جاتا ہے۔

اللہ رب العزت اپنی لاریب کتاب قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

(۱)**فَاذْكُرُوْنِیْ أَذْكُرْكُم۔ (بقرہ ۱۵۲)**

ترجمہ: "سو تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔"

[342] (رواہ الترمذی فی کتاب الدعوات وقال: حدیث حسن)

(۲)"اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللہَ قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِھِم" (آل عمران ۱۹۱)

"وہ لوگ اللہ کا ذکر کرتے ہیں کھڑے بیٹھے اور پہلووں پر۔"

(۳) یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا o وَّ سَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا۔ (احزاب ۴۱)

ترجمہ: "اے ایمان والو! یاد کرو اللہ تعالیٰ کو کثرت سے اور اس کی پاکی بیان کرو صبح وشام۔"

(۴) الذَّاکِرِیْنَ اللہَ کَثِیْرًا وَّ الذَّاکِرَاتِ اَعَدَّ اللہُ لَھُمْ مَغْفِرَۃً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا۔ (احزاب:۳۵)

ترجمہ: "اور کثرت سے اللہ کو یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں، تیار کر رکھا ہے اللہ نے ان سب کیلئے مغفرت اور اجر عظیم۔"

(۵)"وَاذْکُرْ رَّبَّکَ کَثِیْرًا وَّ سَبِّحْ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْکَارِ۔" (آل عمران: ۴۱)

"اور یاد کرو اپنے پروردگار کو بہت، اور پاکی بیان کرو اس کی صبح وشام"

(۶) اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُھُمْ بِذِکْرِ اللہِ اَلَا بِذِکْرِ اللہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔ (الرعد:۲۸)

ترجمہ: "جو لوگ ایمان لائے اور مطمئن ہوتے ہیں جن کے دل ذکرِ الٰہی سے، دھیان سے سنو اللہ کی یاد سے ہی دل مطمئن ہوتے ہیں۔"

(۷)"وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا۔" (دھر:۲۵)

"اور یاد کرتے رہا کرو اپنے رب کے نام کو صبح وشام۔"

(۸)"وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا۔" (مزمل:۸)

"اور یاد کرتے رہا کرو اپنے رب کے نام کو اور سب سے کٹ کر اسی کے ہو رہو۔"

(۹)"وَلَذِکْرُ اللہِ اَکْبَر"(اور واقعی اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے)

(۱۰) فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُوا اللہَ قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِکُم۔ (النساء ۱۰۳)

ترجمہ: ”جب تم ادا کر چکو نماز تو ذکر کرو اللہ تعالیٰ کا کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اور اپنے پہلوؤں پر (لیٹے ہوئے)۔“

(۱۱) فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللهِ وَاذْكُرُوا اللهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (الجمعة ١٠)

ترجمہ: ”پھر جب پوری ہو چکے نماز تو پھیل جاؤ زمین میں اور تلاش کرو اللہ کے فضل سے اور کثرت سے اللہ کی یاد کرتے رہا کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔“

(۱۲) وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ۔ (بقرہ ۱۱۴)

”اور کون زیادہ ظالم ہے اس سے جو روک دے اللہ کی مسجدوں سے کہ ذکر کیا جائے ان میں اس کے نام کا“۔

(۱۳) فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ۔ (نور: ۳۶)

ترجمہ: ”ان گھروں میں (جن کے متعلق) حکم دیا ہے اللہ نے کہ بلند کیے جائیں اور لیا جائے ان میں اللہ کا نام۔“

(۱۴) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللهِ۔ (المنافقون: ۹)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! تمہیں غافل نہ کر دیں تمہارے اموال اور نہ تمہاری اولاد اللہ کے ذکر سے۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: "وَالذّٰاکِرِیۡنَ اللّٰہَ کَثِیۡرًا" سے مراد یہ ہے کہ وہ نمازوں کے بعد اور صبح وشام اور نیند سے بیداری کے وقت اور اپنے گھر میں داخل ہوتے اور نکلتے ہوئے اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔[343]

حضرت مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کہ بندہ کثیر ذکر کرنے والوں میں اس وقت شمار ہو گا جب بیٹھتے، اٹھتے، لیٹتے ہر حالت میں اللہ کا ذکر کرے۔[344]

ذکر کے علاوہ تمام عبادات کی صحت کیلئے کچھ شروط ہیں لیکن ذکر، طہارت اور بغیر طہارت، قیام وقعود بلکہ تمام احوال میں جائز ہے۔ اسی وجہ سے امام نوَوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تمام علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ دل اور زبان کا ذکر ہر بے وضو، جنبی، حیض ونفاس والی عورت کیلئے بھی جائز ہے اور اس ذکر سے تسبیح وتہلیل، تحمید، تکبیر اور درود وسلام اور دعا مراد ہے۔[345]

ذِکر، دِلوں کا صیقل اور فیوضِ ربانی کی چابی اور دِلوں پر تجلیات کے نزول کا راستہ ہے۔ اس کی وجہ سے انسان صفاتِ الٰہیہ سے متصف ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ذِکر سے غفلت کی وجہ سے سالک پر غم وحزن طاری ہو جاتا ہے اور اگر وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو جائے، تو وہ خوشی محسوس کرتا ہے اور اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں کیونکہ ذکر خوشی ومسرت کی کلید ہے، جس طرح غفلت، غم وحزن کی کلید ہے۔

---

[343] (الفتوحات الربانیۃ علی الأذکار النوویۃ، ج ۱ ص ۱۰۹-۱۰۶)

[344] (الفتوحات الربانیۃ علی الأذکار النوویۃ، ج ۱ ص ۱۰۹-۱۰۶)

[345] (الفتوحات الربانیۃ علی الأذکار النوویۃ، ج ۱ ص ۱۰۹-۱۰۶)

سنت

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

مثل الذی یذکر ربہ والذی لا یذکر ربہ مثل الحی والمیت۔[346]

”اپنے رب کا ذکر کرنے والے نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی ہے“۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے راستوں میں چکر لگاتے ہوئے اہلِ ذکر کو تلاش کرتے ہیں۔ جب کسی قوم کو اللہ کے ذکر میں پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو ندا دیتے ہیں کہ اپنے مقصد کی طرف آؤ۔ فرمایا وہ فرشتے اس مجلس کو اپنے پروں کے ساتھ آسمان تک گھیر لیتے ہیں۔ پھر فرمایا ان کا رب عزوجل ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جاننے والا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں تیری عظمت و بزرگی کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں نہیں قسم بخدا انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو ان کی حالت کیا ہوتی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ لوگ آپ کو دیکھ لیتے تو اس سے بھی زیادہ عبادت و عظمت اور بزرگی کا اظہار کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ وہ مجھ سے کس چیز کا سوال کرتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں وہ آپ سے جنت کا سوال کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں قسم بخدا انہوں نے اس کو نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے! کہ اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا

---

[346] (رواہ البخاری فی صحیحہ فی کتاب الدعوات)

حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں۔ اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو اس سے بھی زیادہ اس کے طالب اور رغبت رکھنے والے ہوتے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے وہ کس چیز سے پناہ مانگتے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں جہنم کی آگ سے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ تو فرشتے عرض کرتے ہیں نہیں قسم بخدا انہوں نے اسے نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو ان کی کیا حالت ہوتی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اس سے بھی زیادہ اس سے بھاگتے اور خوفزدہ ہوتے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا۔ ایک فرشتہ اللہ کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے کہ فلاں آدمی تو ان میں سے نہیں ہے وہ تو اپنے کسی کام کیلئے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ان اہلِ مجلس کا ہم نشین کبھی بدبخت نہیں ہو سکتا۔[347]

اس حدیث پاک میں مجالسِ ذکر، اہلِ ذکر اور ذکر کیلئے اجتماع کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اہلِ ذکر کا ہم نشین بھی ان نوازشات میں شامل ہوتا ہے جن کو رب کریم اہلِ مجالس پر نازل فرماتا ہے۔ اگرچہ وہ اصل ذکر میں شامل نہ ہو لیکن اہلِ ذکر کی ہم نشینی کے باعث وہ خوش بخت بن جاتا ہے کیونکہ جو کسی کی معیت اختیار کرتا ہے بشرطیکہ اس کی نیت صحیح ہو تو اس کا شمار بھی انہیں میں ہوتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

---

[347] (أخرجه البخاری فی صحیحه فی کتاب الدعوات)

"اذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا قالوا یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم ما ریاض الجنة؟قال حلق الذکر۔"

"آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا جب تم باغاتِ جنت کے قریب سے گزرو، تو اس میں سے کچھ کھالیا کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی، یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم باغاتِ جنت سے کیا مراد ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا محافلِ ذکر۔"[348]

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسلَّم نے فرمایا:

"لیبعثن اللہ اقواما یوم القیامة فی وجوھھم النور علی منابر اللؤلؤ یغبطھم الناس لیسوا بانبیاء ولا شھداء قال فجثی اعرابی علی رکبتیه فقال یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم حلھم لنا نعرفھم قال ھم المتحابون فی اللہ من قبائل شتی وبلاد شتی یجتمعون علی ذکر اللہ یذکرونه۔

"آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن کچھ لوگوں کو اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ ان کے چہرے سراپا نور ہوں گے اور وہ موتیوں کے منبروں پر براجمان ہوں گے۔ لوگ ان پر رشک کریں گے۔ یہ نہ تو انبیاء ہوں گے نہ ہی شہداء" راوی فرماتے ہیں کہ یہ بات سن کے ایک بدو اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور عرض کی۔ یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم آپ ہمیں ان کا حلیہ بیان کیجیے تاکہ ہم ان کو پہچان لیں۔ آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو

---

[348] (أخرجه الترمذی فی کتاب الدعواۃ وحسنه)

اللہ کیلئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ مختلف قبائل اور علاقوں سے جمع ہو کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔[349]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم مکہ کے کسی راستہ سے گزر رہے تھے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم کا گزر جمدان پہاڑ کے قریب سے ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا یہ جمدان پہاڑ ہے مفردون سبقت لے گئے عرض کی گئی یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم مفردون کون ہیں؟ فرمایا اللہ سے محبت کرنے والے۔ اللہ کا ذکر ان کے بوجھوں (گناہوں) کو اتار دے گا اور وہ قیامت کے دن ہلکے پھلکے بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوں گے۔[350]

اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو ذکر کے انتہائی حریص اور مشتاق ہوتے ہیں۔ اس پر مواظبت اختیار کرتے ہیں۔ انہیں جو کچھ بھی کہا جائے یا ان سے جو کچھ بھی سلوک کیا جائے تو اس کی پرواہ نہیں کرتے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

الا انبئکم بخیر اعمالکم و ازکاھا عند ملیککم و ارفعھا فی درجاتکم و خیر لکم من انفاق الذھب و الورق و خیر لکم من ان تلقوا عدوکم فتضربوا اعناقھم ویضربوا اعناقکم؟ قالوا بلی قال ذکر اللہ فقال معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ ما شئ انجی من عذاب اللہ من ذکر اللہ۔

---

[349] (رواہ الطبرانی باسناد حسن کما فی "الترغیب والترھیب ۲/۴۰۶)

[350] (مسلم کتاب الذکر، ترمذی کتاب الدعوات)

ترجمہ: ''آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں تمہیں تمہارے افضل ترین عمل کے بارے میں آگاہ نہ کر دوں جو تمہارے رب کے نزدیک زیادہ پاکیزہ اور تمہارے درجات کو بلند کرنے والا ہے اور تمہارے سونا اور چاندی کے خرچ کرنے سے بھی زیادہ افضل ہے اور اس سے بھی زیادہ بہتر ہے کہ تم دشمنوں کے ساتھ مقابلہ کرو۔ تم ان کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی ہاں ضرور بتایئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا یہ عمل اللہ کا ذکر ہے''

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ذکرِ الٰہی سے بڑھ کر عذابِ خداوندی سے بچانے والی کوئی چیز نہیں۔[351]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

انا عند ظن عبدی بی و انا معه اذا ذکرنی فان ذکرنی فی نفسه ذکرته فی نفسی و ان ذکرنی فی ملاءٍ ذکرته فی ملاءٍ خیر منهم و ان تقرب الی شبرا شبرا تقربت الیه ذراعا و ان تقرب الی ذراعا تقربت الیه باعا و ان اتانی یمشی اتیته هرولة۔

''میں اپنے بندہ سے ویسا ہی سلوک کرتا ہوں جیسا وہ میرے متعلق گمان رکھتا ہے۔ جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو اسے میری معیت حاصل ہوتی ہے۔ اگر وہ میرا ذکر اپنے دل میں کرے تو میں بھی اسی طرح اسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ میرا ذکر کسی مجلس میں کرے تو میں اس کا ذکر اس سے بہتر مجلس میں کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میرے قریب آئے تو میں ایک ذراع اس سے قریب ہوتا ہوں۔

[351] (رواه الترمذی فی کتاب الدعاء باب ماجاء فی فضل الذکر۔ و رواه ابن ماجه فی ''الأدب'' باب فضل الذکر)

اگر وہ ایک ذراع میرے قریب آئے تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں۔ اگر وہ چل کر میری بارگاہ میں حاضر ہو تو میری رحمت دوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے "[352]

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم قال! یقول اللہ تعالیٰ یوم القیامۃ سیعلم اھل الجمع من اھل الکرم فقیل ومن اھل الکرم یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم ! قال اھل مجالس الذکر فی المساجد۔

"حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا۔ آج تمام لوگ جان جائیں گے کہ اہلِ کرم کون ہیں۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم اہلِ کرم کون لوگ ہیں؟ تو ارشاد فرمایا مسجدوں میں محافلِ ذکر کا انعقاد کرنے والے۔"[353]

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم قال! مامن قوم اجتمعوا یذکرون اللہ عز وجل لا یریدون بذلک الا وجھہ الا ناداہ منادمن السماء ان قوموا مغفورا لکم وقد بدلت سیئاتکم حسنات۔

"حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا! کہ جو قوم بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر کیلئے جمع ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے سوا ان کا کوئی مقصد نہیں ہوتا تو آسمان سے ایک منادی ایک ندا دیتا ہے کہ تم اس مجلس سے اس حال میں اٹھو کہ تمہارے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیا جائے گا۔"[354]

---

[352] (مسلم: کتاب الذکر، بخاری: کتاب التوحید، ترمذی کتاب الدعوات، نسائی، ابن ماجہ)

[353] (مسند امام احمد: ابو یعلی: ابن حبان فی صحیحہ: وال بیہقی وغیرھم... الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۴۰۴)

[354] (مسند امام احمد بن حنبل: مجمع الزوائد: ج: ۱۰: ص: ۷۶)

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم یقول الرب تبارک وتعالی! من شغلہ قراء ۃ القرآن وذکری عن مسئالتی اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین۔

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے! جس شخص کو تلاوتِ قرآن اور میرے ذکر نے مجھ سے سوال کرنے سے مشغول کر دیا تو اس کو میں سوال کرنے والوں سے بھی زیادہ عطا کرتا ہوں“[355]

مثل الذی یذکر و الذی لا یذکر مثل الحیَ و المیت۔

ذکر کرنے والا زندہ اور نہ کرنے والا مردہ کی مانند ہے۔

عن أبی موسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَ اٰلہ وَسلَّم: مثل الذی یذکر ربّہ و الذی لا یذکر ربّہ مثل الحی و المیت۔

ترجمہ: ”حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اپنے رب کا ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔“[356]

عن أبی موسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عن النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم قال: مثل البیت الذی یذکر اللہ فیہ و البیت الذی لا یذکر اللہ فیہ مثل الحیَ و المیّت۔

---

[355] (ترمذی فی کتاب فضائل القرآن وقال حدیث حسن، دارمی و بیہقی)

[356] (بخاری، الصحیح ۵:۲۳۵۳، رقم:۶۰۴۴، منذری، الترغیب والترہیب، ۲:۲۵۶، رقم ۲۳۰۳، عسقلانی، فتح الباری، ۱۱:۲۱۰، رقم:۶۰۴۴)

ترجمہ: ”حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذکر کیا جائے اور جس میں اللہ کا ذکر نہ کیا جائے زندہ اور مردہ کی سی ہے۔“[357]

عن أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال النبی صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم یقول اللہ تعالیٰ: انا عند ظن عبدی بی و أنا معه اذا ذکرنی فان ذکرنی فی نفسه ذکرته فی نفسی و ان ذکرنی فی ملأ ذکرته فی ملأ خیر منهم و ان تقرب الی شبرا تقربت الیه ذراعا و ان تقرب الی ذراعا تقربت الیه باعا و ان أتانی یمشی أتیته هرولة۔

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ میرے متعلق جیسا خیال رکھتا ہے میں اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں۔ جب وہ میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر (ذکر خفی) کرے تو میں بھی اپنے دل میں اس کا ذکر کرتا ہوں اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر کرے تو میں اس کی جماعت سے بہتر جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک آئے تو میں ایک بازو کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں۔ اگر وہ ایک بازو کے برابر

---

[357] (مسلم، الصحیح ۴۵۳۹:۱، رقم: ۷۷۹، ابن حبان، الصحیح ۱۳۵:۳، رقم ۸۵۴، ابو یعلی، المسند ۲۹۱-۲۹۲:۱۳، رقم: ۷۳۰۶، رویانی، المسند، ۳۱۷:۱، رقم: ۴۳۷، ابو نعیم، المسند المستخرج علی الصحیح المسلم، ۳۷۲:۲، رقم: ۱۷۷۱، دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۱۴۳:۴، رقم: ۶۴۴۲، بیهقی، شعب الایمان، ۴۰۱:۱، رقم ۵۳۶، منذری، الترغیب والترهیب، ۱۷۰:۱، رقم: ۶۳۵، نووی شرح صحیح مسلم ۶۸:۶، مبارک پوری تحفة الاحوذی ۴۳۷:۲، عجلونی، کشف الخفاء ومزیل الالباس، ۲۵۸:۲، رقم: ۲۲۶۵)

میرے نزدیک آئے تو میں دو بازوؤں کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔"[358]

عن أبی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم یقول اللہ تعالیٰ عز وجل: أنا عند ظن عبد بی و أنا معہ حین یذکرنی ان ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی و ان ذکرنی فی ملأ ذکرتہ فی ملأ ھم خیر منھم و ان تقرب منی شبرا تقربت الیہ ذراعا و ان تقرب الی ذراعا تقربت منہ باعا و ان أتانی یمشی أتیتہ ھرولۃ۔

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے اس گمان کے مطابق ہوتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے۔ اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے۔ اگر وہ دل میں میرا ذکر کرے تو میں دل میں اس کا ذکر کرتا ہوں، اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر کرے تو میں ان کی جماعت سے بہتر جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کی طرف آتا ہوں۔"[359]

عن أبی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم یقول اللہ تعالیٰ: أنا عند ظن عبد و أنا معہ حین یذکرنی فان ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی

---

[358] (بخاری، الصحیح ۶:۲۶۹۴، رقم: ۶۹۷۰، ابو نعیم حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء ۹:۲۷، منذری، الترغیب والترھیب، ۲:۲۵۲، رقم: ۲۲۸۶، صنعانی، سبل الاسلام ۴:۲۱۳، عسقلانی فتح الباری، ۲۰۹:۱۱)

[359] (مسلم، الصحیح ۴:۲۰۶۱، رقم: ۲۶۷۵، نسائی، السنن الکبریٰ، ۴:۴۱۲، رقم: ۷۷۳۰، احمد بن حنبل، المسند، ۲:۴۱۳، رقم: ۹۳۴۰)

نفسی و ان ذکرنی فی ملاء ذکرته فی ملاء خیر منه و ان اقترب الی شبرا تقربت الیه ذراعا و ان اقترب الی ذراعا اقتربت الیه باعا و ان أتانی یمشی أتیته هرولة۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں، اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جس وقت وہ میرا ذکر کرتا ہے، پس اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر کرے تو میں بھی اپنے دل میں اس کا ذکر کرتا ہوں، اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر کرے تو میں اس کی جماعت سے بہتر جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک آئے تو میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہوتا ہوں، اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے نزدیک آئے تو میں دو ہاتھ اس کے نزدیک ہوتا ہوں، اور اگر وہ چل کر میری طرف آئے تو میں دوڑ کر اس کی طرف آتا ہوں۔“[360]

عن معاذ بن أنس رضی اللہ تعالیٰ عنه عن أبیه قال: قال رسول اللہ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم: قال اللہ تعالیٰ لا یذکرنی عبدی فی نفسه الا ذکرته فی ملأ من ملائکتی و لا یذکرنی فی ملأ الا ذکرته فی الرفیق الأعلی۔

”حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب بھی بندہ اپنے دل میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں فرشتوں کی جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں اور جب وہ جماعت میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں رفیقِ اعلیٰ میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔“[361]

---

[360] (مسلم، الصحیح ۴:۲۰۶۷، رقم:۲۶۷۵، ترمذی، الجامع الصحیح ۵:۵۸۱، رقم ۳۶۰۳، ابن ماجه، السنن ۲:۱۲۵۵،رقم:۳۸۲۲،احمدبن حنبل،المسند، ۲:۲۵۱،رقم:۷۴۱۶)

[361] (طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۰: ۱۸۲، رقم: ۳۹۱، ہیثمی، مجمع الزوائد ۱۰:۷۸، منذری، الترغیب والترهیب، ۲:۲۵۴، رقم ۲۲۸۷، هندی، کنزل العمال، ۱:۴۲۰، رقم: ۱۷۹۶، ۱:۴۳۲، رقم:۱۸۶۷، سیوطی، الدر المنثور، ۱۰:۱۴۹)

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَ آلہ وَ سلَم فیما یحکی عن اللہ د قال الکبریاء ردائی و العظمۃ ازاری فمن نازعنی فی واحدۃ منھما قذفتہ فی النار و من اقتربت منہ باعا و من جاءنی یمشی جئتہ اھرول و من جاءنی یھرول جئتہ اسعی و من ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی و من ذکرنی فی ملاء ذکرتہ فی ملأ أکثر منھم و أطیب۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بڑائی میری کملی ہے اور بزرگی میری چادر ہے، پس جو کوئی ان دونوں میں سے کسی ایک کے بارے میں بھی مجھ سے جھگڑا کرے گا تو میں اسے آگ میں پھینک دوں گا جو ایک بالشت میرے قریب ہوا میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جو ایک ہاتھ میرے قریب آئے تو میں دو بازو پھیلانے کے برابر اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جو میری طرف چل کر آئے میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں اور جو دِل میں میرا ذکر کرے میں بھی اپنے دل میں اس کا ذکر کرتا ہوں اور جو جماعت میں میرا ذِکر کرے میں اس کی جماعت سے زیادہ بڑی اور زیادہ پاکیزہ جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔“[362]

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَ سَلَّم قال: قال اللہ عز و جل عبدی عند ظنہ بی و أنا معہ اذا دعانی فان ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی و ان ذکرنی فی ملاء ذکرتہ فی ملاء خیر منھم و أطیب و ان تقرب منی شبرا تقربت منہ ذراعا و ان تقرب ذراعا تقربت باعا و ان أتانی یمشی اتیتہ ھرولۃ۔

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا بندہ اپنے گمان کے مطابق میرے ساتھ ہوتا ہے، اور

---

[362] (ابن حبان، الصحیح، ۲:۳۶، رقم:۳۲۸، احمد بن حنبل، المسند، ۲:۳۵۴، رقم:۸۶۳۵، ۲:۴۰۵، ۹۲۴۳، ابن أبی شیبہ، المصنف، ۶:۶۱، رقم:۲۹۴۷۹)

میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے، پس اگر وہ مجھے دل میں یاد کرے تو میں بھی اپنے دل میں اس کا ذکر کرتا ہوں، اور اگر وہ جماعت میں مجھے یاد کرے تو میں بھی اس کی جماعت سے بہتر اور زیادہ پاکیزہ جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں اور جب میرا بندہ ایک بالشت میرے نزدیک آئے تو میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہوتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے نزدیک ہو تو میں دو بازوؤں کے برابر اس کے نزدیک ہوتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے تو میں دوڑ کر اس کی طرف آتا ہوں۔"[363]

عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصحَابِهٖ وَسَلَّم ان الله عز وجل: يقول: انا عند ظن عبدی بی وأنا معه حين يذكرنی ان ذكرنی فی نفسه ذكرته فی نفسی وان ذكرنی فی ملأ ذكرته فی ملأ خير من ملئه الذی يذكرنی فيه وان تقرب العبد منی شبرا تقربت منه ذراعا وان تقرب منی ذراعا تقربت منه باعا واذا جاءنی يمشی جئته اهرولہ لہ المن والفضل۔

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں۔ میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جس وقت وہ میرا ذکر کرتا ہے۔ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر کرے تو میں اپنے دل میں اس کا ذکر کرتا ہوں اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر کرے تو میں اس کی اس جماعت سے بہتر جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں، کہ جس میں اس نے میرا ذکر کیا ہوتا ہے اور اگر وہ ایک بالشت میرے قریب آئے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے

[363](احمد بن حنبل، المسند، ۲:۴۸۰، رقم: ۱۰۲۲۹)

نزدیک آئے تو میں دو بازوؤں کے برابر اس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میرے پاس چل کر آئے تو میں فضل واحسان کے ساتھ اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔"[364]

عن ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه عن النبى صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيهِ وَ اٰلِهِ وَ اَصحَابِهِ وَ سَلَّم قال: قال الله جل و علا عبدى عند ظنه بى و أنا معه اذا دعانى ان ذكرنى فى نفسه ذكرته فى نفسى و ان ذكرنى فى ملاء ذكرته فى ملاء خير منه واطيب۔

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيهِ وَ اٰلِهِ وَ اَصحَابِهِ وَ سَلَّم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا بندہ میرے گمان کے مطابق ہوتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اپنے دل میں اس کا ذکر کرتا ہوں اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کی جماعت سے بہتر اور زیادہ پاکیزہ جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔"[365]

عن أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيهِ وَ اٰلِهِ وَ اَصحَابِهِ وَ سَلَّم : قال الله تبارك و تعالىٰ: أنا عند ظن عبدى بى و أنا معه حيث يذكرنى ان ذكرنى فى نفسه ذكرته فى نفسى و ان ذكرنى فى ملأ ذكرته فى ملأ خير منهم و ان تقرب منى ذراعا تقربت منه باعا و ان أتانى يمشى أتيته هرولة۔

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيهِ وَ اٰلِهِ وَ اَصحَابِهِ وَ سَلَّم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے بندے کے خیال کے مطابق ہوتا ہوں، میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جہاں کہیں وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اپنے دل میں اس کا ذکر کرتا ہوں اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر کرے تو میں اس کی جماعت سے بہتر

---

[364] (احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۴۸۲، رقم: ۱۰۲۵۸)
[365] (ابن حبان، الصحيح ۳: ۹۵، رقم: ۸۱۲)

جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہو تو میں دو بازوؤں کے برابر اس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔"[366]

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَ سَلَّم : قال اللہ تعالیٰ عبدی اذا ذکرتنی خالیا ذکرتک خالیا، وان ذکرتنی فی ملأ ذکرتک فی ملأ خیر منھم وأکثر۔

"حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے میرے بندے! جب تو تنہائی میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی تنہائی میں تیرا ذکر کرتا ہوں اور اگر تو جماعت میں میرا ذکر کرے تو میں اس سے بہتر اور بڑی جماعت میں تمہارا ذکر کرتا ہوں۔"[367]

عن ثابت: قال: قال أبو عثمان النھدی أنی لأعلم حین یذکرنی ربی۔ قالوا: وکیف ذالک؟ قال: ان اللہ یقول: فاذکرونی أذکرکم، فاذا ذکرت ذکرنی۔

"حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو عثمان نہدی نے کہا کہ مجھے معلوم ہے جس وقت میرا رب میرا ذکر کرتا ہے۔ لوگوں نے کہا: وہ کیسے؟ انہوں نے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا، پس جب میں اس کا ذکر کرتا ہوں وہ میرا ذکر کرتا ہے۔"[368]

---

[366] (ابن حبان، الصحیح ۳:۹۳، رقم: ۸۱۱)

[367] (بیهقی، شعب الایمان ۱:۴۰۶، رقم: ۵۵۱، منذری الترغیب والترهیب ۲:۲۵۲، رقم: ۲۲۸۸، هیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰:۷۸)

[368] (ابن ابی شیبه، المصنف، ۷:۲۰۶، رقم: ۳۵۳۶۷، بیهقی، شعب الایمان، ۲:۵۱، رقم: ۱۱۳۸، ابو نعیم، حلیة الاولیاء ۲:۳۲۴، مزی، تهذیب الکمال ۱۷:۴۲۸، ابن سعد، الطبقات الکبری ۷:۹۸)

عن أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: خرج معاویۃ علی حلقۃ فی المسجد فقال۔۔۔ ان رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم خرج علی حلقۃ من أصحابہ فقال: ما أجلسکم؟ قالوا: جلسنا نذکر اللہ و نحمدہ علی ما ھدانا للاسلام و منّ بہ علینا قال: اللہ ما أجلسکم الا ذاک قالوا: و اللہ ما أجلسنا الا ذاک، قال: أما انی لم استحلفکم تھمۃ لکم و لکنہ أتانی جبریل فأخبرنی أن اللہ تعالیٰ یباھی بکم الملائکۃ۔

"حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں ایک حلقے کے پاس آئے اور کہا:۔۔۔ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم اپنے صحابہ کے ایک حلقہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: آپ کس لئے بیٹھے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: ہم اللہ کا ذکر کرنے اور اس نے جو ہمیں اسلام کی ہدایت عطا فرما کر احسان فرمایا ہے، اس پر اس کا شکر بجالانے کے لئے بیٹھے ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسَلَّم نے فرمایا: حلفاً کہتے ہو کہ تمہیں اسی چیز نے بٹھایا ہے؟ انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہمیں صرف اسی چیز نے بٹھایا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں نے تم سے کسی شبہ کی بنا پر حلف نہیں لیا بلکہ بات یہ ہے کہ جبریل نے آکر مجھے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے تم پر فخر فرما رہا ہے۔"[369]

عن محمد بن کعب أن نفرا کانوا فی عھد معاویۃ یشھدون الفجر و یجلسون عند قاص الجماعۃ فاذا سلم تحولوا الی ناحیۃ المسجد فیذکرون اللہ و یتلونا کتاب اللہ حتی یتعالی النھار فأخبر معاویۃ بھم فجاء یھرول أو یسعی فی مشیتہ حتی وقف علیھم فقال جئت ابشرکم ببشری اللہ فیما رزقکم أن نفرا علی عھد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم أحسبہ قال کانوا یصنعون نحوا مما تصنعون فأقبل رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ

---

[369] (مسلم، الصحیح ۲۰۷۵:۴، رقم: ۲۷۰۱، ترمذی السنن ۴۶۰:۵، رقم: ۳۳۷۹، نسائی السنن ۲۴۹:۸، رقم: ۵۴۲۶، احمد بن حنبل، المسند ۹۲:۴، ابن حبان، الصحیح ۹۵:۳، رقم: ۸۱۳، ابن ابی شیبہ المصنف ۵۹:۶، رقم: ۲۹۴۶۹، طبرانی، المعجم الکبیر ۳۱۱:۱۹، رقم: ۷۰۱، منذری، الترغیب والترھیب ۲۵۹:۲، رقم: ۲۳۱۷)

وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم کأنی أحکیہ فی مشیتہ حتی وقف علیھم فقال أبشروا والذی نفسی بیدہ ان اللہ تعالیٰ یباھی بکم الملائکۃ۔

”حضرت محمد بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں کچھ لوگ نمازِ فجر میں حاضر ہوتے اور جماعت کے ایک طرف بیٹھ جاتے۔ جب امام سلام پھیرتا تو یہ مسجد کے کونے میں چلے جاتے اور اللہ کا ذکر اور کتاب اللہ کی تلاوت کرتے رہتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے بارے میں بتایا گیا (پس) وہ دوڑتے ہوئے آئے اور ان کے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمایا: میں تمہیں اس چیز کی خوشخبری سنانے آیا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں ارزانی فرمائی ہے۔ عہدِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم میں کچھ لوگ آپ کی طرح عمل کرتے تھے پس رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور ان کے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمایا: خوش ہو جاؤ! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر ملائکہ کے سامنے فخر فرما رہا ہے!“[370]

عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال صلینا مع رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم المغرب فرجع من رجع وعقب من عقب فجاء رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم مسرعا قد حفزہ النفس وقد حسر عن رکبتیہ فقال أبشروا ھذا ربکم قد فتح بابا من أبواب السماء یباھی بکم الملائکۃ یقول انظروا الی عبادی قد قضوا فریضۃ وھم ینتظرون أخری۔

”حضرت عبد اللہ بن عَمَر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی، جو جانے والے تھے چلے گئے، جو بیٹھنے والے تھے وہ بیٹھ

[370] (طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۹: ۳۴۰، رقم: ۷۸۸)

گئے۔ حضور صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم اس تیزی سے تشریف لائے کہ آپ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم کا سانس مبارک پھولا ہوا تھا اور گھٹنہ مبارک سے کپڑا ذرا اونچا تھا۔ آپ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: خوش ہو جاؤ! یہ تمہارا رب ہے! اس نے آسمان کا ایک دروازہ کھول دیا ہے اور فرشتوں کے سامنے تم پر فخر فرما رہا ہے اور فرما رہا ہے: میرے بندوں کو دیکھو ایک فرض (نماز) ادا کرنے کے بعد دوسرے فرض کا انتظار کر رہے ہیں۔"[371]

حسن بن موسی حدثنا عبد الله بن عمرو بن العاص و أنا أحدثك عن النبی صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم صلینا مع النبی صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم ذات لیلة فعقب من عقب و رجع من رجع فجاء رسول الله صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم قبل ان یثوب الناس بصلاة العشاء فجاء و قد حفزه النفس رافعا أصبعه هكذا و عقد تسعا و عشرين و أشار بأصبعه السبابة الى السماء و هو يقول أبشروا معشر المسلمين هذا ربكم قد فتح بابا من أبواب السماء يباهی بكم الملائكة يقول يا ملائكتی انظروا الى عبادی هؤلاء أدوا فريضة وهم ينتظرون أخرى۔

"حضرت حسن بن موسیٰ نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمرؓ اور میں نے رسول اللہ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ایک رات نماز ادا کی۔ جس نے بیٹھنا تھا وہ بیٹھ گیا اور جسے جانا تھا وہ چلا گیا۔ پھر رسول اللہ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم لوگوں کی نمازِ عشاء کے لئے واپسی سے پہلے تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وَسَلَّم کا سانس مبارک پھولا ہوا تھا اور اپنی انگلی کو اس طرح اٹھائے ہوئے تھے۔۔۔ اور آپ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے انگشتِ شہادت سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔۔۔ اور آپ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مسلمانوں کی

---

[371] (ابن ماجه، ۲۶۲:۱، رقم ۸۰۱، ابو نعيم حلية الاولياء، ۶:۵۴، منذری، الترغيب والترهيب، ۱:۱۷۲، رقم ۶۴۶، كنانی، مصباح الزجاجه، ۱:۹۰۲، رقم ۳۰۳، شوكانی، نيل الاوطار، ۲:۵۴)

جماعت خوش ہو جاؤ، یہ تمہارا رب ہے جس نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول دیا اور فرشتوں کے سامنے تم پر فخر فرمارہا ہے اور فرمارہا ہے: اے میرے ملائکہ! میرے ان بندوں کی طرف دیکھو جنہوں نے ایک فریضہ ادا کرلیا ہے اور وہ دوسرے فریضے کے انتظار میں ہیں۔"[372]

عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال صلینا مع رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم ذات لیلة فرجع من رجع وعقب من عقب فجاء رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم قبل أن یثوب العشاء فقال أبشروا أبشروا اھذا ربکم تبارک وتعالیٰ قد فتح بابا من ابواب السماء یباھی بکم الملائکة یقول انظروا الی عبادی قضوا فریضة وھم ینتظرون اخری۔

"حضرت عبد اللہ بن عَمَر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک رات ہم نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نماز پڑھی، جسے جانا تھا وہ چلا گیا اور جس نے بیٹھنا تھا وہ بیٹھ گیا۔ پھر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم وقتِ عشاء سے پہلے تشریف لائے اور فرمایا: خوش ہو جاؤ! خوش ہو جاؤ! یہ تمہارا رب ہے جس نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول دیا ہے اور فرشتوں کے سامنے تم پر فخر فرمارہا ہے اور ارشاد فرمارہا ہے کہ دیکھو! یہ میرے بندے ہیں جنہوں نے ایک فریضہ مکمل کرلیا ہے اور دوسرے کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔"[373]

عن أبی أیوب: أن نوفا وعبد اللہ بن عمرو یعنی ابن العاص اجتمعا فقال نوف: لو ان السماوات والأرض وما فیھا وضع فی کفة المیزان ووضعت لا الہ الا اللہ فی الکفة الأخری لرجحت بھن ولو أن السماوات والأرض وما فیھن کن طبقا من حدید فقال رجل لا الہ الا اللہ لخرقتھن حتی تنتھی الی اللہ تعالیٰ فقال عبد اللہ بن عمرو صلینا مع رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

---

[372] (احمد بن حنبل، المسند، ۲:۲۰۸)

[373] (بزار، المسند، ۶:۳۵۷، رقم: ۳۳۶۵)

عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم المغرب فعقب من عقب ورجع من رجع فجاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم وقد کاد یحسر ثیابہ عن رکبتیہ فقال أبشروا معشر المسلمین ھذا ربکم قد فتح بابا من أبواب السماء یباھی بکم الملائکۃ یقول ھؤلاء عبادی قضوا فریضۃ وھم ینتظرون اخریٰ۔

”حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نوف اور حضرت عبد اللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما اکٹھے ہوئے، حضرت نوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اگر آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے وہ میزان کے پلڑے میں رکھ دیا جائے اور دوسرے پلڑے میں لا الہ الا اللہ رکھ دیا جائے تو دوسرا پلڑا ان سب سے بھاری ہو جائے گا اور اگر آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے یہ سب لوہے کے طبق ہوتے اور بندہ لا الہ الا اللہ کہتا تو یہ ان سب کو پھاڑ کر اللہ تک پہنچ جاتا اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نماز مغرب ادا کی پس جس نے بیٹھنا تھا بیٹھ گیا اور جسے جانا تھا چلا گیا۔ پھر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اس حال میں کہ آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسلَّم کے دونوں گھٹنوں کا کپڑا ذرا اونچا تھا۔ پس آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسلَّم نے فرمایا اے مسلمانوں کی جماعت خوش ہو جاؤ، یہ تمہارا رب ہے جس نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول دیا ہے اور فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کر رہا ہے اور فرما رہا ہے کہ یہ میرے بندے ہیں جنھوں نے ایک فریضہ مکمل کر لیا ہے اور دوسرے کے انتظار میں ہیں۔“[374]

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم ان اللہ یباھی باھل عرفات أھل السماء فیقول لھم أنظروا الی عبادی جاءونی شعثا غبرا۔

---

[374] (احمد بن حنبل، المسند ۲: ۱۸۶، رقم: ۶۷۵۰، ابن خزیمہ الصحیح، ۴: ۲۶۳، رقم: ۲۸۳۹)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ آسمان والوں کے سامنے عرفات میں جمع ہونے والوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے: میرے بندوں کی طرف دیکھو کہ وہ میرے پاس پراگندہ اور غبار آلود بالوں کے ساتھ آئے ہیں۔“[375]

عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم :اذا کان یوم عرفة ان اللہ ینزل الی السماء فیباھی بھم الملائکة فیقول انظروا الی عبادی أتونی شعثا غبرا ضاحین من کل فج عمیق أشھدکم انی قد غفرت لھم فتقول له الملائکة ای رب فیھم فلان یزھو وفلان وفلان قال یقول اللہ قد غفرت لھم قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم :فما من یوم أکثر عتیقا من النار من یوم عرفة۔

”حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عرفہ والے دن اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں پر فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے: میرے ان بندوں کو ذرا دیکھو کہ میری طرف پراگندہ حال اور غبار آلود بال لئے ہوئے صبح کے وقت مختلف گہری گھاٹیوں سے آئے ہیں۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں: باری تعالیٰ! ان میں تو فلاں فلاں متکبر شخص بھی تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اسے بھی بخش دیا۔ حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یوم عرفہ سے بڑھ کر کوئی دن ایسا نہیں جس دن اتنے زیادہ لوگ آگ سے آزاد کئے جاتے ہوں۔“[376]

---

[375](ابن خزیمہ الصحیح ۴:۲۶۳، رقم: ۲۸۳۹)

[376](ابن خزیمہ، الصحیح، ۴:۲۶۳، رقم: ۲۸۴۰)

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَسَلَّم : ان للہ ملائکۃ یطوفون فی الطرق یلتمسون أھل الذکر، فاذا وجدوا اقوما یذکرون اللہ، تنادوا: ھلموا الی حاجتکم۔۔۔الی آخر الحدیث۔

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو راستوں میں اہل ذکر کی تلاش میں پھرتے رہتے ہیں، جب وہ کہیں ذکر کرنے والوں کو پالیتے ہیں تو دوسرے فرشتوں کو پکارتے ہیں کہ ادھر اپنے مقصود کی طرف آجاؤ۔“[377]

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَسَلَّم قال: ان للہ تبارک وتعالیٰ ملائکۃ سیارۃ فضلا یتبعون مجالس الذکر فاذا وجدوا مجلسا فیہ ذکر قعدوا معھم۔۔۔الی آخر الحدیث۔

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ کے کچھ گشت کرنے والے فرشتے ایسے ہیں جو ذکر کی مجالس ڈھونڈتے پھرتے ہیں، جب وہ ذکر کی کوئی مجلس دیکھتے ہیں تو ان اہل ذکر کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں۔“[378]

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ أو عن أبی سعید قال: قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَسَلَّم : ان للہ ملائکۃ سیاحین فی الأرض، فضلا عن کتاب الناس، فاذا وجدوا أقواما یذکرون اللہ تنادوا: ھلموا الی بغیتکم۔الخ۔

---

[377] (بخاری، الصحیح، ۵:۲۳۵۳، رقم: ۶۰۴۵، ابن حبان، الصحیح ۳:۱۳۹، رقم: ۸۵۷، بیہقی، شعب الایمان، ۱:۳۹۹، رقم: ۵۳۱، ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱:۳۴۵، منذری، الترغیب والترھیب، ۲:۲۵۸، رقم: ۲۳۱۶)

[378] (مسلم الصحیح، ۴:۲۰۶۹، احمد بن حنبل المسند، ۲:۲۵۲، رقم: ۷۴۲۰، ۲:۳۸۲، رقم: ۸۹۶۰، منذری الترغیب والترھیب، ۲:۲۵۹، رقم: ۲۳۱۶، ۴:۲۴۴، رقم: ۵۵۲۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو کراماً کاتبین کے علاوہ زمین میں پھرتے رہتے ہیں، جب کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ اپنے مقصود کی طرف آؤ''۔[379]

عن أبی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم قال: ان للہ ملائکۃ سیارۃ وفضلاء یلتمسون مجالس الذکر فی الأرض الخ۔

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو امور پر مقرر کیے گئے ملائکہ کے علاوہ ہیں، وہ گھومتے رہتے ہیں، زمین پر مجالسِ ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں۔''[380]

عن أبی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم ان للہ ملائکۃ سیارۃ فضلا یلتمسون مجالس الذکر۔۔۔الی آخر الحدیث۔

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو امور پر مقرر کیے گئے ملائکہ کے علاوہ ہیں، وہ زمین میں گھومتے رہتے ہیں مجالسِ ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں۔۔۔الخ۔''[381]

عن أنس عن النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم قال: ان للہ الملائکۃ یطلبون حلق الذکر۔۔۔الی آخر الحدیث۔

---

[379] (ترمذی، الجامع الصحیح ۵:۵۷۹، رقم: ۳۶۰۰)

[380] (حاکم المستدرک ۱:۶۷۲، رقم: ۱۸۲۱)

[381] (طیالسی، المسند، ۳۱۹، رقم: ۲۴۳۴)

”حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے حلقاتِ ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں۔۔۔ الخ۔“[382]

عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه و ابی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه: انهما شهدا علی النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم انه قال: لا يقعد قوم يذكرون الله تعالیٰ الا حفتهم الملائكة وغشيتهم الرحمة ونزلت عليهم السكينة وذكرهم الله فی من عنده۔

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب بھی لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے بیٹھتے ہیں انہیں فرشتے ڈھانپ لیتے ہیں اور رحمت انہیں اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنی جماعت میں فرماتا ہے۔“[383]

عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم: ان لله ملائكة يطوفون فی الطرق يلتمسون أهل الذكر فاذا وجدوا قوما يذكرون الله، تنادوا: هلموا الی حاجتكم، قال: فيحفونهم بأجنحتهم الی السماء الدنيا ۔۔۔ الی آخر الحديث۔

---

[382] (هيثمی مجمع الزوائد، ١٠:٧٧، منذری، الترغيب والترهيب ٢:٢٦٠، رقم: ٢٣٢٢، ابن رجب، جامع العلوم والحكم، ١:٣٤٦)

[383] (مسلم، الصحيح ٤:٢٠٧٤، رقم: ٢٧٠٠، ترمذی، الجامع الصحيح ٥:٤٥٩، رقم: ٣٣٧٨، بن ماجه، السنن، ٢:١٢٤٥، رقم: ٣٧٩١، ابن ابی شيبه، المصنف، ٦:٦٠، رقم:٢٩٤٧٥، طبرانی المعجم الاوسط، ٢:١٣٧، رقم:١٥٠٠، احمد بن حنبل، المسند ٣:٩٢، رقم:١١٨٩٣، طيالسی، المسند، ١:٢٩٥، رقم: ٢٢٣٣، ١:٣١٤، رقم:٢٣٨٦، ابويعلى، المسند، ٢:٣٤٤، رقم:١٢٥٢، ١١:٢٠، رقم:٦١٥٩، ١١:٢١، رقم:٦١٦٠، عبد بن حميد، المسند، ١:٢٧٢، رقم:٨٦١، بيهقی، شعب الايمان، ١:٣٩٩، رقم: ٥٣٠، منذری، الترغيب والترهيب، ٢:٢٦٢، رقم: ٢٣٢٨)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو راستوں میں اہلِ ذکر کی تلاش میں پھرتے رہتے ہیں، جب وہ کہیں ذکر کرنے والوں کو پالیتے ہیں تو دوسرے فرشتوں کو پکارتے ہیں کہ ادھر اپنے مقصود کی طرف آجاؤ۔ ارشاد فرمایا: پھر وہ آسمانِ دنیا تک اس پر اپنے پروں سے سایہ فگن ہو جاتے ہیں۔“[384]

عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم قال: ان لله تبارک و تعالیٰ ملائکة سیارة فضلا یتبعون مجالس الذکر فاذا وجدوا مجلسا فیه ذکر قعدوا معهم، وحف بعضهم بعضا بأجنحتهم حتی یملؤا ما بینهم و بین السماء الدنیا ۔۔۔ الی آخر الحدیث۔

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ کے کچھ گشت کرنے والے فرشتے ایسے ہیں جو ذکر کی مجالس ڈھونڈتے ہیں، جب وہ ذکر کی کوئی مجلس دیکھتے ہیں تو ان اہل ذکر کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور بعض فرشتے اپنے پروں سے دوسرے فرشتوں کو ڈھانپ لیتے ہیں حتی کہ زمین سے لے کر آسمانِ دنیا تک کی جگہ بھر جاتی ہے۔“[385]

عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه أو عن أبی سعید رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم ان لله ملائکة سیاحین فی الأرض، فضلا عن کتاب

---

[384] (بخاری، الصحیح ۵:۲۳۵۳، رقم: ۶۰۴۵، ابن حبان، الصحیح ۳:۱۳۹، رقم: ۸۵۷، بیہقی شعب الایمان ۱:۳۹۹، رقم: ۵۳۱، ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱:۳۴۵، منذری الترغیب والترہیب ۲:۲۵۸، رقم: ۲۳۱۶)

[385] (مسلم الصحیح ۴:۲۰۶۹، رقم: ۲۶۸۹، احمد بن حنبل المسند ۲:۲۵۲، رقم: ۷۴۲۰، ۲:۳۸۲، رقم: ۸۹۶۰، منذری الترغیب والترہیب، ۲:۲۵۹، رقم: ۲۳۱۶، ۴:۲۴۴، رقم: ۵۵۲۳)

الناس، فاذا وجدوا اقواما یذکرون اللہ تنادوا: ھلموا الی بغیتکم فیجیون فیحفون بھم الی سماء الدنیا۔۔۔الی آخر الحدیث۔

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو کراما کاتبین کے علاوہ زمین میں پھرتے رہتے ہیں، جب کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ اپنے مقصود کی طرف آؤ۔ چنانچہ وہ آتے ہیں اور اہل مجلس کو آسمان دنیا تک ڈھانپ لیتے تھے۔''[386]

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم قال: ان للہ ملائکۃ سیارۃ و فضلاء یلتمسون مجالس الذکر فی الأرض، فاذا أتوا علی مجلس ذکر حف بعضھم بعضا بأجنحتھم الی السماء۔۔الی آخر الحدیث۔

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو امور پر مقرر کیے گئے ملائکہ کے علاوہ ہیں، وہ (ایک خاص مقصد کے لئے) گھومتے رہتے ہیں (اور) زمین پر مجالسِ ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں اور جب وہ کسی محفلِ ذکر میں آتے ہیں تو ایک دوسرے کو پروں کے ذریعے آسمان تک ڈھانپ لیتے ہیں۔''[387]

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم ان للہ ملائکۃ سیارۃ فضلا یلتمسون مجالس الذکر، فاذا اتوا علی قوم یذکرون اللہ تعالیٰ جلسوا فاظلوھم باجنحتھم ما بینھم و بین السماء الدنیا۔۔۔الی آخر الحدیث۔

---

[386](ترمذی، الجامع الصحیح ۵:۵۷۹، رقم: ۳۶۰۰)

[387](حاکم، المستدرک، ۱:۶۷۲، رقم: ۱۸۲۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو امور پر مقرر کیے گئے ملائکہ کے علاوہ ہیں، وہ گھومتے رہتے ہیں مجالسِ ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں۔ جب وہ اللہ کا ذکر کرنے والوں کے پاس آتے ہیں تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور ان کے اوپر آسمانِ دنیا تک اپنے پروں سے سایہ فگن ہو جاتے ہیں۔“[388]

عن أنس عن النبی صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَ آلہ وَ سلَّم قال: ان للہ المائکۃ یطلبون حلق الذکر فاذا حفوا علیھم۔۔الی آخر الحدیث۔

”حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے حلقاتِ ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں، جب وہ ان کے پاس آتے ہیں تو انہیں ڈھانپ لیتے ہیں۔“[389]

عن أبی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَسَلَّم ان للہ ملائکۃ فضلا عن کتاب الناس یمشون فی الطرق یلتمسون الذکر فاذا راوا اقواما یذکرون اللہ تبارک و تعالیٰ تنادوا اھلموا الی حاجاتکم فیحفون باجنحتھم الی السماء فیسالھم ربھم جل وعلا وھو اعلم بھم فیقول عبادی مایقولون فیقولون کیف لو راونی فیقولون لو راوک لکانوا اشد تسبیحا و تمجیدا و تکبیرا و تمحیدا فیقول ماذا یسالون فیقولون یسالونک یا رب الجنۃ فیقول لھم ھل راوھا فیقوون لا فیقول کیف لو راوھا فیقولون لو قد راوھا کانوا اشد طلبا و اشد حرصا فیقول فمم یتعوذون فیقولون یتعوذون بک من النار فیقول فھل راوھا

---

[388] (طیالسی، المسند: ۳۱۹، رقم: ۲۴۳۴)

[389] (ھیثمی، مجمع الزوائد، ۷۷: ۱۰، منذری، الترغیب والترھیب، ۲۶۰: ۲، رقم: ۲۳۲۲، ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۳۴۶: ۱)

فیقولون لا فیقول کیف لو راوھا فیقولون لو قد راوھا کانوا اشد تعوذا فیقول فانی اشھد کم انی قد غفرت لھم۔

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لوگوں کے اعمال لکھنے پر مامور کئے گئے (کراماً کاتبین) کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں جو راستوں میں چلتے ہیں اور اہلِ ذکر کو تلاش کرتے رہتے ہیں جب وہ اہل ذکر کو دیکھتے ہیں تو دوسرے فرشتوں کو پکارتے ہیں کہ ادھر اپنے مقصود کی طرف آؤ۔ پھر وہ آسمان تک ان پر اپنے پروں سے سایہ فگن ہو جاتے ہیں۔ پھر ان سے انکا رب پوچھتا ہے، حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے، ''میرے بندے کیا کہتے ہیں؟'' فرشتے عرض کرتے ہیں: اے رب! وہ آپ کی پاکی اور آپ کی تعریف بیان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟'' تو وہ عرض کرتے ہیں کہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کی حالت کیا ہو؟'' وہ عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ آپ کو دیکھ لیں تو آپ کی بہت زیادہ تسبیح کریں اور بزرگی اور بڑائی اور تعریف کریں۔ پھر اللہ فرماتا ہے کہ ''وہ کیا مانگتے ہیں؟'' فرشتے عرض کرتے ہیں: اے رب! وہ آپ سے جنت مانگتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''کیا انہوں نے اس کو دیکھا ہے؟'' وہ عرض کرتے ہیں کہ نہیں۔ پھر اللہ فرماتا ہے کہ ''اگر وہ اس کو دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہو؟'' وہ عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اس کی شدید طلب اور حرص کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟'' فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ آپ کی دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں۔ پھر اللہ فرماتا ہے کہ ''کیا انہوں نے اس کو دیکھا ہے؟'' وہ عرض کرتے ہیں کہ نہیں۔ پھر فرماتا ہے: ''اگر وہ اس کو دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہو؟'' تو

وہ عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ اس کو دیکھ لیں تو وہ بہت زیادہ پناہ مانگیں۔ پھر اللہ فرماتا ہے کہ میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا۔"[390]

عن أبی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ أو عن أبی سعید رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم ان للہ ملائکۃ سیاحین فی الأرض، فضلا عن کتاب الناس، فاذا وجدوا اقواما یذکرون اللّٰہ تنادوا: ھلموا الی بغیتکم فیجیئون فیحفون بھم الی سماء الدنیاء فیقول اللّٰہ: أی شئ ترکتم عبادی یصنعون؟ فیقولون: ترکناھم یحمدونک ومجدونک ویذکرونک قال: فیقول: فھل رأونی؟ فیقولون: لا، فیقول: فکیف لو رأونی؟ قال: فیقولون: لو رأوک لکانوا أشد تحمیدا وأشد تمجیدا وأشد لک ذکرا، قال: فیقول: وأی شئ یطلبون؟ قال: فیقولون: یطلبون الجنۃ، قال: فیقول: وھل رأوھا؟ قال: فیقولون: لا، فیقول لو رأوھا؟ قال: فیقولون: لو راؤھا لکانوا أشد لھا طلبا، قال فیقول: فمن أی شئ یتعوذون؟ قالوا: یتعوذون من النار، قال: فیقول، وھل رأوھا؟ فیقولون: لا، فیقول: فکیف لو رأوھا؟ فیقولون: لو رأوھا لکانوا منھا أشد ھربا، وأشد منھا خوفا، وأشد منھا تعوذا، قال: فیقول: فانی أشھدکم انی قد غفرت لھم، فیقولون: ان فیھم فلانا الخطاء، لم یردھم انما جاء ھم لحاجۃ، فیقول: ھم القوم لا یشقی لھم جلیس۔

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو کراماً کاتبین کے علاوہ زمین میں پھرتے ہیں، جب کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ اپنے مقصود کی طرف آؤ۔ چنانچہ وہ آتے ہیں اور اہل مجلس کو آسمانِ دنیا تک ڈھانپ لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندوں کو کس حالت پر چھوڑ

---

[390] (ابن حبان، الصحیح، ۳: ۱۳۷، ۱۳۸، رقم: ۸۵۶)

آئے ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہم نے آپ کے بندوں کو اس حال پر چھوڑا کہ وہ آپ کی حمد اور پاکیزگی بیان کر رہے تھے اور آپ کا ذکر کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا ان لوگوں نے مجھے دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو ان کی حالت کیا ہوتی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر وہ آپ کو دیکھ لیں تو کہیں زیادہ آپ کی تعریف اور بزرگی اور کہیں زیادہ آپ کا ذکر کریں۔ اللہ فرماتا ہے وہ کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ جنت مانگتے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اس کی شدید طلب اور حرص کرتے۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں پھر اللہ تعالی فرماتا ہے وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں آگ سے پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں نہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اس سے بہت زیادہ بھاگتے، ڈرتے، اور پناہ مانگتے۔ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فرشتو! گواہ رہو کہ میں نے انہیں بخش دیا۔ وہ عرض کرتے ہیں: ان میں فلاں آدمی بہت گناہ گار ہے۔ وہ ذکر سننے کے لئے نہیں بلکہ اپنے کسی کام کے لئے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ وہ لوگ ہیں جن کا ہم نشین بھی محروم و بدبخت نہیں رہتا۔ "[391]

[391](ترمذی، الجامع الصحیح ۵:۵۷۹، رقم: ۳۶۰۰)

عن أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ أن رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم قال: یتعاقبون فیکم ملائکة باللیل وملائکة بالنهار، ویجتمعون فی صلاة الفجر وصلاة العصر، ثم یعرج الذین یأتوا فیکم فیسألهم ربهم وهو أعلم بهم: کیف ترکتم عبادی؟ فیقولون: وهم یصلون، وأتیناهم وهم یصلون۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسلَّم نے فرمایا: ”رات اور دن کے فرشتے تم میں باری باری آتے ہیں اور نمازِ فجر اور نمازِ عصر کے وقت اکٹھے ہوتے ہیں، پھر جو تمہارے پاس آئے تھے وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں تو ان کا رب ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان کے حال کو خوب جانتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: ہم نے اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔“[392]

عن أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم ان للہ ملائکة یطوفون فی الطرق یلتمسون اهل الذکر فاذا وجدوا قوما یذکرون اللہ تنادوا: هلموا الی حاجتکم قال: فیحفونهم باجنحتهم الی السماء الدنیا قال: فیسألهم ربهم وهو اعلم منهم ما یقول عبادی؟ قال: تقول: یسبحونک ویکبرونک ویحمدونک ویمجدونک، قال: فیقول: هل رأونی؟ قال فیقولون: لا واللہ ما رأوک، قال فیقول: وکیف لو رأنی؟ قال: یقولون لو رأوک کانوا اشد لک عبادة وأشد لک تمجیدا واکثر تسبیحا، قال: یقول: فما یسألونی؟ قال: یسألونک الجنة، قال: یقول: وهل رأوها؟ قال: یقولون: لا واللہ یارب ما رأوها، قال یقول: فکیف لو أنهم رأوها؟ قال یقولون: لو أنهم رأوها کانوا اشد علیها حرصا واشد لها طلبا واعظم فیها رغبة قال: فمم یتعوذون؟ قال: یقولون: من النار، یقول: وهل رأوها؟ قال: یقولون: لا واللہ یارب ما رأوها، قال یقول: فکیف لو رأوها؟ قال: یقولون: لو رأوها

---

[392] (بخاری، الصحیح، ۱:۲۰۳، رقم: ۵۳۰، مسلم، الصحیح، ۱:۴۳۹، رقم: ۶۳۲)

كانوا اشد منها فرارا و أشد لها مخافة، قال: فيقول: فأشهدكم انی قد غفرت لهم، قال: يقول ملک من الملائكة: فيهم فلان ليس منهم انما جاء لحاجة، قال: هم الجلساء لا يشقى بهم جليسهم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو راستوں میں اہل ذکر کی تلاش میں پھرتے رہتے ہیں، جب وہ کہیں ذکر کرنے والوں کو پالیتے ہیں تو دوسرے فرشتوں کو پکارتے ہیں کہ ادھر اپنے مقصود کی طرف آجاؤ۔ ارشاد فرمایا کہ پھر وہ آسمانِ دنیا تک اس پر اپنے پروں سے سایہ فگن ہو جاتے ہیں، پھر ان سے ان کا رب پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ وہ تیری پاکی، بڑائی، تعریف اور بزرگی بیان کرتے ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: خدا کی قسم! آپ کو تو انہوں نے نہیں دیکھا۔ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو پھر ان کی کیا حالت ہو گی؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر وہ آپ کو دیکھ لیں تو آپ کی بہت زیادہ عبادت کریں، آپ کی بہت زیادہ بزرگی بیان کریں، اور آپ کی بہت زیادہ تسبیح کریں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں، وہ آپ سے جنت مانگتے ہیں۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: اے پروردگار! خدا کی قسم انہوں نے اسے بھی نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اس کی بہت زیادہ حرص، بہت زیادہ طلب اور بہت زیادہ رغبت رکھتے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں: دوزخ سے۔ وہ فرماتا ہے: کیا

انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: خدا کی قسم، انہوں نے اسے بھی نہیں دیکھا۔ وہ فرماتا ہے: اگر اسے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر انہوں نے اسے دیکھا ہوتا تو اور زیادہ بھاگتے اور زیادہ ڈرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: گواہ رہنا میں نے انہیں بخش دیا۔ کچھ فرشتے عرض کرتے ہیں: ان میں فلاں شخص ایسا بھی تھا جو (محض) اپنے کسی کام سے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ ان کے پاس تو بیٹھا ہے اور ان کی مجلس میں بیٹھنے والے محروم نہیں رہتے۔"[393]

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَ سَلَّم قال: ان للہ تبارک و تعالیٰ ملائکۃ سیارۃ فضلا یتبعون مجالس الذکر فاذا وجدوا مجلسا فیہ ذکر قعدوا معھم و حف بعضھم بعضا بأجنحتھم حتی یملؤا ما بینھم و بین السماء الدنیا۔ فاذا تفرقوا عرجوا و صعدوا الی السماء قال: فیسألھم اللہ عز و جل و ھو أعلم بھم: من أین جئتم؟ فیقولون: جئنا من عند عباد لک فی الارض، یسبحونک ویکبرونک ویھللونک ویحمدونک ویسئلونک قال: وما ذا یسألونی؟ قالوا: یسألونک جنتک قال: وھل رأوا جنتی؟ قالوا: لا أی رب! قال: فکیف لو رأوا جنتی؟ قالوا: ویستجیرونک، قال: ومم یستجیرونی؟ قالوا: من نارک یا رب! قال: وھل رأوا ناری؟ قالوا: لا، قال: فکیف لو رأوا ناری؟ قالوا: ویستغفرونک، قال: فیقول، قد غفرت لھم فأعطیتھم ما سألوا وأجرتھم مما استجاروا۔ قال: فیقولون: رب! فیھم فلان، عبد خطاء، انما مر مجلس معھم قال: فیقول: ولہ غفرت ھم القوم لا یشقی بھم جلیسھم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو مجالسِ ذکر کی تلاش میں پھرتے رہتے ہیں، جب وہ کہیں ان مجالسِ ذکر کو پالیتے ہیں تو اہل ذکر کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور پھر وہ آسمانِ دنیا

---

[393] (بخاری، الصحیح، ۵:۲۳۵۳، رقم:۶۰۴۵، ابن حبان، الصحیح، ۳:۱۳۹، رقم:۸۵۷، بیہقی، شعب الایمان، ۱:۳۹۹، رقم:۵۳۱، ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱:۳۴۵، منذری، الترغیب والترھیب، ۲:۲۵۸، رقم:۲۳۱۶)

تک اس پر اپنے پروں سے سایہ فگن ہو جاتے ہیں حتی کہ زمین سے لے کر آسمانِ دنیا تک کی جگہ بھر جاتی ہے۔ جب وہ مجلسِ ذکر سے اٹھ جاتے ہیں تو یہ فرشتے آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں، پھر ان سے ان کا رب پوچھتا ہے کہ تم کہاں سے آئے ہو حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: ہم زمین پر آپ کے بندوں کے پاس سے آئے ہیں، جو آپ کی تسبیح کر رہے تھے، آپ کی کبریائی بیان کر رہے تھے، آپ کی تہلیل کر رہے تھے اور آپ کی حمد بیان کر رہے تھے اور آپ سے مانگ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگ رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ آپ سے آپ کی جنت مانگ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں، اے رب! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیں تو ان کی حالت کیا ہوتی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اور وہ آپ کی پناہ طلب کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کس چیز سے میری پناہ مانگ رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے رب! آپ کی دوزخ سے پناہ مانگ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ میری دوزخ کو دیکھ لیتے تو ان کی حالت کیا ہوتی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ آپ سے مغفرت طلب کر رہے تھے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے ان کو بخش دیا اور جو کچھ انہوں نے مانگا وہ میں نے ان کو عطا کر دیا اور جس چیز سے انہوں نے پناہ مانگی ہے اس سے میں نے ان کو پناہ دے دی۔ آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسَلَّم نے فرمایا: کچھ فرشتے عرض کرتے ہیں: ان میں فلاں گنہگار شخص بھی تھا، وہ اس مجلس کے پاس سے گزر رہا تھا اور ان کے ساتھ ویسے ہی بیٹھ گیا تھا۔ آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسَلَّم نے

فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اس کو بھی بخش دیا، یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں کیا جاتا۔"[394]

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم قال: ان للہ ملائکۃ سیارۃ فضلاء یلتمسون مجالس الذکر فی الأرض فاذا أتوا علی مجلس ذکر حف بعضھم بعضا بأجنحتھم الی السماء فیقول تبارک وتعالیٰ: من این جئتم؟ وھو اعلم، فیقولون: ربنا جئنا من عند عبادک یسبحونک ویکبرونک ویحمدونک ویھللونک ویسألونک ویستجیرونک، فیقول: ما یسألوننی وھو أعلم فیقولون ربنا یسألونک الجنۃ فیقول وھل روأوھا فیقولون لا یا رب فیقول کیف لو رأوھا فیقول ومم یستجروننی وھو اعلم فیقولون من النار فیقول ھل رأوھا فیقولون لا فیقول فکیف لو رأوھا ثم یقول اشھدوا انی قد غفرت لھم واعطیتھم ما سالونی واجرتھم مما استجارونی فیقولون ربنا ان فیھم عبدا خطاء جلس الیھم ولیس معھم فیقول وھو ایضا قد غفرت لہ ھم القوم لا یشقی بھم جلیسھم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ: "اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو امور پر مقرر کیے گئے ملائکہ کے علاوہ ہیں، وہ گھومتے رہتے ہیں زمین پر، مجالس ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں اور جب وہ کسی مجلسِ ذکر میں آتے ہیں تو ایک دوسرے کو پروں کے ذریعے آسمان تک ڈھانپ لیتے ہیں۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ اس کو ان سے زیادہ علم ہے، کہاں سے آرہے ہو؟ تو ملائکہ عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم آپ کے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو آپ کی تسبیح، تکبیر، تحمید اور تہلیل کر

[394] (مسلم الصحیح، ۴:۲۰۶۹، رقم: ۲۶۸۹، احمد بن حنبل، المسند، ۲:۲۵۲، رقم: ۷۴۲۰، ۲:۳۸۲، رقم: ۸۹۶۰، منذری الترغیب والترھیب، ۲:۲۵۹، رقم: ۲۳۱۶، ۴:۲۴۴، رقم: ۵۵۲۳)

رہے تھے اور آپ سے سوال کر رہے تھے اور آپ کی پناہ مانگ رہے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگ رہے تھے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! وہ آپ سے جنت کا سوال کر رہے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے رب! نہیں! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی۔ پھر اللہ تعالیٰ دریافت فرماتا ہے حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے: اور وہ کس چیز سے میری پناہ مانگ رہے تھے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: (دوزخ کی) آگ سے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو ان کی کیا حالت ہوتی؟ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: گواہ رہو کہ میں نے ان کی بخشش فرمادی، اور جس چیز کا انہوں نے مجھ سے سوال کیا تھا میں نے انہیں عطا فرمادی اور انہوں نے جس چیز کے شر سے میری پناہ مانگی میں نے انہین اس چیز سے پناہ دی۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے رب! ان میں ایک بہت گناہ گار بندہ بھی تھا جو ان کے ساتھ جا بیٹھا تھا حالانکہ وہ ان میں سے نہیں تھا۔ باری تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں نے اسے بھی بخش دیا ہے کیونکہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کی مجلس میں بیٹھنے والا بھی محروم اور بدبخت نہیں ہوتا۔"[395]

عن أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّم ان للہ ملائکة سیارة فضلا یلتمسون مجالس الذکر فاذا اتوا علی قوم یذکرون اللہ عزوجل جلسوا فاظلوهم باجنحتهم ما بینهم و بین السماء الدنیا فاذا قاموا عرجوا الی ربهم فیقول تبارک وتعالیٰ وهو اعلم من این جئتم فیقولون جئنا من عند عباد لک یسبحونک ویمجدونک ویحمدونک ویهللونک ویکبرونک ویستجیرونک من عذابک

---

[395] (حاکم، المستدرک، ۲:۶۷۲، رقم: ۱۸۲۱)

ویسألونک جنتک فیقول تبارک وتعالیٰ وھل راوا جنتی وناری فیقولون لا فیقول فکیف لو رأوھما قال فیقول اشھدکم فقد اجرتھم مما استجاروا واعطیتھم ما سالوا فیقال ان فیھم رجلا مربھم فقعد معھم فیقول ولہ قد غفرت انھم قوم لا یشقی بھم جلیسھم۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو امور پر مقرر کیے گئے ملائکہ کے علاوہ ہیں، وہ گھومتے رہتے ہیں مجالسِ ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں۔ جب وہ اہل ذکر کے پاس آتے ہیں تو ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور ان کے اوپر آسمانِ دنیا تک اپنے پروں سے سایہ فگن ہو جاتے ہیں۔ جب اہل ذکر اٹھتے ہیں تو ملائکہ اپنے رب کے پاس واپس چلے جاتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان سے فرماتا ہے حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے، تم کہاں سے آئے ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: ہم آپ کے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو آپ کی تسبیح، بزرگی، تعریف، تہلیل اور تکبیر میں مصروف تھے اور آپ کے عذاب سے آپ کی پناہ مانگ رہے تھے اور آپ سے آپ کی جنت کا سوال کر رہے تھے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: اور کیا انہوں نے میری جنت و دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی؟ حضور صَلَّى اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ انہوں نے جس چیز سے میری پناہ مانگی تھی میں نے انہیں اس سے پناہ دے دی اور جس چیز کا سوال کیا تھا وہ بھی انہیں عطا فرما دی۔ کچھ فرشتے عرض کرتے ہیں: ان میں ایک ایسا آدمی بھی تھا جو وہاں سے گزر رہا تھا کہ ان کے ساتھ جا بیٹھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اسے بھی بخش دیا کیونکہ وہ ایسے (بابرکت) لوگ ہیں کہ جن کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم اور بدبخت نہیں رہتا۔“[396]

---

[396](طیالسی، المسند: ۳۱۹، رقم: ۲۴۳۴)

عن أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ أن رسول اللہ سئل: أی العباد أفضل درجة عند اللہ یوم القیامة؟ قال: الذاکرون اللہ کثیرا والذاکرات۔ قلت: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم! ومن الغازی فی سبیل اللہ؟ قال: لو ضرب بسیفہ فی الکفار والمشرکین حتی ینکسر، ویختضب دما لکان الذاکرون اللہ أفضل۔

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا گیا کہ کون لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں درجہ میں افضل ہوں گے؟ آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسَلَّم نے فرمایا: جو کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اور کرنے والیاں ہیں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بھی؟ آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر کوئی شخص اپنی تلوار کافروں اور مشرکوں پر اس قدر چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے اور خون آلود ہو جائے، پھر بھی اللہ کا ذکر کرنے والے درجہ میں افضل ہیں۔''[397]

عن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم: ما عمل ابن آدم عملا أنجی لہ من النار من ذکر اللہ۔ قالوا: یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم ولا الجہاد فی سبیل اللہ؟ قال: ولا الجہاد فی سبیل اللہ عملا بسیفک حتی ینقطع، ثم عملا بسیفک من ینقطع، ثم عملا بہ حتی ینقطع۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''ابن آدم کا کوئی عمل اللہ کے ذکر سے زیادہ آگ سے نجات دینے والا نہیں۔ لوگوں

---

[397] (ترمذی، الجامع الصحیح، ۵:۴۵۸، رقم: ۳۳۷۶، احمد بن حنبل، المسند ۳:۷۵، رقم: ۱۱۷۳۸، ابو یعلی، المسند، ۲:۵۳۰، رقم: ۱۴۰۱، ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱:۲۳۸، ۱:۴۴۴، منذری الترغیب والترہیب ۲:۲۵۴، رقم: ۲۲۹۶، ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم ۳:۴۸۹)

نے عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم جہاد فی سبیل اللہ بھی؟ فرمایا: اور جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں اگرچہ تو اس حد تک قتال کرے کہ تیری تلوار ٹوٹ جائے، پھر تو اپنی تلوار کے ساتھ قتال کرے یہاں تک کہ وہ ٹوٹ جائے، تو پھر یہی عمل کرے یہاں تک کہ تیری تلوار ٹوٹ جائے۔"[398]

عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ما عمل آدمی عملاً أنجی لہ من عذاب اللہ من ذکر اللہ۔ قالوا: یا أبا عبد الرحمٰن! ولا الجهاد فی سبیل اللہ تعالیٰ؟ قال: ولا الی أن یضرب بسیفه حتی ینقطع لأن اللہ تعالیٰ یقول فی کتابه: وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ۔

ترجمہ: "حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی کا کوئی عمل اللہ کے ذکر سے زیادہ نجات دینے والا نہیں۔ لوگوں نے کہا: اے ابو عبد الرحمن! کیا اللہ کے راستے میں جہاد بھی؟ فرمایا: نہیں اگرچہ وہ اپنی تلوار اس قدر چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "اور اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے۔"[399]

عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ذکر اللہ الغداوۃ والعشی أعظم من حطم السیوف فی سبیل اللہ واعطاء المال سحا۔

حضرت عبد الرحمن بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: "صبح وشام اللہ کا ذکر کرنا اللہ کی راہ میں تلواروں کے توڑنے اور مال کے بے دریغ خرچ کرنے سے زیادہ عظیم ہے۔"[400]

---

[398] (ابن ابی شیبہ، المصنف، ج٦ ص ٥٧، رقم ٢٩٤٥٢، ابن ابی شیبہ، المصنف، ج٧ ص ١٢٩، رقم ٣٥٠٤٦، عبد بن حمید، المسند، ج ١ ص ٤٣، رقم: ١٢٧، ابن عبد البر، التمہید، ج ٦ ص ٥٧)

[399] (القرآن، عنکبوت، ٢٩:٤٥)(ابن ابی عاصم، کتاب الزهد، ١:١٨٤، ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ١:٢٣٥، ابن عبد البر، التمہید، ٦:٥٧، ذہبی، سیر الاعلام النبلاء، ١:٤٥٥)

[400] (ابن ابی شیبہ، المصنف، ٦:٥٨، رقم: ٢٩٤٥٦، ٧:١٧٠، رقم: ٣٥٠٤٧، ابن المبارک، الزهد، ١:٣٩٤، رقم: ١١١٦، ابن عبد البر، التمہید، ٦:٥٩)

عن أنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لذکر اللہ فی الغداۃ والعشی خیر من حطم السیوف فی سبیل اللہ۔

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: صبح و شام اللہ کا ذکر کرنا اللہ کی راہ میں تلوار کے توڑنے سے زیادہ بہتر ہے۔“[401]

عن أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ أن رسول اللہ سئل: أی العباد أفضل درجۃ عند اللہ یوم القیامۃ؟ قال: الذاکرون اللہ کثیرا والذاکرات۔ قلت: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم! ومن الغازی فی سبیل اللہ؟ قال: لو ضرب بسیفہ فی الکفار والمشرکین حتی ینکسر، ویختضب دما لکان الذاکرون اللہ أفضل۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا گیا کہ کون لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں درجہ میں افضل ہوں گے؟ آپ صَلَی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسَلَّم نے فرمایا: ”جو کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اور کرنے والیاں ہیں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بھی؟ آپ صَلَی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر کوئی شخص اپنی تلوار کافروں اور مشرکوں پر اس قدر چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے اور خون آلود ہو جائے، پھر بھی اللہ کا ذکر کرنے والے درجہ میں افضل ہیں۔“[402]

---

[401] (دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۳:۴۵۴، رقم: ۵۴۰۲)

[402] (ترمذی، الجامع الصحیح، ۵:۴۵۸، رقم: ۳۳۷۶، احمد بن حنبل، المسند ۳:۷۵، رقم: ۱۱۷۳۸، ابویعلی، المسند، ۲:۵۳۰، رقم: ۱۴۰۱، ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱:۲۳۸، ۱:۴۴۴، منذری الترغیب والترھیب ۲:۲۵۴، رقم: ۲۲۹۶، ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم ۳:۴۸۹)

عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، قال: ”لو أن رجلین یحمل أحدھما علی الجھاد فی سبیل اللہ، والآخر یذکر اللہ لکان أفضل أو أعظم أجرا الذاکر۔

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: اگر دو شخص ہوں اور ان میں سے ایک شخص اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے گھوڑے پر سوار ہوتا ہے اور دوسرا اللہ کا ذکر کرتا ہے تو اللہ کا ذکر کرنے والے کا اجر وثواب اس سے زیادہ ہے۔“[403]

قال عبد اللہ: لو أن رجلا بات یحمل علی الجھاد فی سبیل اللہ وبات رجل یتلو کتاب اللہ لکان ذاکر اللہ أفضلھما۔

حضرت عبد اللہ نے فرمایا: ”اگر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے رات گھوڑے پر گزارے اور دوسرا اللہ کا ذکر و تلاوت کرتا رہے تو ان میں ذکر کرنے والا زیادہ افضل ہے۔“[404]

عن أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ: ألا أنبئکم بخیر أعمالکم وأزکاھا عند ملیککم، وأرفعھا فی درجاتکم، وخیر لکم من انفاق الذھب والورق وخیر لکم من أن تلقوا عدوکم، فتضربوا أعناقھم ویضربوا أعناقکم؟ قالوا: بلیٰ۔ قال: ذکر اللہ، قال معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما شیٔ أنجی من عذاب اللہ من ذکر اللہ۔

---

[403] (ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶:۵۸ رقم ۲۹۴۶۲، ۷:۱۷۰ رقم ۳۵۰۵۶، سیوطی، الدرر المنثور فی التفسیر بالماثور ۱:۱۵۰)

[404] (ابن ابی شیبہ المصنف، ۶:۱۳۴، رقم: ۳۰۰۸۹، احمد بن حنبل، المسند ۵:۱۹۵، رقم: ۲۱۷۵۰، حاکم للمستدرک ۱:۶۷۳، رقم: ۱۸۲۵، بیہقی، شعب الایمان ۱:۳۹۴، رقم: ۵۱۹، منذری، الترغیب والترہیب ۲:۲۵۳، رقم: ۲۲۹۴، ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰:۷۳)

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "کیا میں تمہیں تمہارے اعمال میں سب سے اچھا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کے ہاں بہتر اور پاکیزہ ہے، تمہارے درجات میں سب سے بلند ہے، تمہارے سونے اور چاندی کی خیرات سے بھی افضل ہے، اور تمہارے دشمن کا سامنا کرنے یعنی جہاد سے بھی بہتر ہے درآنحالیکہ تم انہیں قتل کرو اور وہ تمہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی: کیوں نہیں! آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسَلَّم نے فرمایا: وہ عمل اللہ کا ذکر ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کے ذکر سے بڑھ کر عذابِ الٰہی سے نجات دلانے والی ہو۔"

عن معاذ بن أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم: الذکر یفضل علی النفقۃ فی سبیل اللہ مائۃ ضعف۔[405]

ترجمہ: "حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ذکر کو انفاق فی سبیل اللہ (اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے) پر سو گنا فضیلت حاصل ہے۔"

عن معاذ بن أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم قال: ان الذکر فی سبیل اللہ یضعف فوق النفقۃ بسبع مائۃ ضعف۔

"حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک ذکر انفاق فی سبیل اللہ پر سات سو گنا فضیلت رکھتا ہے۔"[406]

---

[405] (طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۰:۱۸۵، رقم: ۴۰۴)

[406] (احمد بن حنبل، المسند، ۳:۴۳۸، طبرانی المعجم الکبیر، ۲۰:۱۸۶، رقم: ۴۰۵، دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۲:۲۴۹، رقم: ۳۱۷۱)

عن معاذ بن أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم ان الصلاۃ و الصیام والذکر یضعف علی النفقۃ فی سبیل اللہ بسبع مائۃ ضعف۔

''حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک نماز، روزے، اور اللہ کے ذکر کا اجر انفاق فی سبیل اللہ پر سات سو گنا بڑھ جاتا ہے۔''[407]

عن أبی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم لو أن رجلا فی حجرہ دراھم یقسمھا وآخر یذکر اللہ کان الذاکر للہ أفضل۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: '' اگر ایک آدمی کے دامن میں درہم ہوں اور وہ انہیں تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا اللہ کا ذکر کر رہا ہو تو اللہ کا ذکر کرنے والا افضل ہو گا۔''[408]

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم قال: الذکر خیر من الصدقۃ۔

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ذکر صدقہ سے افضل ہے۔''[409]

---

[407] (حاکم، المستدرک، ۲:۸۸، رقم:۲۴۱۵، دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب ۲:۴۰۲، رقم:۳۸۰۷، منذری، الترغیب والترھیب، ۲:۱۷۱، رقم:۱۹۷۷، ابن رجب، جامع العلوم والحکم ۱:۳۵۱، ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۱:۳۱۸)

[408] (طبرانی، المعجم الاوسط، ۲:۱۱۲، رقم: ۵۹۲۹، منذری، الترغیب والترھیب، ۲:۲۵۷، رقم:۲۳۱۰، ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱:۲۳۸، ھیثمی مجمع الزوائد، ۱۰:۷۴، مناوی، فیض القدیر، ۵:۳۰۹)

[409] (دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۳:۲۱۴، رقم:۴۶۱۲، مناوی، فیض القدیر، ۳:۵۶۹، رقم:۲۹۷)

عن أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ أن رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم قال: اکثروا ذکر اللہ تعالیٰ، حتی یقولوا مجنون۔

ترجمہ: ”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ لوگ تمہیں دیوانہ کہیں۔“[410]

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم أذکروا اللہ ذکرا، یقول المنافقون: انکم تراؤون۔

ترجمہ: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ کا ذکر اس قدر کرو کہ منافق تمہیں ریاکار کہیں۔“[411]

عن أبی جوزا رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم: اکثروا ذکر اللہ حتی یقول المنافقون: انکم مراؤون۔

---

[410] (احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ، المسند ۳:۶۸، رقم: ۱۱۶۷۱، احمد بن حنبل، المسند، ۳:۷۱، رقم: ۱۱۶۹۲، ابن حبان، الصحی، ۳:۹۹، رقم: ۸۱۷، ابو یعلی، المسند، ۲:۵۲۱، رقم: ۱۳۷۶، عبد بن حمید، المسند، ۱:۲۸۹، رقم: ۹۲۵، حاکم، المستدرک، ۱:۶۷۷، رقم: ۱۸۳۹، بیہقی، شعب الایمان، ۱:۳۹۷، رقم: ۵۲۶، دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۱:۷۲، رقم: ۲۱۲، ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱:۴۴۴، منذری، الترغیب والترہیب، ۲:۲۵۶، رقم: ۲۳۰۴، مزی، تہذیب الکمال، ۸:۴۷۹، قزوینی، التدوین فی اخبار قزوین، ۲:۱۹۷، ابن معین، التاریخ، ۴:۴۱۳، رقم: ۵۰۳۹، ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰:۷۵، عجلونی، کشف الخفاء، ۱:۱۸۷، رقم: ۴۹۷، قرطبی، الجامع الاحکام القرآن، ۱۴:۱۹۷، رقم: ۴۱۳۳، ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳:۴۹۶)

[411] (طبرانی، المعجم الکبیر ۱۲:۱۶۹، رقم: ۱۲۷۸۶، ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء ۳:۸۱، ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱:۴۴۴، ۴۴۸، ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم ۳:۴۹۶، مناوی، فیض القدیر، ۱:۴۵۶)

”حضرت ابو جوزا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ منافق تمہیں ریاکار کہیں۔“[412]

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم: اذکروا اللہ ذکرا حتی یقول المنافقون: انکم مراؤون۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”اللہ کا ذکر اس قدر کرو کہ منافق تمہیں ریاکار خیال کریں۔“[413]

عن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال موسیٰ: أی رب! أقریب أنت فأناجیک أم بعید فأنادیک؟ قال: یاموسیٰ! أنا جلیس من ذکرنی۔

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: ”اے رب! کیا تو قریب ہے کہ میں تجھ سے سرگوشی کروں یا تو دور ہے کہ تجھے پکاروں (ندا دوں)۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! جو میرا ذکر کرے میں اس کا ہم نشین ہوتا ہوں۔“[414]

عن ثوبان مولی النبی صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم قال موسیٰ: یارب أقریب انت أناجیک؟ ام بعید أنادیک، فانی احس حس صوتک ولا أراک فأین أنت؟ فقال اللہ تعالیٰ: خلفک وامامک وعن یمینک وعن شمالک، یا موسی! انی جلیس عبدی حین یذکرنی وأنا معہ اذا دعانی۔

---

412 (بیہقی، شعب الایمان، ۳۹۷:۱، رقم:۵۲۷، مناوی، فیض القدیر، ۸۵:۲، عجلونی، کشف الحنفاء ۱۸۷:۱، رقم:۴۸۷)

413 (ہیثمی، مجمع الزوائد ۷۶:۱۰، منذری، الترغیب والترھیب ۲۵۶:۲ رقم ۲۳۰۵)

414 (ابن ابی شیبہ، المصنف، ۱۰۸:۱، رقم:۱۲۲۴، ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷۳:۷، رقم:۳۴۲۸۷، احمد ابن حنبل، الزھد، ۵۷:۱، رقم:۱۱۱، بیہقی، شعب الایمان، ۴۵۱:۱، رقم: ۶۸۰، سیوطی، الجامع الصغیر، ۳۰۴:۱، قرطبی، الجامع الاحکام القرآن، ۳۱۱:۴، مناوی، فیض القدیر، ۲۱۴:۵، قزوینی، التدوین فی اخبار قزوین، ۳۹۸:۱، عجلونی، کشف الحنفاء، ۲۳۲:۱)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی:

”اے اللہ! کیا تو قریب ہے کہ میں تیرے ساتھ سرگوشی کروں یا تو بعید ہے کہ میں تجھے ندا دوں، بے شک کہ میں تیری آواز محسوس کرتا ہوں لیکن تجھے دیکھ نہیں سکتا“ تو کہاں ہے؟ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تیرے پیچھے، تیرے سامنے، تیرے دائیں، تیرے بائیں! اے موسی! جس وقت میرا بندہ میرا ذکر کرتا ہے میں اس کا ہمنشین ہوتا ہوں، اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔“[415]

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَ سَلَّم قال: ان اللہ تعالیٰ یقول: أنا مع عبدی اذا ھو ذکرنی وتحرکت بی شفتاہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے لب میرے ذکر کے لئے حرکت کرتے ہیں۔“[416]

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَ سَلَّم: یقول اللہ تعالیٰ: أنا عند ظن عبدی بی و أنا معہ حین یذکرنی۔

---

[415] (دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۳:۱۹۲، رقم:۴۵۳۳)

[416] (ابن ماجہ، السنن، ۲:۱۲۴۶، رقم:۳۷۹۲، احمد بن حنبل، المسند، ۲:۵۴۰، رقم:۱۰۸۸۱، ابن حبان، الصحیح، ۳:۹۷، رقم:۸۱۵، الحاکم للمستدرک، ۱:۶۷۳، رقم:۱۸۲۴ (حاکم نے اس کی اسناد کو صحیح کہا ہے)، ھیثمی، موارد الظمآن، ۱:۵۷۶، طبرانی، مسند الشامیین، ۱:۳۲۰، رقم:۵۶۲، ۱:۳۱۹، رقم:۱۴۱۷، بیھقی، شعب الایمان، ۱:۳۹۱، رقم:۵۰۹، ابن مبارک، الزھد، ۱:۳۳۹، رقم:۹۵۶، منذری، الترغیب والترھیب، ۲:۲۵۳، رقم:۲۲۸۹، دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۳:۱۸۶، رقم:۴۵۱۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے، اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جس وقت وہ میرا ذکر کرتا ہے۔“[417]

عن أنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ أن النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم قال: یقول اللہ تعالیٰ: أنا عند ظن عبدی بی و أنا معہ اذا دعانی۔

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے اس گمان کے مطابق ہوتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے اور جب وہ مجھے پکارتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔“[418]

عن أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم: ان اللہ قال اذا تلقانی عبدی بشبر تلقیتہ بذراع و اذا تلقانی بذراع تلقیتہ بباع و اذا تلقانی بباع جئتہ أتیتہ بأسرع۔

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میرا بندہ ایک بالشت میری طرف بڑھتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی جانب بڑھتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ میری جانب بڑھتا ہے تو میں دو بازوؤں کے برابر اس کی جانب بڑھتا ہوں۔“[419]

---

[417] (مسلم، الصحیح، ۴:۲۰۶۱، رقم:۲۶۷۵، ۴:۲۰۶۷، رقم:۲۶۷۵، ترمذی، الجامع الصحیح، ۵:۵۸۱، رقم:۳۶۰۲، ابن ماجہ السنن، ۲:۱۲۵۵، رقم: ۳۸۲۲، نسائی، السنن الکبری، ۴:۴۱۲، رقم: ۷۷۳۰، احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ ، المسند، ۲:۲۵۱،رقم:۷۴۱۶، ۲:۴۱۳، رقم: ۹۳۴۰، ۲:۴۸۲، رقم:۱۰۲۵۹، ۲:۵۱۷، رقم:۱۰۷۱۵، ۲:۵۳۴،رقم:۱۰۹۲۲، بیہقی، شعب الایمان، ۱:۴۰۶،رقم:۵۵۰، ۲:۸،رقم:۱۰۱۳)

[418] (احمد بن حنبل، المسند، ۳:۲۱۰،رقم:۱۳۲۱۵، ۳:۲۷۷،رقم:۱۳۹۶۹، ابویعلی، المسند، ۶:۱۲،رقم:۳۲۳۲، ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰:۱۴۸، ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم ۱:۲۱۹)

[419] (مسلم، الصحیح، ۴:۲۰۶۱،رقم:۲۶۷۵، احمد بن حنبل، المسند، ۲:۳۱۶،رقم:۸۱۷۸)

٦٧۔ عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه أن رسول الله صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم قال: ان للہ تعالیٰ سیارة من الملائکة، یبتغون حلق الذکر، فاذا مروا بحلق الذکر قال بعضھم لبعض: اقعدوا فاذا دعا القوم أمنوا علی دعائھم فاذا صلوا علی النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم صلوا معھم حتی یفرغوا، ثم یقول بعضھم لبعض: طوبی لھم لا یرجعون الا مغفورا لھم۔[420]

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ گھومنے پھرنے والے فرشتے ایسے ہیں جو ذکر کے حلقوں کی تلاش میں رہتے ہیں، جب وہ ذکر کی مجالس کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے کو کہتے ہیں: بیٹھ جاؤ۔ جب لوگ دعا کرتے ہیں تو وہ ان کی دعاء پر آمین کہتے ہیں، جب وہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم پر درود بھیجتے ہیں تو یہ بھی ان کے ساتھ درود پڑھتے ہیں یہاں تک کہ ذکر کرنے والے فارغ ہو جاتے ہیں۔ پھر فرشتے ایک دوسرے کو کہتے ہیں: انہیں مبارک ہو کہ ان میں سے کوئی بھی بخشش کا پروانہ حاصل کئے بغیر نہیں لوٹ رہا۔“

عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنه قال: مر النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم بعبد الله بن رواحة الأنصاری، وھو یذکر أصحابه، فقال رسول الله صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم: أما انکم الملأ الذین أمرنی الله أن أصبر نفسی معکم ثم تلا ھذه الآیة: {وَاصۡبِرۡ نَفۡسَکَ مَعَ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَدَاوَةِ وَالۡعَشِیِّ} الی قوله {وَکَانَ اَمۡرُهٗ فُرُطًا} أما انه ما جلس عدتکم الا جلس معھم عدتھم من الملائکة ان سبحوا الله سبحوه، وان حمدوا الله حمدوه، وان کبروا الله کبروه، ثم یصعدون الی الرب، وھو أعلم منھم، فیقولون: یاربنا عبادک سبحوک فسبحنا، وکبروک فکبرنا، وحمدوک فحمدنا، فیقول ربنا: یا ملائکتی!

---

[420] (ھندی، کنز العمال، ۴۳۴:۱، رقم: ۱۸۷۶)

أشهد کم انی قد غفرت لهم۔ فیقولون: فیهم فلان و فلان الخطاء فیقول: هم القوم لا یشقی علی جلیسهم۔[421]

ترجمہ: ”حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم عبد اللہ بن رواحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گزرے تو دیکھا کہ وہ اپنے ساتھیوں کو نصیحت کر رہے ہیں۔ آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسلَّم نے فرمایا: آگاہ رہو کہ تم وہ جماعت ہو جس کے ساتھ مجھے ٹھہرے رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پھر آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسلَّم نے آیت مبارکہ ”اور آپ اپنے آپ کو ان لوگوں کی سنگت میں جمائے رکھا کریں جو صبح و شام اپنے رب کا ذکر کرتے ہیں“ سے لے کر ”اور اس کا حال حد سے گزر گیا ہے“ تک تلاوت فرمائی۔ (پھر فرمایا) تم میں سے جتنی تعداد میں لوگ بیٹھتے ہیں اتنی ہی تعداد میں فرشتے بھی ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کریں تو یہ بھی ان ہی کی طرح تسبیح کرتے ہیں، اگر وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں تو یہ بھی اس کی حمد بیان کرتے ہیں، اگر وہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کریں تو یہ بھی اس کی کبریائی بیان کرتے ہیں، پھر وہ اللہ رب العزت کی طرف اوپر چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی نسبت اپنے بندوں کے احوال کو زیادہ جانتا ہے پھر بھی وہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! تیرے بندوں نے تیری تسبیح بیان کی تو ہم نے بھی تیری تسبیح بیان کی، انہوں نے تیری کبریائی بیان کی تو ہم نے بھی تیری کبریائی بیان کی، انہوں نے تیری حمد بیان کی تو ہم نے بھی تیری حمد بیان کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں:

[421] (طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲۷:۲، ۲۲۸، رقم: ۱۰۷۴، ضبی، کتاب الدعا: ۲۸۳، رقم: ۱۰۴، ابو نعیم، حلیة الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۱۱۷:۵، ۱۱۸:۵، منذری، الترغیب والترهیب ۲۶۰:۲، ۲۶۱، رقم: ۲۳۲۳ قال رواه الطبرانی فی المعجم الصغیر، هیثمی، مجمع الزوائد ۷۶:۱۰، سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور ۳۸۱:۵، ۳۸۲، ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر ۸۸:۲۸)

ان میں فلاں فلاں خطاکار بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کا ہم مجلس بد بخت نہیں رہ سکتا۔''

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَ سَلَّم قال: ان للہ تبارک و تعالیٰ ملائکۃ سیارۃ فضلا یتبعون مجالس الذکر فاذا وجدوا مجلسا فیہ ذکر قعدوا معھم۔۔الی آخر الحدیث۔

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَ سَلَّم نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ کے کچھ گشت کرنے والے فرشتے ایسے ہیں جو ذکر کی مجالس ڈھونڈتے پھرتے ہیں، جب وہ ذکر کی کوئی مجلس دیکھتے ہیں تو ان اہل ذکر کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں۔''[422]

قال جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنھما: خرج علینا النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَ سَلَّم فقال: یا أیھا الناس! ان للہ سرایا من الملائکۃ تحل و تقف علی مجالس الذکر فی الأرض، فارتعوا فی ریاض الجنۃ، قالوا: و أین ریاض الجنۃ؟ قال: مجالس الذکر، فاغدوا و روحوا فی ذکر اللہ ذکروہ أنفسکم من کان یحب أن یعلم منزلتہ عند اللہ فلینظر کیف منزلۃ اللہ عندہ فان اللہ ینزل العبد منہ حیث أنزلہ من نفسہ۔

ترجمہ: ''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے لوگو! فرشتوں میں سے اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے لشکر ہیں جو ذکر کی محافل میں آتے ہیں اور وہاں رک جاتے ہیں، لہٰذا تم جنت کے باغیچوں سے خوب

---

[422] (مسلم، الصحیح، ۴:۲۰۶۹، رقم: ۲۰۸۹، احمد بن حنبل، المسند، ۲:۳۸۲، منذری، الترغیب والترھیب، ۲:۲۵۹، رقم: ۲۳۱۶، نووی، شرح صحیح مسلم، ۱۷:۱۴، مبارک پوری، تحفۃ الاحوذی ۱۰:۴۲، خطیب تبریزی، مشکوۃ المصابیح ۲:۱۳، رقم: ۲۲۶۷)

کھاؤ۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی: جنت کے باغیچے کہاں ہیں؟ آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَآلہ وَسلَّم نے فرمایا: ذکر کی محافل لہٰذا تم صبح وشام اللہ کا ذکر کرو اور خود کو اس کی یاد دلاتے رہو جو شخص اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنا مقام ومرتبہ دیکھنا چاہے تو اسے چاہیئے کہ وہ دیکھے کہ اس کے ہاں اللہ تعالیٰ کا کیا مقام ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ بندے کو اپنے ہاں اس مقام پر رکھتا ہے جہاں بندہ اسے اپنے ہاں رکھتا ہے۔"[423]

عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه أن رسول الله صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيهِ وَ اٰلِهٖ وَ اَصحَابِهٖ وَ سَلَّم قال: ان لله تعالیٰ ملائكة فضلا يتبعون مجالس الذكر يجتمعون عند الذكر، فاذا مروا بمجلس علا بعضهم علی بعج حتی يبلغوا العرش۔

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو صرف مجالسِ ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں اور ذکر کرنے والوں کے پاس جمع ہو جاتے ہیں۔ پس جب وہ کسی مجلسِ ذکر کے پاس سے گزرتے ہیں تو تہہ در تہہ عرش تک پہنچ جاتے ہیں۔"[424]

عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه أن رسول الله صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيهِ وَ اٰلِهٖ وَ اَصحَابِهٖ وَ سَلَّم قال: من اغتسل يوم الجمعة۔۔۔فاذا خرج الامام حضرت الملائكة يستمعون الذكر۔

---

[423] (حاکم لل مستدرک، ۲۷۲، ۱۷۶۱:۱، رقم:۱۸۲۰ قال: اسناده صحيح، ابو يعلی، المسند ۳۹۰:۳، رقم:۱۸۶۵، ۱۰۶:۴، رقم:۲۱۳۸)

[424] (احمدبن حنبل، المسند، ۳۵۸:۲، ۳۵۹)

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو غسل کے بعد جمعہ کے لئے روانہ ہوتا ہے۔۔۔ جب امام آجاتا ہے تو فرشتے بھی حاضر ہو کر ذکر سنتے ہیں۔“[425]

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسلّم قال: اذا کان یوم الجمعۃ وقفت الملائکۃ علی أبواب المسجد فیکتبون الأول فالأول ۔۔۔ فاذا خرج الامام وقعد علی المنبر طووا صحفھم وجلسوا یستمعون الذکر۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسلَّم نے فرمایا: جب جمعہ کا روز ہو تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور پہلے آنے والے کا نام سب سے پہلے لکھتے ہیں۔۔۔ جب امام خطبہ و نماز کے لئے آجاتا ہے تو فرشتے اپنے اپنے رجسٹر بند کر کے بیٹھ جاتے ہیں اور ذکر و نصیحت غور سے سننے لگ جاتے ہیں۔“[426]

عن عمرو بن عبسۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمعت رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم یقول: عن یمین الرحمٰن وکلتا یدیہ یمین رجال لیسوا بأنبیاء ولا شھداء یغشی بیاض وجوھھم نظر الناظرین، یغبطھم النبیون والشھداء بمقعدھم وقربھم من اللہ

---

[425] (بخاری، الصحیح ۱:۳۰۱، رقم: ۸۴۱، مسلم، الصحیح، ۲:۵۸۲، رقم: ۸۵۰، ترمذی الجامع الصحیح ۲:۳۷۲، رقم: ۴۹۹، رواہ عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، وعن ابو ھریرۃ حسن صحیح، نسائی، السنن، ۳:۹۹، رقم: ۱۳۸۸، نسائی، السنن الکبریٰ، ۱:۵۲۶، رقم: ۱۶۹۶، مالک، الموطا، ۱:۱۰۱، رقم: ۲۲۷، احمد بن حنبل کی المسند (۲:۴۶۰) میں راویت کردہ حدیث میں حضرت کی جگہ أقبلت کے الفاظ مذکور ھیں، شافعی، المسند، ۶۲، شافعی، السنن الماثورہ، ۲۲۷، رقم: ۱۲۵)

[426] (احمد بن حنبل، المسند، ۲:۵۰۵، بخاری، الصحیح، ۱:۳۱۴، رقم: ۸۸۷، شافعی، السنن الماثورہ، ۲۲۶، رقم: ۱۲۴، عبدالرزاق کی ”المصنف“ ۳:۲۵۷، ۲۵۸، رقم: ۵۵۲۴ میں ”طووا صحفھم“ کے بعد ”وقعدوا من الناس“ بھی ہے یعنی لوگوں کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں، بیھقی، السنن الکبریٰ ۳:۲۲۶، ابن جوزی، التحقیق فی احادیث الخلاف، ۲:۱۶۲، منذری نے ’الترغیب والترھیب‘ میں کہا ہے کہ اس سے ملتی جلتی روایت ابن خزیمہ نے ’الصحیح‘ میں بیان کی ہے، سیوطی، تنویر الحوالک، ۱:۹۳)

تعالیٰ، قیل: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم! من هم؟ قال: هم جماع من نوازع القبائل، یجتمعون علی ذکر اللہ فینتقون أطایب الکلام کماینتقی اکل التمر أطایبه۔

ترجمہ: ”حضرت عَمَر بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: رحمن کے دائیں طرف حالانکہ اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں، کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو نہ تو نبی ہوں گے نہ شہید۔ ان کے چہروں کا نور سب لوگوں کی آنکھوں کو چندھیا رہا ہو گا، ان کی مسندوں اور اللہ تعالیٰ سے ان کے قرب کی وجہ سے انبیاء اور شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم! یہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ مختلف قبیلوں سے آکر اکٹھے ہونے والے وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے مجالس میں جمع ہوا کرتے تھے اور اللہ کے ذکر کے لئے خوبصورت الفاظ اس طرح انتخاب کرتے تھے جیسے کھجوریں کھانے والا اچھی اچھی کھجوروں کا انتخاب کرتا ہے۔“

ہیثمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مجمع الزوائد (۱۰:۷۷) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں، منذری نے الترغیب والترہیب (۲:۲۶۱، رقم: ۲۳۲۶) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کیا ہے، ہندی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کنز العمال (۱۰:۲۴۸، رقم: ۲۹۳۲۶)، میں کہا ہے کہ اسے طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے عمرہ بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔[427]

---

[427] سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ، الدرر المنثور فی التفسیر بالمأثور، ۱:۳۶۸)

عن ابن سابط، قال: أنبئت أن عن يمين الرحمٰن، و کلتا یدیه یمین، قوم علی منابر من نور، وجوههم نور، عليهم ثياب خضر تغشى أبصار الناظرين، ليسوا بأنبياء ولا شهدا، قوم تحابوا فی جلال الله حین عُصِیَ الله فی الأرض۔ [428]

ترجمہ: "ابن سابط روایت کرتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی کہ رحمن کے دائیں طرف حالانکہ اللہ کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں، کچھ لوگ نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے، ان کے چہرے نورانی ہوں گے، وہ سبز لباس زیب تن کئے ہوئے ہوں گے، وہ دیکھنے والوں کی آنکھوں کو چندھیا دیں گے، وہ نہ تو انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء، بلکہ وہ ایسے لوگ ہوں گے جنہوں نے اس وقت اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلالت کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کی جب زمین پر اس کی نافرمانی ہو رہی تھی۔"

عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان لله جلساء یوم القیامة عن یمین العرش، و کلتا یدی الله یمین، علی منابر من نور، وجوههم من نور، لیسوا بأنبیاء ولا شهداء ولا صدیقین، قیل: یا رسول الله صلی الله علیک وآلک وسلم! من هم؟ قال: المتحابون بجلال الله تعالیٰ۔ [429]

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: بے شک روزِ قیامت کچھ لوگ اللہ کے عرش کے دائیں طرف حالانکہ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں، نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے۔ ان کے چہرے نورانی ہوں گے، وہ نہ تو انبیاء ہوں گے، نہ شہداء ہوں گے، اور نہ صدیقین۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم! وہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ صَلی

---

[428] (ابن ابی شیبه، المصنف، ۳۵:۷، رقم:۳۴۰۹۵، ابن مبارک، الزهد، ۵۲۲:۱، رقم:۱۴۸۳، هناد، الزهد، ۲۷۲:۱، رقم:۴۷۴)

[429] (طبرانی، لامعجم الکبیر، ۱۰۴:۱۲، ۱۰۵، رقم:۱۲۶۸۶)

اللہ تعالیٰ علیہ وَآلہ وَسلَّم نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلالت کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہوں گے۔"

عن أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَسَلَّم : لیبعثن اللہ أقواما یوم القیامۃ فی وجوھھم النور علی منابر اللؤلؤ، یغبطھم الناس لیسوا بأنبیاء ولا شھداء، قال: فجثی أعرابی علی رکبتیہ، فقال: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم! حلھم لنا نعرفھم۔ قال: ھم المتحابون فی اللہ من قبائل شتی وبلاد شتی یجتمعون علی ذکر اللہ یذکرونہ۔

"حضرت ابو دردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کچھ ایسے لوگوں کو اٹھائے گا جن کے چہرے پُر نور ہوں گے، وہ موتیوں کے منبروں پر ہوں گے، لوگ انہیں دیکھ کر رشک کریں گے، نہ وہ انبیاء ہوں گے نہ شہداء، ابو درداء کہتے ہیں کہ ایک اعرابی اپنے گھٹنے کے بل بیٹھ گیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم! آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَآلہ وَسلَّم ان کا حلیہ ہمارے سامنے بیان فرمائیں تاکہ ہم انہیں معلوم کرلیں۔ آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَآلہ وَسلَّم نے فرمایا: یہ وہ ہیں جو مختلف قبیلوں اور مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔"

(ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۰:۷۷) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے، منذری نے الترغیب والترھیب ۲:۲۶۲، رقم:۲۳۲۷؛ ۴:۱۲، رقم:۴۵۸۳ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے، سیوطی نے 'الدر المنثور فی

التفسیر بالماثور (۱:۳٦۸) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے)

عن أبی أمامة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم: ان للہ عبادا یجلسھم اللہ یوم القیامة علی منابر من نور ویغشی وجوھھم النور حتی یفرغ من حساب الخلائق۔

"حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ روزِ قیامت نور کے منبروں پر بٹھائے گا اور ان کے چہروں کو نور سے ڈھانپے رکھے گا جب تک مخلوق کے حساب سے فارغ نہیں ہو جاتا۔"[430]

عن أبی أمامة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم: ان للہ عبادا یجلسھم یوم القیامة علی منابر من نور، یغشی وجوھھم النور، ویلقی عنھم السیئات حتی یفرغ من حساب الخلائق۔ قیل: من ھم؟ قال: المتاحبون فی اللہ۔

"حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ روزِ قیامت نور کے منبروں پر بٹھائے گا، ان چہروں کو نور ڈھانپ لے گا، اور ان سے گناہوں کو دور کر دے گا یہاں تک کہ مخلوق کے حساب سے فارغ ہو جائیگا۔ عرض کیا گیا: وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: اللہ کے لیے آپس میں محبت کرنے والے۔"

---

[430] (طبرانی، المعجم الکبیر، ۸:۱۱۲، رقم: ۷۵۲۷)

(طبرانی، مسند الشامیین، ۲:۱۰، رقم:۸۲۶، منذری نے الترغیب والترھیب ۴:۱۲، رقم: ۴۵۸۱، میں کہا ہے کہ طبرانی نے جید اسناد کے ساتھ اسے روایت کیا ہے، ہیثمی نے مجمع الزوائد۲۷۷:۱۰ ، میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد جید ہیں)

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم :ان من عباد اللہ لیسوا بأنبیاء یغبطھم الأنبیاء والشھداء۔ قیل: من ھم لعلنا نحبھم؟ قال: ھم قوم تحابوا بنور اللہ من غیر أرحام ولا انتساب، وجوھھم نور علی منابر من نور، لا یخافون اذا خاف الناس، ولا یحزنون اذا حزن الناس، ثم قرأ: أَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللہ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو انبیا نہیں لیکن انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم سے عرض کیا گیا: وہ کون ہیں؟ تاکہ ہم ان سے محبت کریں۔ فرمایا: وہ ایسے بندے ہیں جو آپس میں بغیر کسی قرابت داری اور رشتہ کے محض اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرتے ہیں، ان کے چہروں پر نور ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے۔ انہیں اس وقت کوئی خوف نہ ہو گا جب لوگ خوف زدہ ہوں گے، انہیں کوئی غم نہ ہو گا جب لوگ غمزدہ ہونگے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”خبردار! بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ و غمگین ہوں گے۔“[431]

---

[431] (ابن حبان، الصحیح، ۲:۳۳۲، ۳۳۳، رقم:۵۷۳، نسائی، السنن الکبریٰ، ۶:۳۶۲، رقم: ۱۱۲۳۶، ابویعلی، المسند، ۱۰:۴۹۵، رقم:۶۱۱۰، بیہقی، شعب الایمان، ۶:۴۸۵، رقم:۸۹۹۷، منذری نے الترغیب والترھیب ۴:۱۲ میں کہا ہے کہ اسے نسائی نے روایت کیا ہے اور ابن حبان نے الصحیح میں روایت کیا ہے، ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۰:۲۷۷) میں کہا ہے کہ اسے بزار نے روایت کیا ہے جبکہ میں اس کے راویوں کو نہیں جانتا، ھیثمی، موارد الظمان، ۶۲۱، رقم:۲۵۰۸، طبری نے یہ حدیث جامع

عن عمرو بن عبسة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمعت رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصحَابِهٖ وَسَلَّم یقول: عن یمین الرحمٰن وکلتا یدیہ یمین رجال لیسوا بأنبیاء ولا شھداء یغشی بیاض وجوھھم نظر الناظرین، یغبطھم النبیون والشھداء بمقعدھم وقربھم من اللہ تعالیٰ، قیل: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم! من ھم؟ قال: ھم جماع من نوازع القبائل، یجتمعون علی ذکر اللہ، فینتقون أطایب الکلام کما ینتقی آکل التمر أطایبہ۔

”حضرت عمر بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصحَابِهٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: رحمن کے دائیں طرف حالانکہ اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں، کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو نہ تو نبی ہوں گے نہ شہید۔ ان کے چہروں کا نور سب لوگوں کی آنکھوں کو چندھیا رہا ہو گا، ان کی مسندوں اور اللہ تعالیٰ سے ان کے قرب کی وجہ سے انبیاء اور شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم! یہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ مختلف قبیلوں سے آکر اکٹھے ہونے والے وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے جمع ہوتے ہیں اور اللہ کے ذکر کے لئے خوبصورت الفاظ کا اس طرح انتخاب کرتے ہیں جیسے کھجوریں کھانے والا اچھی اچھی کھجوروں کا انتخاب کرتا ہے۔“[432]

البیان فی تفسیر القرآن (۱۱:۱۳۲) میں ابن حبان کی بیان کردہ روایت کی سند کے ساتھ نقل کی ہے، ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم: ۲:۴۲۲، سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (۴:۳۷۲) میں کہا ہے کہ یہ حدیث ابن ابی دنیا، ابن جریر، ابن منذر، ابو شیخ، ابن مردویہ، اور بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے)

[432] (ہیثمی نے مجمع الزوائد ۷۷:۱۰ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں، منذری نے الترغیب والترہیب (۲:۲۶۱، رقم:۲۳۲۶) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے، ہندی نے کنز العمال (۱۰:۲۴۸، رقم:۲۹۳۲۶) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے عَمَر بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے)

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال: النبی صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَ آلہ وَ سلَّم ان من عباد اللہ لأناسا ماھم بأنبیاء و لا شھداء یغبطھم الأبیاء و الشھداء یوم القیامۃ بمکانھم من اللہ ، قالوا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک و آلک و سلم! تخبرنا من ھم؟ قال: ھم قوم تحابوا بروح اللہ علی غیر أرحام بینھم و لا أموال یتعاطونھا فو اللہ ان وجوھھم لنور و انھم لعلی نور لا یخافون اذا خاف الناس و لا یحزنون اذا حزن الناس و قرأ ھذہ الآیۃ۔ {أَلَآ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللہِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَلَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡن}

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے برگزیدہ بندے ہیں جو نہ تو انبیاء ہیں اور نہ شہداء، قیامت کے دن انبیاء اور شہداء ان کے اللہ کی طرف سے عطا کردہ مقام پر رشک کریں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم! آپ ہمیں ان کے بارے میں بتائیں کہ وہ کون ہیں؟ آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَ آلہ وَ سلَّم نے فرمایا: وہ ایسے لوگ ہیں جو اللہ کی خاطر باہم محبت کرتے ہیں نہ کہ رشتہ داری اور مالی لین دین کی وجہ سے۔ اللہ کی قسم! ان کے چہرے پُر نور ہوں گے انہیں کوئی خوف نہیں ہو گا جب لوگ خوفزدہ ہوں گے، انہیں کوئی غم نہیں ہو گا، جب لوگ غم زدہ ہوں گے۔ پھر آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَ آلہ وَ سلَّم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”خبردار! بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ و غمگین ہوں گے۔“[433]

433 (ابوداود، السنن ۲۸۸:۳، رقم ۳۵۲۷، ہناد، الزہد ۲۷۲:۱، رقم ۴۷۵، بیہقی، شعب الایمان ۴۸۶:۶، رقم: ۸۹۹۸، ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء ۵:۱، میں یہ حدیث جید اسناد کے ساتھ روایت کی ہے)

عن أبی مالک الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: کنت عند النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّم فنزلت هذه الآیة: {لَا تَسۡأَلُوۡا عَنۡ أَشۡیَآءَ إِنۡ تُبۡدَ لَکُمۡ تَسُؤۡکُمۡ} قال: فنحن نسأله اذا قال: ان للہ عبادا لیسوا بأنبیاء ولا شهداء یغبطهم النبیون والشهداء بقربهم ومقعدهم من اللہ تعالیٰ یوم القیامة۔ قال: وفی ناحیة القوم أعرابی، فقام فجثا علی رکبتیه ورمی بیدیه، ثم قال: حدثنا یا رسول اللہ عنهم من هم؟ قال: فرأیت وجه النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّم ینتشر، فقال النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّم: عباد من عباد اللہ من بلدان شتی وقبائل من شعوب أرحام القبائل لم یکن بینهم أرحام یتواصلون نورا، یجعل لهم منابر من لؤلؤ قدام الرحمٰن تعالیٰ، یفزع الناس ولا یفزعون ویخاف الناس ولا یخافون۔

"حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّم کی بارگاہ میں تھا کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ ہم نے اس کے متعلق آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَ آلہ وَسَلَّم سے پوچھا تو آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَ آلہ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو نہ انبیاء ہیں نہ شہداء۔ انبیاء اور شہداء روزِ قیامت ان کے اللہ تعالیٰ سے قرب اور ان کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطاکردہ مسندوں پر رشک کریں گے۔ محفل کے ایک طرف ایک دیہاتی بیٹھا تھا، وہ کھڑا ہوا اور گھٹنوں کے بل جھک کر اپنے دونوں ہاتھ مارے اور کہا: یارسول اللہ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَ آلہ وَسَلَّم! ہمیں ان کے بارے میں بتایئے کہ وہ کون لوگ ہیں۔ میں نے دیکھا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّم کا چہرہ خوشی سے کِھل اٹھا، آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَ آلہ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ کے وہ بندے ہیں جو مختلف علاقوں، قبائل اور مختلف خاندانوں سے ہیں، جن کے درمیان کوئی خونی رشتہ داریاں بھی نہیں مگر وہ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ملتے ہیں، صرف اللہ کے لئے، دنیا کے لئے نہیں۔ وہ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر خرچ کرتے ہیں۔ وہ صرف اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ ان کے چہروں کو منور کر دے گا، ان کے لئے خدائے رحمان کے سامنے

موتیوں کے منبر بچھائے جائیں گے۔ اس دن لوگ خوف زدہ ہوں گے لیکن انہیں کوئی خوف نہ ہو گا، اور لوگ غمگین ہوں گے مگر انہیں کوئی غم نہ ہو گا۔“[434]

عن أبی مسلم الخولانی، قال: قلت لمعاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ :و اللہ ! انی لأحبک لغیر دنیا أرجو أن أصیبها منک، ولا قرابة بینی وبینک، قال: فلأی شیٔ؟ قلت: للہ۔ فجذب حبوتی، ثم قال: أبشر ان کنت صادقا، فانی سمعت رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم یقول: المتحابون فی اللہ فی ظل العرش یوم لا ظل الا ظلہ، یغبطهم بمکانهم النبیون و الشهداء، ثم قال: فخرجت فأتیت عبادة بن الصامت، فحدثته بحدیث معاذ، فقال عبادة بن الصامت: سمعت رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم یقول عن ربہ تبارک وتعالیٰ: حقت محبتی علی المتحابین فیَّ، وحقت محبتی علی المتناصحین فیَّ، وحقت محبتی علی المتزاورین فیَّ، وحقت محبتی علی المتباذلین فیَّ، وهم علی منابر من نور، یغبطهم النبیون و الصدیقون بمکانهم۔

ترجمہ: ”ابو مسلم خولانی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: خدا کی قسم! میں بغیر کسی دنیاوی مقصد کے آپ سے محبت رکھتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی مجھ سے محبت رکھیں جبکہ میرے اور آپ کے درمیان کوئی قرابت داری نہیں ہے۔ معاذ بن

---

434 (طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۹۰:۳، ۳۴۳۳، احمد بن حنبل نے المسند ۳۴۳:۵ میں طویل حدیث روایت کی ہے اور ۳۴۱:۵ میں مختصر أبیان کی ہے، ہیثمی نے امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی طویل روایت کو مجمع الزوائد ۲۷۶:۱۰ میں نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ طبرانی نے بھی اس جیسی حدیث روایت کی ہے۔ ہیثمی نے اس حدیث کے رجال کو ثقہ قرار دیا ہے، ہیثمی نے ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ ایک اور روایت مجمع الزوائد ۲۷۷:۱۰ میں نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اسے ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے، ابن مبارک، الزہد:۲۴۸، معمر بن راشد، الجامع، ۲۰۱:۱۱، ۲۰۲، حارث، المسند، ۹۹۳:۲، رقم:۱۱۰۹، حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی احادث الرسول صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسلَّم ۸۲:۴، بیہقی، شعب الایمان، ۴۸۷:۶، ۸۸۴، رقم:۹۰۰۱، منذری، الترغیب والترہیب، ۱۳:۴، رقم:۴۵۸۵، بغوی، معالم التنزیل، ۳۵۹:۲، سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۲۰۹:۳، ۲۷۳:۴، شوکانی نے فتح القدیر (۴۵۸:۲) میں اس حدیث کو صحیح قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ حاکم نے یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاًی ہے۔)

جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: پھر کیوں؟ میں نے جواب دیا: اللہ کے لئے: پس انہوں نے میرا کپڑا کھینچا پھر کہا: میں خوشخبری سناتا ہوں کہ اگر تم سچے ہو تو بے شک میں نے حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے سنا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اللہ کے لئے آپس میں محبت کرنے والے اس دن یعنی قیامت کے دن عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہو گا، ان کے اس مرتبہ پر انبیاء و شہداء رشک کریں گے۔ پھر کہا: میں وہاں سے نکلا اور عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں آیا اور ان سے معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی گفتگو بیان کی۔ پس عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں نے حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم کو سنا ہے کہ آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَالہ وَسَلَّم نے اپنے رب تبارک و تعالیٰ سے روایت کیا: میری خاطر آپس میں محبت کرنے والوں پر میری محبت واجب ہو گئی، اور میرے لئے آپس میں ایک دوسرے سے نصیحت پکڑنے والوں پر میری محبت واجب ہو گئی اور میرے لئے آپس میں ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں پر میری محبت لازم ہو گئی، اور وہ نور کے منبروں پر ہوں گے، انبیاء و صدیقین ان کے درجات پر رشک کریں گے۔"[435]

[435] (ابن حبان، الصحیح، ۲:۳۳۸، رقم:۵۷۷، احمد بن حنبل، المسند، ۵:۲۳۹، ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷:۴۵، رقم:۳۴۱۰۰، قرشی، الاخوان، ۵۱:رقم:۹، ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۵:۱۲۲، مقدسی نے الاحادث المختارہ (۸:۳۱۲، رقم:۳۷۵) میں اس حدیث کی اسناد کو صحیح قرار دیا ھے۔ ابن عبد البر، التمهید، ۲۱:۱۳۱، منذری نے الترغیب والترهیب ۴:۱۱،رقم:۴۵۷۵ میں کھا ھے کہ اسے ابن حبان نے الصحیح میں روایت کیا ھے، هیثمی، موارد الظمان، ۲۲۲، رقم:۲۵۱۰، هیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰:۲۷۸، ۲۷۹، مناوی، فیض القدیر، ۴:۴۹۳، ثعالبی، جواهر الحسان فی تفسیر قرآن، ۴:۱۳۳)

عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: سمعت رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم یقول: قال اللہ تعالیٰ: المتحابون فی جلالی لھم منابر من نور یغبطھم النبیون والشھداء۔

ترجمہ: "حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری عظمت و جلالت کی وجہ سے باہم محبت کرنے والوں کے لئے نور کے منبر ہوں گے، ان پر انبیاء اور شہداء رشک کریں گے۔"[436]

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم: ان من عباد اللہ لأناسا ماھم بأنبیاء ولا شھداء یغبطھم الأنبیاء والشھداء یوم القیامة بمکانھم من اللہ، قالوا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! تخبرنا من ھم؟ یتعاطونھا، فو اللہ ان وجوھھم لنور وانھم لعلی نور، لا یخافون اذا خاف الناس، ولا یحزنون اذا حزن الناس، وقرأھذہ الآیة: اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ۔

ترجمہ: "حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے برگزیدہ بندے ہیں جو نہ انبیاء ہیں نہ شہداء۔ قیامت کے دن انبیاء اور شہداء ان کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ مقام پر رشک کریں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم! آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسَلَّم ہمیں ان کے بارے میں بتائیں کہ وہ کون ہیں؟ آپ صَلَّی اللہ

[436] (ترمزی، الجامع الصحیح، ۴:۵۹۷، رقم:۲۳۹۰، ابو نعیم، حلیة الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۲:۱۳۱، منذری، الترغیب والترھیب، ۴:۱۱، رقم:۴۵۷۶، ھیثمی، مواردالظمان، ۲۲۲، رقم:۲۵۱۰، ابن قیم، حاشیہ علی سنن ابی داؤد، ۱۴:۲۱، مزی، تھذیب الکمال، ۳۴:۲۹۲، مناوی، فیض القدیر، ۴:۴۸۵، مبارکپوری، تحفة الاحوذی، ۷:۵۶)

تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: وہ ایسے لوگ ہیں جو اللہ کی خاطر باہم محبت کرتے ہیں نہ کہ رشتہ داری اور مالی لین دین کی وجہ سے۔ اللہ کی قسم! ان کے چہرے پُرنور ہوں گے، اور وہ نور پر ہوں گے، انہیں کوئی خوف نہیں ہو گا جب لوگ خوفزدہ ہوں گے، انہیں کوئی غم نہیں ہو گا جب لوگ غم زدہ ہوں گے۔ پھر آپ صَلّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: "خبردار! بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے نہ وہ رنجیدہ و غمگین ہوں گے۔"[437]

عن أبی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَ اٰلِهٖ وَ اَصحَابِهٖ وَسَلَّم: ان من عباد اللہ عبادا ليسوا بأنبياء يغبطهم الأنبياء و الشهداء۔ قيل: من هم لعلنا نحبهم؟ قال: هم قوم تحابوا بنور اللہ من غير أرحام و لا انتساب، وجوههم نور على منابر من نور، لا يخافون اذا خاف الناس، و لا يحزنون اذا حزن الناس، ثم قرأ: اَلَا اِنَّ اَوۡلِیَاءَ اللہِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَلَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ۔

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَاَصحَابِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو انبیاء نہیں ہیں لیکن انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَاَصحَابِهٖ وَسَلَّم سے عرض کیا گیا: وہ کون ہیں تاکہ ہم ان سے محبت کریں۔ فرمایا: وہ ایسے بندے ہیں جو آپس میں بغیر کسی قرابت داری اور واسطہ

---

[437] (ابو داؤد، السنن، ۳:۲۸۸، رقم:۳۵۲۷، هناد، الزهد، ۱:۲۷۲،رقم: ۴۷۵، بیهقی، شعب الایمان، ۶:۴۸۶، رقم:۸۹۹۸، ابو نعیم نے حلیة الاولیاء و طبقات الاصفیاء (۱:۵) میں یہ حدیث جید اسناد کے ساتھ روایت کی هے، حاکم نے المستدرک (۴:۱۸۸، رقم:۳۱۸) میں یہ حدیث حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنهما سے روایت کی هے اور اسے صحیح قرار دیا هے جبکہ ذهبی نے بهی ان کی موافقت کی هے، ابن عبد البر، التمهید، ۱۷:۴۳۶، ابن ابی حاتم، تفسیر القرآن العظیم، ۶:۱۹۶۳، ۱۹۶۴، رقم:۱۰۴۵۳، ابن جوزی، زاد المسیر فی علم التفسیر، ۴:۴۳، ابو سعود، ارشاد العقل السلیم الی مزایا القرآن الکریم، ۴:۱۵۹، سیوطی نے الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (۴:۳۷۲) میں کها هے کہ اسے ابو داؤد، هناد، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مرویہ کے علاوہ ابو نعیم نے حلیة الاولیاء و طبقات الاصفیاء اور بیهقی نے شعب الایمان میں روایت کیا هے، ثعالبی، جواهر الحسان فی تفسیر القرآن، ۲:۱۸۴)

کے محض اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرتے ہیں، ان کے چہرے پُر نور ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے۔ انہیں اس وقت کوئی خوف نہ ہو گا جب لوگ خوف زدہ ہوں گے، انہیں کوئی غم نہیں ہو گا جب لوگ غمزدہ ہوں گے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”خبر دار! بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے نہ وہ رنجیدہ و غمگین ہوں گے۔“[438]

عن عمرو بن عبسة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: سمعت رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم يقول: عن يمين الرحمٰن و كلتا يديه يمين رجال ليسو اأنبياء و لا شهداء يغشى بياض وجوههم نظر الناظرين، يغبطهم النبيون و الشهداء بمقعدهم و قربهم من اللہ تعالیٰ قيل: يا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم ! من هم؟ قال: هم جماع من نوازع القبائل، يجتمعون على ذكر اللہ، فينتقون أطايب الكلام كما ينتقى اكل التمر أطايبه۔

ترجمہ: ”حضرت عَمَر بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: رحمن کے دائیں طرف حالانکہ اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں، کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو نہ انبیاء ہوں گے نہ شہداء، ان کے چہروں کا نور سب لوگوں کی آنکھوں کو چندھیا رہا ہو گا، ان کی مسندوں اور اللہ تعالیٰ سے ان کے قرب کی وجہ سے انبیاء اور شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسلَّم ! یہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسلَّم نے فرمایا: یہ مختلف قبیلوں سے آکر اکٹھے ہونے والے وہ

---

[438] (ابن حبان، الصحیح، ۲: ۳۳۲، ۳۳۳، رقم: ۵۷۳، نسائی، السنن الکبریٰ، ۶: ۳۶۲، رقم: ۱۱۲۳۶، ابویعلی، المسند، ۱۰: ۴۹۵، رقم: ۶۱۱۰، بیهقی، شعب الایمان، ۶: ۴۸۵، رقم: ۸۹۹۷، منذری نے الترغیب والترهیب ۴: ۱۲ میں کهاهے که اسے نسائی نے روایت کیا اور بن حبان نے الصحیح میں روایت کیاهے، هیثمی نے مجمع الزوائد ۱۰: ۲۷۷ میں کهاهے که اسے بزار نے روایت کیاهے جبکه میں اس کے راویوں کو نهیں جانتا، هیثمی موارد الظمآن، ۶۲۱، رقم: ۲۵۰۸، طبری نے یه حدیث جامع البیان فی تفسیر القرآن ۱۱: ۱۳۲ میں ابن حبان کی بیان کرده روایت کی سند کے ساته نقل کی هے، ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۲: ۴۲۲، سیوطی نے الدر المنثور فی التفسیر بالماثور ۴: ۳۷۲ میں کهاهے که یه حدیث ابن ابی دنیا، ابن جریر، ابن منذر، ابو شیخ، ابن مردویه، اور بیهقی نے حضرت ابو هریره رضی اللہ تعالیٰ عنه سے روایت کی هے)

لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے جمع ہوتے ہیں اور اللہ کے ذکر کے لئے خوبصورت الفاظ کا اس طرح انتخاب کرتے ہیں جیسے کھجوریں کھانے والا اچھی اچھی کھجوروں کا انتخاب کرتا ہے۔"[439]

عن أبی مالک الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، قال: کنت عند النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم فنزلت ہذہ الآیۃ: {لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ} قال: فنحن نسألہ اذ قال: ان للہ عبادا لیسوا بأنبیاء ولا شہداء یغبطہم النبیون والشہداء بقربہم ومقعدہم من اللہ تعالیٰ یوم القیامۃ۔ قال: وفی ناحیۃ القوم أعرابی، فقام فجثا علی رکبتیہ ورمی بیدیہ، ثم قال: حدثنا یا رسول اللہ عنہم من ہم؟ قال: فرأیت وجہ النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم ینتشر، فقال النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم: عباد من عباد اللہ من بلدان شتی وقبائل من شعوب أرحام القبائل لم یکن بینہم أرحام یتواصلون بہا للہ لا دنیا، یتباذلون بہا تیحابون بروح اللہ تعالیٰ یجعل اللہ وجوہہم نورا یجعل لہم منابر من لؤلؤ قدام الرحمٰن تعالیٰ، یفزع الناس ولا یفزعون ویخاف الناس ولا یخافون۔

ترجمہ: "حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو نہ انبیاء ہیں نہ شہداء۔ انبیاء اور شہداء روزِ قیامت ان کے اللہ تعالیٰ سے قرب اور ان کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ مسندوں پر رشک کریں گے۔ لوگوں کے ایک طرف دیہاتی بیٹھا تھا، وہ کھڑا ہوا اور گھٹنوں کے بل جھک کر اپنے دونوں ہاتھ مارے اور کہا: یارسول اللہ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسَلَّم! ہمیں ان کے بارے میں بتایئے کہ وہ کون لوگ ہیں۔ میں نے دیکھا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم کا چہرہ خوشی

[439] (ہیثمی نے مجمع الزوائد ۷۷: ۱۰ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں، منذری نے الترغیب والترہیب ۲: ۲۶۱، رقم: ۲۳۲۶، میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے، ہندی نے کنز العمال ۲۴۸: ۱۰ رقم: ۲۹۳۲۶ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے عمر بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے، سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر المأثور، ۳۶۸: ۱)

سے کھِل اٹھا، آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَآلہٖ وَسلَّم نے فرمایا: اللہ کے وہ بندے ہیں جو مختلف علاقوں اور مختلف قبائل کے مختلف خاندانوں سے ہیں، جن کے درمیان کوئی رشتہ داریاں بھی نہیں مگر وہ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ملتے ہیں، صرف اللہ کے لئے، دنیا کے لئے نہیں۔ وہ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر خرچ کرتے ہیں، وہ صرف اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ ان کے چہروں کو منور کردے گا، ان کے لئے خدائے رحمان کے سامنے موتیوں کے منبر بچھائے جائیں گے۔ اس روز لوگ خوفزدہ ہوں گے لیکن انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا، اور لوگ غمگین ہوں گے مگر انہیں کوئی غم نہ ہوگا۔"[440]

عن أبی مسلم الخولانی، قال: قلت لمعاذ بن جبل: واللہ! انی لأحبک لغیر دنیا أرجو أن أصیبها منک، ولا قرابة بینی وبینک، قال: فلأی شیٔ؟ قلت: للہ۔ قال: فجذب حبوتی، ثم قال: أبشر ان کنت صادقا، فانی سمعت رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم یقول: المتحابون فی اللہ فی ظل العرش یوم لا ظل الا ظله، یغبطهم بمکانهم النبیون والشهداء، ثم قال: فخرجت فأتیت عبدة بن الصامتص فحدثته بحدیث معاذ، فقال عبادة بن الصامت: سمعت رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم، یقوم عن ربه تبارک و تعالی: حقت محبتی علی المتحابین فیَ، وحقت محبتی علی المتناصحین فیَ،

---

[440] (احمدبن حنبل نے المسند ۵:۳۴۳ میں طویل حدیث روایت کی ھے اور ۵:۳۴۱ میں یہ حدیث مختصراً بیان کی ھے، احمدبن حبنل کی بیان کردہ طویل روایت ھیثمی نے مجمع الزوائد ۱۰:۲۷۶ میں نقل کرتے ہوئے کہاھے کہ طبرانی نے بھی اس جیسی حدیث روایت کی ھے۔ ھیثمی نے اس حدیث کے رجال کو ثقہ قرار دیاھے۔ ھیثمی نے ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ ایک اور روایت مجمع الزوائد ۱۰:۲۷۷ میں نقل کرتے ہوئے لکھاھے کہ اسے ابو یعلیٰ نے روایت کیاھے، ابن مبارک، الزھد، ۲۴۸، معمر بن راشد، الجامع، ۱۱:۲۰۱، ۲۰۲، حارث، المسند، ۲:۹۹۳، رقم: ۱۱۰۹، حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی احادیث الرسول صَلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وَآلہٖ وَسلَّم، ۴:۸۲، بیہقی، شعب الایمان، ۶:۴۸۷، ۴۸۸، رقم: ۹۰۰۱، منذری، الترغیب والترھیب، ۴:۱۳، رقم: ۴۵۸۵، بغوی، معالم التنزیل، ۲:۳۵۹، سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۳:۲۰۹، ۴:۳۷۲، شوکانی نے فتح القدیر ۲:۴۵۸ میں اس حدیث کو صحیح قرار دیتے ہوئے کہاھے کہ حاکم نے یہ حدیث ابن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاًلی ھے۔)

وحقت محبتی علی المتزاورین فیَ، وحقت محبتی علی المتباذلین فیَ، وھم علی منابر من نور، یغبطھم النبیون والصدیقون بمکانھم۔

ترجمہ: ''ابو مسلم خولانی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: خدا کی قسم! میں بغیر کسی دنیاوی مقصد کے آپ سے محبت کرتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی مجھ سے محبت رکھیں، میرے اور آپ کے درمیان کوئی قرابت داری نہیں ہے۔ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: پھر کیوں؟ میں نے جواب دیا: اللہ کے لئے، پس انہوں نے میرا کپڑا کھینچا پھر کہا: میں خوشخبری سناتا ہوں کہ اگر تم سچے ہو تو بے شک میں نے حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم سے سنا ہے کہ آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسلَّم فرماتے ہیں: اللہ کے لئے آپس میں محبت کرنے والے اس دن عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہو گا، ان کے اس مرتبہ پر انبیاء و شہداء رشک کریں گے، پھر کہا: میں وہاں سے نکلا اور عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا اور ان سے معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی گفتگو بیان کی۔ پس عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم کو سنا ہے کہ آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسلَّم نے اپنے رب تبارک و تعالیٰ سے روایت کیا: میری خاطر آپس میں محبت کرنے والوں پر میری محبت واجب ہو گئی، اور میرے لئے آپس میں ایک دوسرے سے نصیحت پکڑنے والوں پر میری محبت لازم ہو گئی، اور میرے لئے آپس میں ایک دوسرے کی زیارت کرنے والوں پر میری محبت لازم ہو گئی، اور میرے لئے آپس میں ایک دوسرے

پر خرچ کرنے والوں پر میری محبت لازم ہو گئی اور وہ نور کے منبروں پر ہوں گے، انبیاء علیہم السلام و صدیقین رحمہم اللہ تعالیٰ ان کے درجات پر رشک کریں گے۔"[441]

عن سعید بن المسیب، قال: للمتحابین فی اللہ تعالیٰ منابر من نور یغبطھم بھا الشھداء۔

ترجمہ: "حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لئے آپس میں محبت کرنے والوں کے لئے نور کے منبر ہوں گے جن پر شہداء رشک کریں گے۔"[442]

عن أبی مالک الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم: عباد اللہ توضع لھم منابر من نور یوم القیامۃ، لیسوا بأنبیاء و لا شھداء یغبطھم النبیون و الشھداء۔ قالوا: فمن ھم؟ قال: المتحابون فی اللہ۔[443]

ترجمہ: "حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے کچھ بندے ایسے ہوں گے جن کے لئے بروزِ قیامت نور کے منبر بچھائے جائیں گے، نہ تو وہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء، لیکن انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پوچھا: وہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: وہ اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہیں۔"

---

441 (ابن حبان، الصحیح، ۲:۳۳۸، رقم:۵۷۷، احمد بن حنبل، المسند، ۵:۲۳۹، ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷:۴۵، رقم:۳۴۱۰۰، قرشی، الاخوان: ۵۱، رقم:۹، ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۵:۱۲۲، مقدسی نے الاحادیث المختارہ ۸:۳۱۲، رقم:۳۷۵ میں اس حدیث کی اسناد کو صحیح قرار دیا ہے، ابن عبد البر، التمہید، ۲۱:۱۳۱، منذری نے الترغیب والترہیب (۴:۱۱ رقم:۴۵۷۵) میں کہا ہے کہ اسے ابن حبان نے الصحیح میں روایت کیا ہے، ہیثمی، موارد الظمان، ۲۲۲، رقم:۲۵۱۰، ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰:۲۷۸، ۲۷۹، مناوی، فیض القدیر، ۴:۴۹۳، ثعالبی، جواہر الحسان فی تفسیر القرآن، ۴:۱۳۳)

442 (ابن مبارک، الزہد، ۱:۵۲۲، رقم:۱۴۸۲)

443 (طبرانی، المعجم الکبیر، ۳:۲۹۰، ۲۹۱، رقم:۳۴۳۴)

عن العلاء بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن نبی اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَسَلَّم قال: عباد من عباد اللہ لیسوا بأنبیاء ولا شھداء، یغبطھم الأنبیاء والشھداء یوم القیامة بقربھم من اللہ علی منابر من نور۔ یقول الأنبیاء والشھداء: من ھؤلاء؟ فیقولون: ھؤلاء کانوا یتحابون فی اللہ علی غیر أموال تعاطوھا ولا أرحام کانت بینھم۔[444]

ترجمہ: ”علاء بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بندگانِ خدا میں سے کچھ ایسے بندے ہیں جو نہ تو انبیاء ہیں اور نہ ہی شہداء۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے قرب اور نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہونے کی وجہ سے انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے۔ انبیاء اور شہداء پوچھیں گے یہ کون لوگ ہیں؟ پس وہ کہیں گے: یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں کسی مالی لین دین یا قرابت داری کے بغیر صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔“

عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن نبی اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَسَلَّم قال: ان رجالا لیسوا بأنبیاء ولا شھداء یوضع لھم یوم القیامة منابر من نور، وجوھھم من نور، یأمنون یوم القیامة من الفزع الأکبر، فقال رجل: یا نبی اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَسَلَّم! ومن اولئک؟ قال: ھم نزاع القبائل یتحابون فی اللہ۔[445]

ترجمہ: ”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم نے فرمایا: بے شک کچھ لوگوں کے لئے روزِ قیامت نور کے منبر بچھائے جائیں گے، وہ نہ انبیاء ہوں گے نہ شہداء، وہ قیامت کے دن کی بہت بڑی گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے۔ ایک آدمی نے سوال کیا: اے اللہ کے نبی! وہ کون لوگ

---

[444] (ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷:۴۵، رقم: ۳۴۰۹۶، سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۴:۳۷۳)

[445] (طبرانی، المعجم الکبیر ۱۸: ۲۰، رقم ۳۵۸)

ہوں گے ؟ آپ صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وَآلہ وَسلَّم نے فرمایا: وہ قبائل کے پڑوس میں رہنے والے اجنبی لوگ ہیں جو ایک دوسرے سے محض اللہ کی خاطر محبت کرتے ہیں۔‘‘

عن أبن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: وفد موسی علیہ السلام الی طور سیناء، قال: یارب!أی عبادک أحب الیک؟قال: الذی یذکرنی ولاینسانی۔

ترجمہ: ’’حضرت (عبد اللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: جب حضرت موسی علیہ السلام طورِ سینا پر تشریف لے گئے تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا: اے پروردگار! تجھے اپنے بندوں میں سب سے زیادہ محبت کس سے ہے؟ فرمایا: وہ جو ہر وقت میرا ذکر کرتا رہتا ہے اور مجھے بھولتا نہیں۔‘‘[446]

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال موسی ن حین کلم ربہ: أی رب! أی عبادک أحب الیک؟قال أکثرھم لی ذکراً۔قال: أی عبادک أغنی؟قال: اراضی بماأعطیتہ۔قال: أی رب! أی عبادک أحکم؟قال: الذی یحکم علی نفسہ بمایحکم علی الناس۔

ترجمہ: ’’حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ حضرت موسی علیہ السلام سے کلام فرمارہا تھا، آپؑ نے عرض کیا: اے پروردگار! تجھے اپنے بندوں میں سب سے زیادہ محبت کس سے ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو میرا نام کثرت سے لیتا رہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! تیرا کون سا بندہ سب سے زیادہ غنی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو میری عطا پر راضی ہوگیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: تیرا کون سا بندہ بہتر فیصلہ کرنے

---

[446] (بیہقی، شعب الایمان، ۱:۴۵۱، رقم: ۶۸۱، ابوبکر بغدادی، الرحلہ فی طلب الحدیث: ۱۰۳، طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۱۵:۲۷۷، ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳:۹۷، طبری تاریخ الامم والملوک، ۱:۲۲۳)

والا ہے ؟ اللہ رب العزت نے فرمایا: جو اپنے لئے ویسا ہی فیصلہ کرتا ہے جیسا کہ دوسرے لوگوں کے لئے کرتا ہے۔"[447]

عن میثم قال: لما قرب اللہ موسیٰ علیہ السلام نجیًا بطور سیناء قال: أی عبادک أحب الیک؟قال: أکثرھم ذکرا۔

ترجمہ: "میثم سے مروی ہے انہوں نے کہا: جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلامکو طورِ سینا پر ہم کلامی کے لئے بلایا تو آپ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! تیرے بندوں میں سے تجھے سب سے زیادہ محبت کس سے ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو میرا ذکر سب سے زیادہ کرنے والا ہے۔"[448]

عن أبی عمرو الشیبانی، قال موسیٰ علیہ السلام لربہ عزوجل: یارب! أی عبادک أحب الیک؟قال: أکثرھم لی ذکرا۔ قال: فأی عبادک أغنی؟قال: أقنعھم بما أعطیتہ۔ قال: فأی عباد أعدل؟قال: من أدان نفسہ من نفسہ۔[449]

ترجمہ: "ابو عَمر شیبانی سے مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا: اے پروردگار! تجھے اپنے بندوں میں سب سے زیادہ محبت کس سے ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو میرا ذکر سب سے زیادہ کرتا ہے۔ عرض کیا: تیرے بندوں میں سب سے زیادہ غنی کون ہے؟ فرمایا: جو سب سے زیادہ میری عطاء پر قناعت کرنے والا ہے۔ عرض کیا: تیرے بندوں میں سب سے زیادہ عادل کون ہے؟ فرمایا: جو خود اپنے خلاف بھی فیصلہ کرے۔"

---

[447] (ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷:۲۷، رقم:۳۴۲۸۶، ابو خیثمہ، کتاب العلم، ۲۲،رقم:۸۶، بیھقی، شعب الایمان، ۷:۲۹۱،رقم:۱۰۳۴۸)

[448] (ضمی، کتاب الدعاء، ۱:۲۸۲،رقم:۱۰۳،ھناد،الزھد،۲:۲۰۸ ،رقم:۱۳۰۱)

[449] (ھناد،الزھد،۱:۲۷۷،رقم:۴۸۹)

عن أبی هریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّم : سأل موسیٰ ربہ : یارب! أنبئنی أی عبادک أتقی؟ قال: الذی یذکرنی و لا ینسانی۔ قال: أی عبادک أعلم؟ قال: عالم لا یشبع من العلم، قال: الذی یجمع علم الناس الی علمہ۔ قال: فأی عبادک أعزّ؟ قال: الذی اذا قدر غفر۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّم نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب کی بارگاہ میں عرض کیا: اے میرے رب! مجھے بتا کہ تیرے بندوں میں سب سے زیادہ متقی کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو ہر وقت میرا ذکر کرے اور مجھے بھولے نہیں۔ عرض کیا: تیرے بندوں میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ فرمایا: وہ جو کبھی علم سے سیر نہ ہو، (پھر) فرمایا: وہ جو اپنے علم میں لوگوں کا علم جمع کر لے۔ عرض کیا: تیرے بندوں میں سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟ فرمایا: وہ جو غالب آئے تو معاف کر دے۔“[450]

عن محمد بن کعب القرظی، قال: قال موسیٰ ن: یارب! أی خلقک أکرم علیک؟ قال: الذی لا یزال لسانہ رطبا من ذکری۔ قال: یا رب! أی خلقک أعلم؟ قال: الذی یلتمس الی علمہ علم غیرہ۔ قال: یارب فأی خلقک أعدل؟ قال: الذی یقضی علی نفسہ کما یقضی علی الناس۔ قال: یارب! فأی خلقک أعظم ذنبا؟ قال: الذی یتھمنی۔ قال: یارب! وھل یتھمک احد؟ قال: الذی یستخیرنی ثم لا یرضی بقضائی۔

ترجمہ: ”محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے رب! تیری مخلوق میں تیرے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس کی زبان ہمیشہ میرے ذکر سے تر رہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے رب! تیری مخلوق میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ فرمایا: جو اپنے علم کے ساتھ دوسروں کے علم کا طالب ہو۔ عرض کیا: اے رب!

[450] (دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۴ ۱ ۳ :۲، رقم: ۹ ۱ ۴ ۳)

تیری مخلوق میں سب سے بڑا عادل کون ہے؟ فرمایا: وہ جو اپنے نفس کے خلاف بھی ویسے ہی فیصلہ کرے جیسے دوسروں کے خلاف کرتا ہے۔ عرض کیا: اے پروردگار! تیری مخلوق میں سب سے بڑا گنہگار کون ہے؟ فرمایا: جو مجھ پر تہمت لگاتا ہے۔ عرض کیا: باری تعالیٰ! کوئی بھلا تجھ پر بھی تہمت لگاتا ہے؟ فرمایا: وہ جو مجھ سے خیر طلب کرے اور پھر میرے فیصلے پر راضی نہ ہو۔"[451]

عن عبد اللہ بن الحرث، قال أوحی اللہ الی داؤد علیه السلام أن احبنی و أحب أحبائی وحببنی الی عبادی، قال: یا رب أحبک و أحب أحبائک فیکه أحببک الی عبادک، قال: اذکرنی لهم فانهم لن یذکرمنی الا خیرا۔

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن حرث روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ مجھ سے اور مجھ سے محبت کرنے والوں سے محبت کرو اور میرے بندوں میں مجھے محبوب بناؤ۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: اے رب! میں آپ سے اور آپ سے محبت کرنے والوں سے محبت کروں گا لیکن آپ کو آپ کے بندوں میں کیسے محبوب بناؤں؟ فرمایا: ان کے سامنے میرا ذکر (کثرت سے) کیا کرو کہ بے شک میرا ذکر ہی ان کے لئے خیر کا باعث ہو گا۔"[452]

عن أنس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: سمعت النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَسَلَّم یقول: علامة حب اللہ حب ذکر اللہ، و علامة بغض اللہ بغض ذکر اللہ۔

---

[451] (بیهقی، شعب الایمان، ۱: ۴۵۱، رقم: ۶۸۲)
[452] (ابن ابی شیبه، المصنف، ۷: ۶۸، رقم: ۳۴۲۵۴)

”حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ سے محبت کی علامت اللہ کے ذکر سے محبت کرنا ہے اور اللہ سے بغض کی علامت اللہ کے ذکر سے بغض رکھنا ہے۔“[453]

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما أنّ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم قال: ان داؤد علیہ السلام قال فیہ یخاطب ربہ ل: یا رب! أی عبادک أحب الیک أحبہ بحبک؟ قال: یا داؤد! أحب عبادی الی نقیّ القلب نقی الکفین، لا یأتی الی أحد سوء ولا یمشی بالنمیمۃ تزول الجبال ولا یزول، وأحبنی وأحب من یحبنی وحببنی الی عبادی۔ قال: یا رب! انک لتعلم أنی أحبک وأحب من یحبک، فکیف أحببک الی عبادک؟ قال: ذکرھم بآیاتی وبلائی ونعمائی یا داؤد! انہ لیس من عبد یعین مظلوما أو یمشی معہ فی مظلمتہ الی أثبت قدمیہ یوم تزل الأقدام۔

ترجمہ: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَالہ وَسلَّم نے فرمایا: حضرت داوَد علیہ السلام نے اپنے رب سے مخاطب ہو کر عرض کی: اے رب! آپ کو اپنے بندوں میں سب سے زیادہ کس سے محبت ہے تاکہ میں آپ کی محبت کی وجہ سے ان سے محبت کروں؟ فرمایا: اے داوَد! مجھے اپنے بندوں میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جس کا دل اور دونوں ہتھیلیاں پاک و صاف ہوں، کسی سے برائی کرے نہ کسی کی چغلی کھائے اور اس پر ثابت قدم رہے۔ مجھ سے اور مجھ سے محبت کرنے والوں سے محبت کرے، اور میرے بندوں کو میری محبت سکھائے۔ حضرت داوَد علیہ السلام نے عرض کی: اے پروردگار! تو جانتا ہے کہ میں تجھ سے اور تجھ سے محبت کرنے والوں سے محبت کرتا ہوں لیکن تیرے بندوں کو تیری محبت کیسے سکھاؤں؟ اللہ تعالیٰ

[453] (بیہقی، شعب الایمان، ۳۶۷:۱، رقم: ۵۰۹، ۴۱۰، دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۵۴:۳، رقم: ۴۱۴۱، ھندی، کنز العمال، ۴۱۸:۱، ۴۱۷، رقم: ۱۷۷۶)

نے فرمایا: انہیں میری نشانیاں، میری آفات اور میری نعمتیں (کثرتِ ذکر سے) یاد دلاؤ۔ اے داؤد! میرا جو بندہ بھی مظلوم کی مدد کرے گا یا اس کی دادرسی کے لئے اس کے ساتھ چلے گا، میں اسے اس دن ضرور ثابت قدم رکھوں گا جس دن قدم پھسل جائیں گے۔"[454]

عن أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه عن رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم قال: سأل موسی ربه عن ست خصال کان یظن أنها له خالصة والسابعة لا یکن موسی یحبها۔ قال: یارب! أی عبادک أتقی؟ قال: الذی یذکر ولا ینسی، قال: فأی عبادک أهدی؟ قال: الذی یتبع الهدی، قال: فأی عبادک أحکم؟ قال: الذی یحکم للناس کما یحکم لنفسه۔ قال: فأی عبادک أعلم؟ قال: عالم لا یشبع من العلم، یجمع علم الناس الی علمه، قال: فأی عبادک أعز؟ قال: الذی اذا قدر غفر۔ قال: فأی عبادک أغنی؟ قال: الذی یرضی بما یؤتی۔ قال فأی عبادک أفقر؟ قال: صاحب منقوص۔ قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم: لیس الغنی عن ظهر، انما الغنی غنی النفس، واذا أراد اللہ بعبد خیرا، جعل غناه فی نفسه، وتقاه فی قلبه، واذا أراد اللہ بعبد شرا، جعل فقره بین عینیه۔

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے چھ خصائل کے بارے میں سوال کیا: ان کے بارے میں ان کا گمان تھا کہ وہ ان میں بتمام وکمال پائے جاتے ہیں اور ساتویں خصلت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پسند نہ تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے رب! تیرے بندوں میں سب سے زیادہ متقی کون ہے؟ فرمایا: وہ جو ہر وقت میرا ذکر کرے اور مجھے بھولے نہیں۔ عرض کی: تیرے بندوں میں سب سے زیادہ ہدایت یافتہ کون ہے؟ فرمایا: وہ جو ہدایت کی پیروی

---

[454] (بیہقی، شعب الایمان، ۱۱۹:۲، رقم:۷۲۶۸، دیلمی، الفردوس، بماثور الخطاب، ۱۹۵:۳، رقم:۴۵۴۳، مناوی، الاتحافات السنیہ بالاحادیث القدسیہ، ۱۱۳، ۱۱۲، رقم:۲۵۸، سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۱۲:۳)

کرے۔ عرض کی: تیرے بندوں میں سب سے بڑا حاکم کون ہے؟ فرمایا: وہ جو لوگوں کے لئے وہی فیصلہ کرے جو وہ اپنے لئے کرتا ہے۔ عرض کی: تیرے بندوں میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ فرمایا: وہ جو علم سے سیر نہ ہو اور لوگوں کا علم بھی اپنے علم میں جمع کرے۔ عرض کی: تیرے بندوں میں سب سے زیادہ معزز کون ہے؟ فرمایا: وہ جو غالب آئے تو معاف کر دے۔ عرض کی: تیرے بندوں میں سب سے زیادہ غنی کون ہے؟ فرمایا: جو جتنا ملے اس پر راضی ہو جائے۔ عرض کی: تیرے بندوں میں سب سے بڑا فقیر کون ہے؟ فرمایا: وہ جس کا غنا کم ہو۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: غنا مال کا غنا نہیں ہے بلکہ دل کا غنی ہونا مراد ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے دل میں غنا پیدا فرما دیتا ہے اور اس کے دل میں تقویٰ ڈال دیتا ہے اور جب کسی بندے کو اس کے شر کی سزا دینا چاہتا ہے تو اس کا فقر اس کے سامنے کر دیتا ہے۔"[455]

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم قال: ثلاثہ لا یرد اللہ دعاءھم: الذاکر للہ کثیرا و دعوۃ المظلوم و الامام المقسط۔

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کی دعا اللہ تعالیٰ رد نہیں فرماتا: کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنے والے، مظلوم، اور عادل حکمران۔"[456]

عن ابی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمعت رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم یقول: من اوی الی فراشہ طاھرا یذکر اللہ حتی یدرکہ النعاس لم یتقلب ساعۃ من اللیل سأل اللہ من خیر الدنیا و الاخرۃ الا اعطاہ ایاہ۔

---

[455] (ابن حبان، الصحیح، ۱۰۱:۱۴، رقم: ۷۲۱۷، ھیثمی، موارد الظمان، ۵۰، رقم: ۸۶)

[456] (بیھقی، شعب الایمان ۴۱۹:۱ رقم ۵۸۸، ۱۱:۲ رقم ۳۵۸۷، عجلونی، کشف الخفاء ۳۹۰:۱، رقم: ۱۰۴۵)

”حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو پاکیزگی کی حالت میں اللہ کا ذکر کرتے ہوئے بستر پر دراز ہوا تو رات کی کوئی گھڑی ایسی نہیں گزری یہاں تک کہ اسے اونگھ آگئی، کہ اس نے اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بھلائی طلب کی ہو اور اس نے اسے عطا نہ کی ہو۔“[457]

عن معاذ أن النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم قال من آوی الی فراشه طاهرا يذكر الله تعالیٰ حتى تغلبه عيناه فتعار من الليل لم يسأل الله خيرا من خير الدنيا والآخرة الا اعطاه۔

”حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو کوئی پاکیزگی کی حالت میں اللہ کا ذکر کرتے ہوئے اپنے بستر پر دراز ہوا یہاں تک کہ اسے نیند محسوس ہونے لگی لیکن اس نے رات حالتِ بیداری میں گزار دی تو دنیا و آخرت کی کوئی بھلائی ایسی نہیں کہ جس کا وہ سوال کرے اور وہ اسے عطا نہ کرے۔“[458]

عن ابی امامة رضی الله تعالیٰ عنه قال: من بات ذاكرا طاهرا ثم تعار من الليل لم يسأل الله حاجة للدنيا والآخرة الا اعطاه الله۔

”حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے حالتِ طہارت میں ذکر کرتے ہوئے رات گزاری اور پھر بیدار رہا تو دنیا و آخرت کی جو حاجت بھی وہ پیش کرے گا اللہ تعالیٰ پوری فرمائے گا۔“[459]

---

[457] (ترمذی، الجامع الصحیح، ۵:۵۴۰، رقم:۳۵۲۶، طبرانی، المعجم الکبیر، ۸:۱۲۵، رقم:۷۵۶۸، منذری، الترغیب والترهیب، ۱:۲۳۱، رقم:۸۸۰، ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱:۴۵۱، مبارک پوری، تحفة الاحوذی، ۹:۳۶۰، رقم:۱۰۲)

[458] (نسائی، السنن الکبریٰ، ۶:۲۰۱، رقم:۱۰۶۴۱، نسائی، عمل الیوم واللیلة، ۱:۴۶۹، رقم:۸۰۵)

[459] (ابن ابی شیبه، المصنف، ۱:۱۱۱، رقم:۱۲۶۵)

عن ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَ سَلَّم مامن رجل نام طاهرا على ذكر فتعار من الليل يسأل خير الدنيا و الآخرة الا اعطاه۔[460]

ترجمہ: ”حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَ سَلَّم نے فرمایا: کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جو کہ حالت پاکیزگی میں اللہ کا ذکر کرتے ہوئے سو جائے پھر بیدار ہو، وہ دنیا و آخرت کی جس بھلائی کا بھی طلب گار ہوتا ہے، اسے عطا کی جاتی ہے۔“

عن عمرو بن عبسة رضی اللہ تعالیٰ عنه عن النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَ سَلَّم مامن رجل نام طاهرا على ذكر فتعار من الليل يدعو الله حثيما الا اعطاه۔[461]

ترجمہ: ”حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَ سَلَّم نے فرمایا: جو کوئی حالتِ پاکیزگی میں ذکر کرتے ہوئے لیٹے اور رات بھر جاگتا رہے تو وہ اللہ سے جو بھی مانگے گا عطا ہو گا۔“

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه عن النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَ سَلَّم قال: يقول الله تعالىٰ: من شغله ذكرى عن مسألتى أعطيته أفضل ما أعطى السائلين۔

ترجمہ: ”حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَ سَلَّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو میرے ذکر میں مشغول رہنے کے باعث مجھ سے مانگ نہ سکا میں اسے مانگنے والوں پر کی جانے والی عطا سے زیادہ دوں گا۔“[462]

---

[460] (رویانی، المسند، ۲:۳۰۲، رقم: ۱۲۴۹)

[461] (بخاری، الکنی: ۴۷، رقم: ۴۰۹)

[462] (بخاری، التاریخ الکبیر، ۲:۱۱۵، رقم: ۱۸۷۹، بخاری، خلق افعال العباد: ۱۰۹، حکیم ترمذی، نوارد الاصول فی احادیث الرسول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیه وَاٰله وَسلَّم ۳:۶۴، بیهقی، شعب الایمان، ۱:۴۱۳، رقم: ۵۷۲، ۳:۴۶۷، رقم: ۴۰۸۰، بیهقی، فضائل الاوقات: ۳۷۳، ابن عبد البر، التمهید، ۶:۴۵، ۴۶، ابن قیسرانی، تذکرۃ الحفاظ، ۳:۹۹۶، رقم: ۹۲۶، مزی، تهذیب الکمال، ۴:۲۴۸، رقم: ۷۶۷، ۱۳:۱۹۶، رقم: ۲۸۸۴، عسقلانی، فتح الباری، ۱۱:۱۴۷، ۱۳:۴۸۹، زرقانی، شرح الموطاء، ۲:۴۴، ۵۳، مبارک پوری، تحفة الاحوذی، ۱۰:۳۳، مناوی، فیض القدیر، ۲:۳۴،

عن مالک بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: یقول اللہ تعالیٰ من شغلہ ذکری عن مسألتی أعطیتہ فوق ما أعطی السائلین۔

ترجمہ: ”حضرت مالک بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو میرے ذکر میں مشغول رہنے کے باعث مجھ سے مانگ نہ سکا، میں اسے مانگنے والوں پر کی جانے والی عطا سے بڑھ کر دوں گا۔“[463]

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما، عن النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَ سَلَّم یرویہ عن ربہ تبارک و تعالیٰ، قال ل: من شغلہ ذکری عن مسألتی أعطیتہ أفضل ما أعطی السائلین۔

ترجمہ: ”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَ سَلَّم اپنے ربّ سے روایت فرماتے ہیں کہ: جو میرے ذکر میں مشغول رہنے کے باعث مجھ سے مانگ نہ سکا، میں اسے مانگنے والوں پر کی جانے والی عطا سے بہتر دوں گا۔“[464]

عن حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَ سَلَّم، قال اللہ تعالیٰ: من شغلہ ذکری عن مسألتی أعطیتہ قبل أن یسألنی۔

۳:۵۳۶، ۱۲۰ :۵مناوی نے ’الاتحافات السنیہ بالاحادیث القدسیہ (ص ۶۲، رقم ۱۴۸) میں کہاھے کہ اسے بخاری، بزار اور بیہقی نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیاھے، سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۵۴۸:۱، آلوسی، روح المعانی ۱۵:۵۴، ۲۵، ۳۷)

[463] (ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶:۳۴، رقم: ۲۹۲۷۱، ابن ابی شیبہ نے المصنف (۶:۳۴، رقم: ۲۹۲۷۳) میں اسے مرفوعا عمرو بن مرہ سے بھی روایت کیاھے، قضاعی، مسند الشھاب، ۲:۳۲۶، رقم: ۸۸۹، بیہقی، فضائل الاوقات، ۳۷۰)

[464] (قضاعی، مسند الشھاب، ۱:۳۴۰، رقم: ۵۸۴، بیہقی، شعب الایمان، ۱:۴۱۳، ۴۱۴، رقم: ۵۷۳، بیہقی نے ’فضائل الاوقات‘ (ص ۳۷۰) میں، اور ابن تیمیہ نے ’دقائق التفسیر (۲:۳۶۲) میں، یہ حدیث مالک بن حویرث سے روایت کی ھے)

”حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جسے میرے ذکر میں مشغول رہنے کے باعث مجھ سے مانگنے کی فرصت نہ ملی، میں اسے سوال کرنے سے پہلے ہی عطا کر دیتا ہوں۔“[465]

عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما، قال: یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم ! ما غنیمۃ مجالس الذکر؟ قال: غنیمۃ مجالس الذکر الجنۃ۔

ترجمہ: ”حضرت عبد اللہ بن عَمرَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم! مجالس ذکر کی غنیمت کیا ہے؟ آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسلَّم نے فرمایا: مجالسِ ذکر کی غنیمت جنت ہے۔“[466]

عن أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ : أن رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم قال: لیذکرن اللہ قوما فی الدنیا علی الفرش الممھدۃ یدخلھم الدرجات العلی۔[467]

ترجمہ: ”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: دنیا میں کچھ لوگ بچھے ہوئے پلنگوں پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں گے، وہ انہیں (جنت کے) بلند درجات میں داخل کر دے گا۔“

---

[465] (ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۷:۳۱۳، دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۳:۱۶۸، قم:۴۴۴۶، سیوطی نے 'الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (۲:۴۱۸) میں کہا ھے کہ ابن مردویہ نے اور ابو نعیم نے 'دلائل النبوہ' میں یہ حدیث حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ھے۔)

[466] (احمد بن حنبل، المسند، ۲:۱۹۰، رقم: ۶۷۷۷، ۲:۱۷۷، رقم: ۶۶۵۱، طبرانی، مسند الشامیین، ۲:۲۷۳، رقم: ۱۳۲۵، منذری، الترغیب والترھیب، ۲:۲۶۱، رقم: ۲۳۲۴، ھیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰:۷۸، سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۱:۳۶۷)

[467] (ابن حبان، الصحیح، ۲:۱۲۴، رقم: ۳۹۸، ابویعلی، المسند، ۲:۳۵۹، رقم: ۱۱۱۰، ۲:۵۲۷، رقم: ۱۳۹۱، منذری، الترغیب والترھیب، ۲:۲۵۶، رقم: ۲۳۰۲، ھیثمی، موارد الظمآن، رقم: ۲۳۱۹، ھیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰:۷۸)

عن أبی الدردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ ،قال: ان الذین لا تزال ألسنتهم رطبة من ذکر اللہ یدخلون الجنة وهم یضحکون۔

ترجمہ: ”حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جن لوگوں کی زبانیں ذکر اللہ سے ہمیشہ تر رہتی ہیں، وہ مسکراتے ہوئے جنت میں داخل ہوں گے۔“[468]

عن أنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ: أن رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم قال: اذامررتم بریاض الجنة فارتعوا ،قالوا: وما ریاض الجنة؟قال: حلق الذکر۔

ترجمہ: ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تم جنت کے باغیچوں سے گزرو تو خوب کھایا کرو۔ انہوں نے عرض کیا: جنت کے باغیچے کون سے ہیں؟ آپ صَلّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسلَّم نے فرمایا: ذکر کے حلقے۔“[469]

عن الأسود بن هلال المحاربی، قال: قال: لی معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ: اجلس بنا نؤمن ساعة یعنی نذکر اللہ تعالیٰ۔

---

[468] (ابن ابی شیبہ، المصنف، ۱۱۱:۷، رقم:۳۴۵۸۷، ۱۷۰:۷، رقم:۳۵۰۵۲، ابن مبارک، الزهد، ۳۹۷:۱، ابن ابی عاصم، الزهد، ۱۳۶:۱، ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۴۴۵:۱، ابو نعیم، حلیة الاولیاء، ۲۱۹:۱، ۱۳۳:۵، ابن جوزی، صفة الصوفة، ۶۳۹:۱، سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۳۶۶:۱)

[469] (ترمذی، السنن، ۵۳۲:۵، رقم:۳۵۱۰، احمد بن حنبل، المسند، ۱۵۰:۳، رقم:۱۲۵۴۵، ابو یعلی، المسند، ۱۵۵:۶، رقم:۳۴۳۲، بیهقی، شعب الایمان، ۳۹۸:۱، رقم:۵۲۹، منذری، الترغیب والترهیب، ۲۶۲:۲، رقم:۲۳۲۹، هیثمی، مجمع الزوائد، ۱۲۶:۱)

ترجمہ:"اسود بن ہلال محاربی رحمہ اللہ تعالیٰ روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے کہا: ہمارے ساتھ بیٹھو کہ ہم ایک گھڑی کے لئے ایمان لائیں یعنی مل کر اللہ کا ذکر کریں۔"[470]

كان عبد الله بن رواحة يأخذ بيد النفر من أصحابه، فيقول: تعالوا نؤمن ساعة، تعالوا فلنذكر الله ونزدد ايمانا، تعالوا نذكره بطاعته، لعله يذكرنا بمغفرته۔

ترجمہ:"حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اصحاب میں سے کچھ کا ہاتھ پکڑ کر کہا: آؤ ایک گھڑی کے لئے مؤمن بن جائیں، آؤ ہم مل کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور ایمان میں اضافہ کریں، آؤ ہم اس کا ذکر اس کی اطاعت کے ساتھ کریں شاید کہ وہ اپنی شانِ مغفرت کے ساتھ ہمارا ذکر کرے۔"[471]

عن أبي هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان أهل السماء ليرون بيوت أهل الذكر تضئ لهم كما تضئ الكواكب لأهل الأرض۔

ترجمہ:"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آسمان والے اللہ کا ذکر کرنے والوں کے گھروں کو ایسے روشن دیکھتے ہیں جیسے زمین والے ستاروں کو دیکھتے ہیں۔"[472]

---

[470] (ابن ابی شیبہ، المصنف، ۱۶۴: ۶، رقم: ۳۰۳۶۳، ۱۲۶: ۷، رقم: ۳۴۶۹۸، عبد اللہ بن احمد، السنہ، ۳۷۹: ۱، رقم: ۸۲۳، عسقلانی، فتح الباری، ۴۸: ۱، عسقلانی، تغلیق التعلیق، ۲۱: ۲)

[471] (ابن ابی شیبہ، المصنف، ۱۷۰: ۶، رقم: ۳۰۴۲۶)

[472] (ابن ابی شیبہ المصنف ۱۷۰: ۷، رقم: ۳۵۰۵۵، ابن حبان، طبقات المحدثین، ۲۸۲: ۴، رقم: ۲۶۸، سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۳۶۷: ۱)

عن سابط رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عن النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَ سَلَّم قال: ان البیت الذی یذکر فیہ لیضیٔ لأھل السماء کما تضیٔ النجوم لأھل الأرض۔

ترجمہ: ”وہ گھر جس میں اللہ کا ذکر کیا جائے وہ آسمان والوں کے لئے اس طرح روشن ہوتا ہے جیسے زمین والوں کے لئے ستارے روشن ہوتے ہیں۔“[473]

عن أبی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَ سَلَّم قال: یقول اللہ جل و علا: سیعلم أھل الجمع الیوم من أھل الکرم؟ فقیل: من أھل الکرم، یا رسول اللہ صلی اللہ علیک و آلک و سلم؟ قال: أھل مجالس الذکر فی المساجد۔

ترجمہ: ”حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَ سَلَّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قیامت کے دن اکٹھا ہونے والوں کو پتہ چلے گا کہ بزرگی اور سخاوت والے کون ہیں۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ، صلی اللہ علیک و آلک وسلم، بزرگی والے کون لوگ ہیں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَ سَلَّم نے فرمایا: مساجد میں مجالسِ ذکر منعقد کرنے والے۔“[474]

عن أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ : أن رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَ سَلَّم قال: لیذکرن اللہ قومٌ فی الدنیا علی الفرش الممھدۃ یدخلھم الدرجات العلی۔

---

[473] (ابن حجر، الاصابہ فی تمیز الصحابہ، ۳:۳، مناوی، فیض القدیر، ۲:۳۲۵)

[474] (ابن حبان، الصحیح، ۳:۹۸، رقم:۸۱۶، احمد بن حنبل، ۳:۶۸، رقم:۱۱۶۷۰، ۳:۷۶، رقم:۱۱۷۴۰، ابو یعلی، المسند، ۳:۷۶، رقم:۱۰۴۶، بیہقی، شعب الایمان، ۱:۴۰۱، رقم:۵۳۵، دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۵:۲۵۳، رقم:۸۱۰۴، منذری، الترغیب والترھیب، ۲:۲۵۹، رقم:۲۳۱۸، ھیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰:۷۶، ھیثمی، موارد الظمآن، ۱:۵۷۶، رقم:۲۳۲۰)

ترجمہ: ”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: دنیا میں کچھ لوگ بچھے ہوئے پلنگوں پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں گے، وہ انہیں بزرگی والے درجات میں داخل کر دے گا۔“[475]

عن عقبة بن عامر الجهنی رضی الله تعالیٰ عنه عن رسول الله صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصحَابِهٖ وَسَلَّم قال: يجمع الناس فی صعيد واحد ينفذهم البصر ويسمعهم الداعی، فينادی مناد: سيعلم أهل الجمع لمن الكرم اليوم ثلاث مرات، ثم يقول: أين الذين كانت {تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ} (السجده، ۱۶: ۳۲) ثم يقول: أين الذين كانوا {لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ الله} (النور، ۳۷: ۲۴) الی آخر الآية، ثم ينادی مناد: سيعلم الجمع لمن الكرم اليوم؟ ثم يقول: أين الحمادون الذين كانوا يحمدون ربهم۔

ترجمہ: ”حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم سے روایت کرتے ہیں کہ روزِ محشر تمام لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا جائے گا جہاں ہر آنکھ انہیں دیکھ سکے گی اور ہر پکارنے والا انہیں سنا سکے گا۔ روزِ محشر ایک منادی ندا دے گا: عنقریب جان لیں گے کہ آج صاحبانِ سخا و اکرام کون ہیں؟ یہ جملہ تین بار دہرایا جائے گا، پھر کہے گا: کہاں ہیں وہ جن کے پہلو اُن کے بستر سے جدا رہتے تھے اور کہاں ہیں وہ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی تھی؟ پھر وہ ندا دے گا: اہل محشر عنقریب جان لیں گے کہ آج صاحبانِ سخا و اکرام کون ہیں؟ پھر کہے گا: کہاں ہیں اپنے رب کی بہت زیادہ حمد کرنے والے۔“[476]

---

[475] (ابن حبان، الصحيح، ۲: ۱۲۴، رقم: ۳۹۸، ابویعلی، المسند، ۲: ۳۵۹، رقم: ۱۱۱۰، ۲: ۵۲۷، رقم: ۱۳۹۱، منذری، الترغيب والترهيب، ۲: ۲۵۶، رقم: ۲۳۰۲، هيثمی، موارد الظمآن، ۵۷۲، رقم: ۲۳۱۹، هيثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۸)

[476] (هيثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۸، حاكم، المستدرک، ۲: ۴۳۳)

عن أسماء بنت يزيد رضی اللہ عنہا، قالت: قال رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّم : يبعث اللہ تعالىٰ يوم القيامة مناديا ينادى: سيعلم أهل الجمع اليوم من أولى بالكرم، أين الذين {لَا تُلۡهِيۡهِمۡ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيۡعٌ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ} فيقومون فيدخلون الجنة، ثم يرجع المنادى، فيقول: سيعلم أهل الجمع من أولى بالكرم أين الذى {تَتَجَافٰى جُنُوۡبُهُمۡ عَنِ الۡمَضَاجِعِ} فيدخلون الجنة، ثم يرجع المنادى، فيقول: سيعلم أهل الجمع من أولى بالكرم، فيقول: أين الحمادون اللہ على كل شئ، وهم أكثر من الصنفين الأولين فيدخلون الجنة۔

ترجمہ: ”حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک منادی کو کھڑا کرے گا جو ندا دے گا: اہلِ محشر عنقریب جان لیں گے کہ صاحبانِ سخاوکرم کون ہیں؟ کہاں ہیں وہ ”جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی تھی“؟ پس وہ کھڑے ہوں گے اور جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ منادی لوٹ آئے گا اور کہے گا اہل محشر عنقریب جان جائیں گے کہ آج صاحبانِ سخاوکرم کون ہیں۔ کہاں ہیں وہ جن کے پہلو ان کے بستر سے جدا رہتے تھے؟“ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ منادی واپس آکر پھر ندا دے گا اہل محشر عنقریب جان لیں گے کہ صاحبانِ سخاوکرم کون ہیں؟ پھر وہ کہے گا: کہاں ہیں ہر حال میں اللہ کا زیادہ حمد کے ساتھ ذکر کرنے والے؟ اور وہ پہلی دونوں قسموں سے زیادہ ہوں گے اور وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔“[477]

عن أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ: عن رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّم قال: ما من قوم اجتمعوا يذكرون اللہ لا يريدون بذلك الا وجهه الا ناداهم مناد من السماء: ان قوموا مغفورا لكم، قد بدلت سيئاتكم حسنات۔

---

[477] (عبد بن حمید، المسند، ۱:۴۵۷)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَيْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب کچھ لوگ محض اللہ کی رضاجوئی کی خاطر اجتماعی طور پر اس کا ذکر کرتے ہیں تو آسمان سے ایک منادی آواز دیتا ہے: کھڑے ہو جاؤ! تمہیں بخش دیا گیا ہے، تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے گئے ہیں۔''[478]

عن سهيل بن حنظلة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصحَابِهٖ وَسَلَّم ما جلس قوم مجلسا يذكرون الله تعالیٰ فيه فيقومون حتى يقال لهم: قوموا! قد غفر لكم ذنوبكم وبدلت سيئاتكم حسنات۔

ترجمہ: ''حضرت سہیل بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَيْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب کچھ لوگ مجلسِ ذکر میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے اٹھتے ہیں تو انہیں کہا جاتا ہے: کھڑے ہو جاؤ! تمہیں بخش دیا گیا ہے، تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے گئے ہیں''۔[479]

عن عبد الله بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنه: أن رجلا قال: يا رسول الله صلی اللہ علیک وآلک وسلم! ان شرائع الاسلام قد كثرت على فأخبرني بشئ اتشبث به، قال: لا يزال لسانك رطبا من ذكر الله۔

[478] (احمد بن حنبل، المسند، ۳:۱۴۲، رقم:۱۲۴۷۶، ابو یعلی، المسند، ۹:۱۶۷، رقم: ۴۱۴۱، بیہقی نے 'شعب الایمان' (۱:۴۰۱، رقم:۵۳۴) میں حضرت عبد بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت لی ھے، (ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۳:۱۰۸، مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۷:۲۳۵، رقم:۲۶۷۷، منذری، الترغیب والترھیب، ۲:۲۶۰، رقم:۲۳۲۰، ھیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰:۷۶)

[479] (طبرانی، المعجم الکبیر، ۶:۲۱۲، رقم:۶۰۳۹، بیہقی، شعب الایمان، ۱:۴۵۴، رقم:۶۹۵، منذری، الترغیب والترھیب، ۲:۲۶۰، رقم:۲۳۲۱، ھیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰:۷۶)

ترجمہ: ”حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم! شرعی احکام میری استطاعت سے زیادہ ہیں، لہٰذا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس پر میں ثابت قدم رہوں۔ آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسَلَّم نے فرمایا: تیری زبان ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہنی چاہیئے۔“[480]

عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، قال: سألت رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم: أی الأعمال أحب الی اللہ؟ قال: أن تموت ولسانک رطب من ذکر اللہ۔

ترجمہ: ”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کون سا ہے؟ آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تجھے موت آئے تو تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو۔“[481]

---

480 (ترمذی، الجامع الصحیح، ۵:۴۵۸، رقم:۳۳۷۵، ابن ماجہ، السنن، ۲:۱۲۴۶، رقم:۳۷۹۳، احمد بن حنبل، المسند، ۴:۱۹۰، ابن حبان، الصحیح، ۳:۹۶، رقم:۸۱۴، ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷:۱۷۰، رقم:۳۵۰۵۳، حاکم، المستدرک، ۱:۶۷۲، رقم:۱۸۲۲، طبرانی، المعجم الاوسط، ۲:۱۱۹، رقم:۱۴۴۱، بیہقی، السنن الکبریٰ، ۳:۳۷۱، رقم:۶۳۱۷، مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۹:۸۵، رقم:۶۸، منذری، الترغیب والترھیب، ۲:۲۵۳، رقم:۲۲۹۰، ابن قانع، معجم الصحابہ، ۲:۸۱)

481 (ابن حبان، الصحیح، ۳:۹۹، رقم:۸۱۸، بخاری، خلق افعال العباد: ۷۲، طبرانی، المسند الشامیین، ۱:۱۲۲، رقم:۱۹۱، طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۰:۹۳، رقم:۱۸۱، ۲۰:۱۰۷، رقم:۲۱۲، بیہقی، شعب الایمان، ۱:۳۹۳، رقم:۵۱۶، ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱:۳۶۴، منذری، الترغیب والترھیب، ۲:۱۲۵۳، رقم:۲۲۹۱، ہیثمی، موارد الظمآن، ۵۷۶، رقم:۲۳۱۸، ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰:۷۴، حسینی، البیان والتعریف، ۱:۳۰، رقم:۵۳)

عن أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان الذین لا تزال ألسنتهم رطبة من ذکر اللہ یدخلون الجنة وهم یضحکون۔

ترجمہ: ”حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جن لوگوں کی زبانیں اللہ کے ذکر سے ہمیشہ تر رہتی ہیں وہ جنت میں مسکراتے ہوئے داخل ہوں گے۔“[482]

عن الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سئل النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم: أی الأعمال أفضل؟ قال: أن تموت یوم تموت ولسانک رطب من ذکر اللہ۔[483]

ترجمہ: ”حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا گیا: اعمال میں کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس دن تجھے موت آئے، اس وقت تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو۔“

عن أبی المخارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم: مررت لیلة أسری بی برجل مغیب فی نور العرش، فقلت: من هذا، أملک؟ قیل: لا، قلت: أنبی؟ قیل: لا، قلت: من هو: قال: هذا رجل کان لسانه رطب من ذکر اللہ وقلبه معلق بالمساجد ولم یستسب لوالدیه قط۔

ترجمہ: ”حضرت ابو مخارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: معراج کی رات میں ایک آدمی کے پاس سے گزرا، وہ عرش کے انوار میں مستور تھا۔ میں نے کہا: یہ کون شخص ہے؟ کیا یہ فرشتہ ہے؟ کہا گیا: نہیں۔ میں نے کہا: کیا یہ کوئی نبی

---

[482] (ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷:۱۱۱، رقم:۳۴۵۸۷، ۷:۱۷۰، رقم:۳۵۰۵۲، ابن مبارک، الزھد، ۱:۳۹۷، ابن ابی عاصم، الزھد، ۱:۱۳۶، ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱:۴۴۵، ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء، ۱:۲۱۹، ۵:۱۳۳، ابن جوزی، صفۃ الصفوہ، ۱:۶۳۹، سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۱:۳۶۶)

[483] (ابن مبارک، الزھد، ۱:۴۰۱)

ہے؟ کہا گیا نہیں۔ میں نے کہا: تو پھر یہ کون ہے؟ کہا: یہ وہ ذاکر ہے جس کی زبان اللہ کے ذکر سے ہر وقت تَر رہتی تھی اور اس کا دل مسجدوں میں معلق رہتا تھا اور اس نے کبھی اپنے والدین کو گالی نہیں دی۔"[484]

عن عبد اللہ بن بسرِ المازنی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال جاء أعرابی الی النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَ سَلَّم فقال: یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَ سَلَّم !أی الناس خیر؟ قال: طوبی لمن طال عمرہ و حسن عملہ۔ قال: یارسول اللہ صلی اللہ علیک و آلک و سلم!أی الأعمال أفضل؟قال:أن تفارق الدنیا و لسانک رطب من ذکر اللہ۔

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن بسر مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم! کون سے لوگ افضل ہیں؟ فرمایا: مبارک ہو اس کو جس نے نیک عمل کے ساتھ لمبی عمر پائی۔ دیہاتی نے عرض کیا: کون سے اعمال افضل ہیں؟ ارشاد فرمایا: تیرا دل دنیا سے کٹ جائے اور تیری زبان اللہ کے ذکر میں تر رہے۔"[485]

عن عبد اللہ بنِ بسر المازنی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: جاء أعرابیان الی النبی صَلی اللہ تعالیٰ علیه وَ آله وَ سلَّم فقال احدهما: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک و آلک و سلم! أی الناس خیر؟فقال: طوبی لمن طال عمرہ و حسن عملہ۔فقال الآخر: أی العمل خیر؟قال: أن تفارق الدنیا و لسانک رطب من ذکر اللہ تعالیٰ۔ قال: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک و آلک و سلم! ویکفینی، قال: نعم، ویفضل عنک۔[486]

[484] (ابن ابی الدنیا، الاولیاء، ۳۸: ۱، رقم: ۹۵، منذری، الترغیب والترهیب، ۲۵۳: ۲، رقم: ۲۲۹۲)

[485] (ابن جعد، المسند، ۴۹۲: ۱، رقم: ۳۴۳۱)

[486] (شیبانی، الآحاد والمثانی، ۵۱: ۳)

ترجمہ: ”حضرت عبد اللہ بن بسر مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ اقدس میں دو دیہاتی حاضر ہوئے، ان میں سے ایک نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم! کون سے لوگ افضل ہیں؟ فرمایا: مبارک ہو جس نے نیک عمل کے ساتھ لمبی عمر پائی۔ دوسرے اعرابی نے عرض کیا: کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تیرا دنیا کی محبت سے الگ ہونا اور تیری زبان کا اللہ کے ذکر سے تر رہنا۔ اس نے عرض کیا: کیا یہ میرے لئے کافی ہے؟ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسَلَّم نے فرمای: ہاں، بلکہ یہ زیادہ بھی ہو جائے گا۔“

عن أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم: مامن بقعۃ یذکر اللہ أو بذکر الا استبشرت بذلک الی منتہاھا من سبع أرضین وفخرت علی ما حولھا من البقاع، ومامن عبد یقوم بفلاۃ من الأرض یرید الصلوۃ الا تزخرفت لہ الأرض۔

ترجمہ: ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: زمین کا ہر وہ خطہ جس میں اللہ کا ذکر کیا جائے وہ اس ذکر کی وجہ سے ساتوں زمینوں کی انتہا تک خوشی مناتا ہے اور اپنے ارد گرد کے خطوں پر فخر کرتا ہے اور جب بھی بندہ بنجر زمین پر کھڑا ہو کر نماز کا ارادہ کرتا ہے تو اس پر زمین فخر کرتی ہے۔“[487]

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم: مامن بقعۃ یذکر اللہ الا فخرت علی ما حولھا من البقاع واستبشرت بذکر اللہ منتہاھا الی سبع أرضین۔

---

487 (ابو یعلی، المسند، ۱۴۳:۷، رقم: ۴۱۱۰، ابن مبارک، الزھد، ۱:۱۱۵، رقم:۳۳۹، قزوینی، التدوین فی اخبارِ قزوین، ۴:۱۶، منذری، الترغیب والترھیب، ۱:۱۶۲، رقم:۵۹۹، ھیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰:۷۸)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس خطہ ارضی پر اللہ کا ذکر کیا جائے وہ اپنے ارد گرد کے خطوں پر فخر کرتا ہے اور اللہ کے ذکر کی وجہ سے ساتوں زمینوں کی انتہاء تک خوشی مناتا ہے۔[488]

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم : ما من بقعة یذکر اللہ الا فخرت علی ما حولها من البقاع، وما من عبد یقوم بفلاة من الأرض الا استبشرت لذکر اللہ الی منتهاها الی سبع أرضین۔

"حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس خطہ ارضی پر اللہ کا ذکر ہوتا ہے اور بنجر زمین کا وہ خطہ جس پر کوئی شخص نماز ادا کرتا ہے اپنے ارد گرد کے خطوں پر فخر کرتا ہے اور اللہ کے ذکر سے ساتوں زمینوں کی انتہا تک خوشی مناتا ہے۔"[489]

عن أنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم : ما من بقعة یذکر اسم اللہ و ذکر الا استشرف بذکر اللہ الی منتهاها من سبع أرضین الا فخرت علی ما حولها من البقاع۔

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: زمین کے جس خطہ پر اسم الٰہی کا یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے وہ ساتوں زمینوں کی انتہاء تک شرف والا ہو جاتا ہے اور ارد گرد کے خطوں پر فخر کرتا ہے۔"[490]

---

[488] (طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۹۳:۱۱، رقم:۱۱۴۷۰)

[489] (ہیثمی، مجمع الزوائد، ۷۹:۱۰)

[490] (ابن حیان، العظمہ، ۱۷۱۲:۵، ۱۷۱۳)

قال عبد الله بن مسعود رضی الله عنهما: ان الجبل لينادی الجبل باسمه: أی فلان! هل مربک أحد ذکر الله؟ فاذا قال: نعم، استبشر۔

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کا نام لے کر پکارتا ہے: اے فلاں (پہاڑ)! کیا تیرے پاس سے کوئی اللہ کا ذاکر گزرا ہے؟ پس جب وہ پہاڑ ”ہاں“ میں جواب دیتا ہے تو وہ خوشی مناتا ہے۔“[491]

قال أبو الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه اذکرو الله کل حجيرة و شجيرة لعلها تأتی يوم القيامة تشهد لکم۔

”حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہر حجر و شجر کے پاس اللہ کا ذکر کیا کرو تاکہ قیامت کے دن وہ تمہارے حق میں گواہی دے۔“[492]

عن أسماء بنت يزيد رضی الله عنها: أنها سمعت رسول الله صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصحَابِهٖ وَسَلَّم يقول: ألا أنبئکم بخيارکم؟ قالوا: بلی، يا رسول الله صلی الله عليک وآلک وسلم! قال: خيارکم الذين اذا رؤوا ذکر الله۔

”حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصحَابِهٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تم میں سے سب سے بہتر کے بارے میں تمہیں خبر نہ دوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم!

---

[491] (طبرانی، المعجم الکبیر ۹:۱۰۳، رقم: ۸۵۴۳، بیهقی، شعب الایمان، ۱:۴۰۲، رقم: ۵۳۸، ۴۵۳:۱، رقم: ۶۹۱، ابو نعیم، حلیة الأولیاء، ۴:۴۲، ابن حیان، العظمه، ۵:۱۷۱۷، رقم: ۲۶۱۱۷۲۲، هیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰:۷۹، ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳:۱۴۰)

[492] (طبرانی، مسند الشامیین، ۱:۳۸۸، رقم: ۶۷۱، ابن حیان، العظمه، ۵:۱۷۱۳، عجلونی، کشف الخفاء، ومزیل الالباس، ۲:۱۸، رقم: ۱۵۶۶)

کیوں نہیں۔ آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَآلہ وَسلَّم نے فرمایا: تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں کہ جنہیں دیکھنا ہی ذکرِ الٰہی کا باعث ہو جائے۔"[493]

عن أسماء بنت یزید رضی اللہ عنھا: أن رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم قال: ألا أخبرکم بخیارکم؟ قالوا: بلی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم! قال: الذین اذا رؤوا ذکر اللہ۔

"حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا میں تم میں سے بہتر کے بارے میں تمہیں نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم کیوں نہیں۔ آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَآلہ وَسلَّم نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں کہ جنہیں محض دیکھنا ہی ذکر الٰہی کا باعث ہو جائے۔"[494]

عن عبد الرحمن ابن غنم، یبلغ بہ النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم: خیار عباد اللہ الذین اذا رؤوا ذکر اللہ۔[495]

"حضرت عبد الرحمن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں: اللہ کے سب سے بہترین بندے وہ ہیں جنہیں محض دیکھنا ہی ذکرِ الٰہی کا باعث ہو جائے۔"

---

[493] (ابن ماجہ، السنن، ۲:۱۳۷۹، رقم: ۴۱۰۹)

[494] (احمد بن حنبل، المسند، ۶:۴۵۹، رقم: ۲۷۶۴۰، بخاری، الادب المفرد، ۱:۱۱۹، رقم: ۳۲۳، ابن راھویہ، المسند، ۱۸۰، رقم: ۲۴، ابن حمید، المسند، ۱:۴۵۷، رقم: ۱۵۸۰، طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۴:۱۶۷، رقم: ۴۲۴، بیھقی، شعب الایمان، ۷:۴۹۴، رقم: ۱۱۱۰۸، دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۲:۳۷۱، رقم: ۳۶۵۷، ھیثمی، مجمع الزوائد، ۸:۹۳، ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۴:۴۰۵)

[495] (احمد بن حنبل، المسند، ۴:۲۲۷، بزار، المسند، ۷:۱۵۸، رقم: ۲۷۱۰، منذری، الترغیب والترھیب، ۳:۳۲۵، رقم: ۴۲۷۶، ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۴:۴۰۵)

عن عبادة بن ال رضی اللہ تعالیٰ عنہ امت رضی اللہ تعالیٰ عنہ أن رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم قال: ان خیار أمتی الذین اذا رؤوا ذکر اللہ۔

"حضرت عبادہ بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ امت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جنہیں دیکھنا ہی ذکرِ الٰہی کا باعث ہو جائے۔"[496]

عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما، قال: قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم: ان من الناس مفاتیح لذکر اللہ اذا رؤوا ذکر اللہ۔

"حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بعض لوگ اللہ کے ذکر کی چابیاں ہیں کہ جنہیں محض دیکھنا ہی ذکرِ الٰہی کا باعث بنتا ہے۔"[497]

عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم أنہ قال: خیارکم الذین اذا رؤوا ذکر اللہ بہم۔

"حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسَلَّم نے فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہیں جنہیں محض دیکھنا ہی ذکر الٰہی کا باعث ہو۔"[498]

---

[496] (بزار، المسند، ۱۵۸:۷، رقم: ۲۷۱۹)

[497] (طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۰۵:۱۰، رقم: ۱۰۴۷۶، ہیثمی، مجمع الزوائد، ۷۸:۱۰، ابن ابی دنیا، الاولیاء، ۱۷:۱، رقم: ۲۶، بیہقی، شعب الایمان، ۴۵۵:۱، رقم: ۶۹۹، شیبانی، العلل ومعرفۃ الرجال، ۱۷۱:۳، رقم: ۴۷۶۰، طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۱۳۱:۱۱، ابوزکریا، تاریخ ابن معین، ۴۱۴:۳، رقم: ۲۰۲۵)

[498] (بیہقی، شعب الایمان، ۲۹۷:۵، رقم: ۶۷۰۸)

عن سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ : قال: سئل رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَاَصحَابِهِ وَسَلَّم عن أولیاء اللہ فقال: الذین اذا رؤوا ذکر اللہ تعالیٰ۔

''حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَاَصحَابِهِ وَسَلَّم سے اولیاء اللہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جنہیں محض دیکھنا ہی ذکرِ الٰہی کا باعث ہو جائے۔''[499]

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رجل: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم! من أولیاء اللہ؟ قال: الذین اذا رؤوا ذکر اللہ۔

''حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَاَصحَابِهِ وَسَلَّم سے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم! اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ کون ہیں؟ آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَاَصحَابِهِ وَسَلَّم نے فرمایا: وہ جنہیں محض دیکھنا ہی ذکرِ الٰہی کا باعث ہو جائے۔''[500]

عن خالد بن معدان، قال: ان اللہ یتصدق کل یوم بصدقة فما تصدق علی عبده بشئ أفضل من ذکره۔

خالد بن معدان سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ روزانہ خیرات عطا کرتا ہے پس بندے کو اپنے ذکر سے افضل کوئی خیرات عطا نہیں کرتا۔[501]

---

[499] (طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۱۱:۱۳۱، ۱۳۲، ابن مبارک، الزھد، ۱:۷۲، رقم:۲۱۷، ابن ابی دنیا، الاولیاء، ۱:۱۸، رقم:۲۷)

[500] (ھیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰:۷۸، ابن مبارک، الزھد، ۱:۷۲، رقم:۲۱۸، حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی احادیث الرسول صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسَلَّم ۴:۸۰، ۸۶، مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۱۰:۱۰۸، ۱۰۹، رقم:۱۰۶، ۱۰۵، ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۲:۴۲۳، حسینی، البیان والتعریف، ۱:۳۰۸، رقم:۸۲۷)

[501] (ابن ابی شیبہ، المصنف ۶:۲۱، رقم:۲۹۴۸۱، سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور ۱:۳۶۳)

عن أبی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَسَلَّم قال: ما من یوم و لا لیلۃ و لا ساعۃ الا و اللہ تعالیٰ فیھا صدقۃ، یمنّ بھا علی من یشاء من عبادہ، و ما منّ علی عبد بمثل أن یلھمہ ذکرہ۔

”حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہر دن اور رات میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے خیرات سے نوازتا ہے اور کسی بندے کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر کی توفیق سے بڑھ کر کسی خیرات سے نہیں نوازا۔“[502]

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَسَلَّم قال: ان اللہ تبارک و تعالیٰ یقول: یا ابن آدم! انک اذا ذکرتنی شکرتنی، و اذا نسیتنی کفرتنی۔

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! جب تو نے میرا ذکر کیا تو میرا شکر ادا کیا، اور جب تو میرے ذکر سے غافل ہوا تو میری ناشکری کی۔“[503]

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول: سمعت رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَسَلَّم یقول: ألا! ان الدنیا ملعونۃ، ملعون ما فیھا الا ذکر اللہ، و ما والاہ و عالم أو متعلم۔

---

[502] (بزار، المسند، ۹:۳۳۶، رقم: ۳۸۹۰، شیبانی، الآحاد والمثانی، ۲:۲۳۱، رقم: ۲۸۹، ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱:۲۳۴، منذری، الترغیب والترھیب، ۲:۲۵۷، رقم: ۲۳۰۸، ھیثمی، مجمع الزوائد، ۲:۲۳۷، قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ۹:۳۴۷، سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۱:۳۶۳)

[503] (طبرانی، المعجم الاوسط، ۷:۲۰۰، رقم: ۷۲۶۵، دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۳:۱۸۱، رقم: ۴۴۹۱، منذری، الترغیب والترھیب، ۲:۲۵۸، رقم: ۲۳۱۴، ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۴:۳۳۸، ھیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰:۷۹، مناوی، فیض القدیر، ۴:۴۸۰)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: خبردار! بے شک دنیا اور جو کچھ اس کے اندر ہے سب ملعون ہے سوائے اللہ کے ذکر اور اس چیز کے جو ذکر میں مدد دے، اور عالم اور متعلم۔“

عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم الدنیا ملعونۃ ملعون ما فیھا الا عالم أو متعلم و ذکر اللہ و ما والاہ۔

حضرت (عبد اللہ) بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: دنیا اور جو کچھ اس کے اندر ہے سب ملعون ہے سوائے عالم، متعلم، ذکرِ الٰہی اور اس کے مددگار کے۔[504]

عن أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: الدنیا ملعونۃ ملعون ما فیھا الا ذکر اللہ و ما أدی ذکر اللہ و العالم و المتعلم فی الأمر سواء و سائر الناس ھمج لا خیر فیھم۔

”حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب ملعون ہے سوائے ذکرِ الٰہی اور اس کے جو ذکرِ الٰہی میں مددگار ثابت ہو اور عالم اور متعلم کے، ان کا حکم ایک جیسا ہے اور (ذکرِ الٰہی سے غافل) تمام لوگ رذیل ہیں ان میں کوئی بھلائی نہیں۔“[505]

عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنھما، قال: قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم ذاکر اللہ فی الغافلین کالمقاتل عن الفارین و ذاکر اللہ فی الغافلین کالمصباح فی البیت المظلم، و ذاکر اللہ فی اللہ مقعدہ و لا یعذب بعدہ و ذاکر اللہ فی الغافلین لہ من الأجر

---

[504] (طبرانی، المعجم الاوسط، ۴:۲۳۶، رقم:۴۰۷۲، طبرانی، المسند الشامیین، ۱:۱۰۷، رقم:۱۶۳، ھیثمی، مجمع الزوائد، ۱:۱۲۲)

[505] (ابن ابی عاصم، کتاب الزھد، ۱:۱۳۷، ابن مبارک، الزھد، ۱:۱۹۲، رقم:۵۴۳، بیہقی، المدخل الی السنن الکبریٰ، ۱:۲۶۹، رقم:۳۸۳، قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ۶:۴۱۵)

بعدد کل فصیح فی السوق واعجمی، وذاکر اللہ فی الغافلین ینظر اللہ الیہ نظرۃ لا یعذبہ اللہ بعدھا أبدا وذاکر اللہ فی السوق لہ بکل شعرۃ نور یوم القیامۃ۔

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: غافلین میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا میدان جنگ سے بھاگنے والوں کے بعد برسرپیکار رہنے والے کی مانند ہے۔ غافلین میں ذکر کرنے والا تاریک گھر میں چراغ کی مانند ہے۔ غافلین میں اللہ کا ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اس کی زندگی ہی میں جنت میں اس کا مقام دکھا دیتا ہے اور غافلین میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کو تمام ناطق وغیر ناطق افراد کی تعداد کے برابر اجر دیا جاتا ہے اور غافلین میں رہ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے پر اللہ تعالیٰ ایسی نظر فرماتا ہے کہ اس کے بعد اسے کبھی عذاب نہیں دے گا اور بازار میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کے ہر بال پر قیامت کے دن نور ہو گا۔“[506]

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما، عن النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم قال: ذاکر اللہ فی الغافلین بمنزلۃ الصابر فی الفارین۔

حضرت (عبد اللہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: غافلین میں اللہ کا ذکر کرنے والا (میدان جنگ سے) بھاگنے والوں کے درمیان ثابت قدم رہنے والے کے درجہ میں ہے۔“[507]

---

[506] (بیہقی، شعب الایمان، ۱:۴۱۲، رقم:۵۶۷، منذری، الترغیب والترہیب، ۲:۳۳۷، رقم:۲۶۲۲، ابن مبارک، الزھد، ۱:۱۲۲، رقم:۳۵۷، بزار، المسند، ۵:۱۲۶، رقم:۱۷۵۹)

[507] (طبرانی، المعجم الاوسط، ۱:۹۰، رقم:۲۷۱، طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۰:۱۶، رقم:۹۷۹۷، منذری، الترغیب والترھیب، ۲:۳۳۸، رقم:۲۶۲۳، دیلمی، الفردوس بالماثور الخطاب، ۲:۲۴۲، رقم:۳۱۳۹، ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۴:۲۶۸، مناوی، فیض القدیر، ۳:۵۵۸)

عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَسَلَّم : ذاکر فی الغافلین مثل الذی یقاتل عن الفارین، وذاکر اللہ فی الغافلین مثل الشجرۃ الخضراء فی وسط الشجر، الذی قد تحات یعنی من الضریب، ذاکر اللہ فی الغافلین یعرفہ اللہ تعالیٰ مقعدہ فی الجنۃ۔

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: غافلوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کی مثال میدانِ جنگ میں راہِ فرار اختیار کرنے والوں میں سے لڑنے والے کی طرح ہے اور غافلوں میں اللہ کا ذکر کرنے والے کی مثال خزاں رسیدہ درختوں کے درمیان سبز درخت کی طرح ہے اور غافلوں میں ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا مقام دکھا دیتا ہے۔“[508]

”حضرت وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ لقمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے میرے بیٹے! اہلِ ذکر اور اہلِ غفلت کی مثال روشنی اور تاریکی کی سی ہے۔“

عن عمرو بن عبسۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: فقلت: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک و آلک وسلم! فھل من دعوۃ أقرب من أخری أو ساعۃ؟ قال: نعم، ان أقرب ما یکون الرب من العبد جوف اللیل الآخر، فان استطعت أن تکون ممن یذکر اللہ فی تلک الساعۃ فکن۔

حضرت عَمَر بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم! کیا کوئی دعا یا گھڑی کسی دوسری دعا یا گھڑی سے بڑھ کر اللہ کا قرب بخشنے والی ہے؟ آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم

---

508 (بیھقی، شعب الایمان، ۱:۴۱۱، رقم:۵۶۵، ابو نعیم، حلیۃ الالیاء وطبقات الاصفیاء، ۶:۱۸۱، دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۲:۲۴۲، رقم: ۳۱۴۰، ذھبی، میزان الاعتدال، ۵:۲۹۵، رقم:۶۳۱۷، عجلونی، کشف الخفاء ومزیل الالباس، ۱:۵۰۵، رقم:۱۳۴۶)

نے فرمایا: ہاں، بے شک اللہ رب اللہ العزت رات کے آخری پہر میں بندے کے انتہائی قریب ہوتا ہے، اگر تم سے ہو سکے تم اس گھڑی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں میں سے ہو جاؤ۔[509]

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه أن النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّم بعث بعثا قبل نجد فغنموا غنائم کثیرة فأسرعوا الرجعة، فقال رجل ممن لم یخرج ما راینا بعثا اسرع رجعة ولا أفضل غنیمة من هذا البعث، فقال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّم: ألا أدلکم علی قوم أفضل غنیمة وأسرع رجعة؟ قوم شهدوا صلوٰة الصبح، ثم جلسوا یذکرون اللہ حتی طلعت علیهم الشمس فأولٰئک أسرع رجعة وأفضل غنیمة۔

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّم نے نجد کی طرف لشکر بھیجا۔ انہوں نے بہت سا مالِ غنیمت حاصل کیا اور بہت جلد واپس آگئے جو لوگ اس لشکر میں نہیں تھے ان میں سے ایک نے کہا: ہم نے اس لشکر سے زیادہ کسی لشکر کو اتنی جلدی واپس آتے اور اتنا مالِ غنیمت لاتے نہیں دیکھا۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی قوم نہ بتاؤں جو مالِ غنیمت حاصل کرنے میں اس سے بھی بہتر ہے اور واپسی کے لحاظ سے اس سے تیز ہے؟ یہ وہ لوگ ہیں جو صبح کی نماز میں حاضر ہوتے ہیں، پھر طلوع آفتاب تک بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ لوگ بہت جلد واپس ہونے والے اور بہتر غنیمت حاصل کرنے والے ہیں۔“[510]

---

[509] (ابن خزیمه، الصحیح، ۲:۱۸۲، رقم:۱۱۴۷، حاکم، المستدرک، ۱:۴۵۳، رقم:۱۱۶۲، نسائی، السنن، ۱:۲۷۹، رقم:۵۷۹، نسائی، السنن الکبریٰ، ۱:۴۸۲، رقم:۱۵۴۴، بیهقی، السنن الکبریٰ، ۳:۴، رقم:۴۴۳۹، طبرانی، المسند، ۱:۳۴۹، رقم:۲۰۵، عبدالبر، التمهید، ۴۴:۲۲)

[510] (ترمذی، الجامع الصحیح، ۵:۵۵۹، رم:۳۵۶۱، منذری، الترغیب والترهیب، ۱:۱۷۹، رقم:٦٧٦، ابن قیم، اعلام الموقیف، ۴:۳۰۷)

عن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ أنہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَ سَلَّم قال: من صلی صلاۃ الصبح ثم قعد یذکر اللہ حتی تطلع الشمس وجبت لہ الجنۃ۔

”حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے صبح کی نماز ادا کی اور پھر ذکرِ الٰہی میں بیٹھ گیا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا تو اس پر جنت واجب ہو گئی۔“[511]

عن أبی أمامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَسَلَّم : من صلی صلاۃ الغداۃ فی جماعۃ ثم قعد یذکر اللہ حتی تطلع الشمس ثم قام فصلی رکعتین انقلب بأجر حجۃ وعمرۃ۔

”حضرت ابو عمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو صبح کی نماز باجماعت ادا کر کے طلوع آفتاب تک ذکرِ الٰہی میں مشغول رہا پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز (اشراق) ادا کی اسے ایک حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔“[512]

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَسَلَّم قال سبعۃ یظلھم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ الامام العادل، وشاب نشا فی عبادۃ ربہ، ورجل قلبہ معلق فی المساجد ورجلان تحابا فی اللہ اجتعما علیہ وتفرقا علیہ، ورجل طلبتہ امراۃ ذات منصب وجمال فقال انی اخاف اللہ ورجل تصدق اخفی حتی لا تعلم شمالہ ما تنفق یمینہ ورجل ذکر اللہ خالیا ففاضت عیناہ۔

---

[511] (ابویعلی، المسند، ۳:۲۶، رقم:۱۴۹۵، ۳:۲۱، رقم:۱۴۸۷، ھیثمی، لمجمع الزوائد، ۱۰:۱۰۵، منذری، الترغیب والترھیب، ۱:۱۷۸، رقم:۲۲۹، مناوی، فیض القدیر، ۲:۱۶۵، خطیب بغدادی، موضح اوھام الجمع والتفریق، ۲:۹۰)

[512] (طبرانی، المعجم الکبیر، ۸:۱۷۸، رقم:۷۷۴۱، طبرانی، مسند الشامیین، ۲:۴۲، رقم:۸۸۵، بیھقی، شعب الایمان، ۱:۷۰، منذری، الترغیب والترھیب، ۱:۱۷۹، رقم:۶۷۲، ھیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰:۱۰۴)

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: سات لوگ ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنا سایہ عطا کرے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہو گا: عادل حکمران اور ایسا جوان جو اپنے رب کی عبادت میں پروان چڑھا ہو اور ایسا شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا (معلق) رہتا ہو اور ایسے دو اشخاص جو اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں اور اللہ کے لئے اکٹھے ہوں اور اسی کے لئے جدا ہوں اور ایسا شخص جس کو صاحبِ منصب و جمال عورت برائی کی دعوت دے تو وہ کہے میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور ایسا شخص جو کہ ایسے چھپا کر صدقہ کرے کہ بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کے خرچ کرنے کا علم نہ ہو اور ایسا شخص جس نے اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو برس پڑے۔“[513]

عن أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم ان اللہ یقول یوم القیامۃ این المتحابون بجلالی؟ الیوم اظلھم فی ظلی یوم لا ظل الا ظلی۔

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: میری عظمت و جلالت کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے آج کہاں ہیں؟ میں انہیں اپنے سایہ رحمت میں جگہ عطا کروں گا کہ جس دن میرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں۔“[514]

---

[513] (بخاری، الصحیح، ۲۳۴:۱، رقم: ۶۲۹، بخاری، الصحیح، ۵۱۷:۲، رقم: ۱۳۵۷، مسلم، الصحیح ۷۱۵:۲، رقم: ۱۰۳۱، ترمذی، الجامع الصحیح، ۵۹۸:۴، رقم: ۲۳۹۱، احمد بن حنبل، المسند، ۴۳۹:۲، مالک، الموطا، ۹۵۲:۲، رقم: ۱۷۰۹، ابن حبان، الصحیح، ۳۳۲:۱۶، رقم: ۷۳۳۸، بیہقی، شعب الایمان، رقم: ۳۴۳۹)

[514] (مسلم، الصحیح، ۱۹۸۸:۴، رقم: ۲۵۶۶، مالک، الموطا، ۹۵۲:۲، رقم: ۱۷۰۸، احمد، المسند، ۳۷۰:۲، دارمی، السنن، ۴۰۳:۲، رقم: ۲۷۵۷، ابن مبارک، الزہد، ۲۴۷:۱، رقم: ۷۱۱، ابن حبان، الصحیح، ۳۳۴:۲، رقم: ۵۷۴، طیالسی، المسند، ۳۰۷، رقم: ۲۳۳۵، بیہقی، السنن الکبریٰ، ۲۳۲:۱۰، بیہقی، شعب الایمان، ۴۸۲:۶، رقم: ۹۸۹)

عن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم أن رجلا سأل فقال: أی الجهاد أعظم أجرا؟ قال: أكثرهم لله تبارک و تعالیٰ ذكرا۔ قال: فأی الصائمين أعظم أجرا؟ قال: أكثرهم لله تبارک وتعالیٰ ذكرا، ثم ذكر لنا الصلاة والزكاة والحج والصدقة، كل ذلک رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم يقول: أكثرهم لله تبارک وتعالیٰ ذكرا۔ فقال أبو بكر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ: يا أبا حفص! ذهب الذاكرون بكل خير، فقال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم: أجل۔

"حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم سے سوال کیا کہ کون سا جہاد اجر میں سب سے افضل ہے؟ آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسلَّم نے فرمایا: جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کیا جائے۔ اس نے عرض کی: روزہ داروں میں سے کس کا اجر سب سے زیادہ ہے؟ آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسلَّم نے فرمایا: جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر سب سے زیادہ ہے، پھر سائل نے ہمارے سامنے نماز، زکوۃ، حج اور صدقے سے متعلق پوچھا۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم ہر ایک کے بارے میں یہی فرماتے رہے: جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذکر سب سے زیادہ ہو اس کا اجر زیادہ ہے۔ اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے ابو حفص! اللہ کا ذکر کرنے والے تمام نیکیاں لے گئے۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بالکل۔"[515]

[515] (احمد بن حنبل، المسند، ۳:۴۳۸، طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۰:۱۸۶، رقم:۴۰۷، ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۴۴۴، منذری، الترغیب والترہیب، ۲:۱۷۱، رقم:۱۹۷۹، ۲:۲۵۷، رقم: ۲۳۰۹، ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰:۷۴، حسینی، البیان والتعریف، ۱:۱۳۲، رقم:۳۴۸، اس حدیث کی اسناد حسن ہیں)

عن أم حبيبة رضی اللہ عنہا زوج النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم عن النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم قال: کل کلام ابن آدم علیہ لا لہ الا أمر بمعروف او نهی عن منکر، او ذکر اللہ۔

”ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے اور اللہ کا ذکر کرنے کے علاوہ ابن آدم کا کوئی بھی کلام اس کے لئے فائدہ مند نہیں۔“[516]

عن أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ذکر اللہ شفاء القلوب۔

”حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کا ذکر دلوں کے لئے شفاء ہے۔“[517]

عن عون ابن عبد اللہ قال: مجالس الذکر شفاء القلوب۔

”حضرت عون بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: مجالسِ ذکر دلوں کے لئے شفاء ہیں۔“[518]

عن أنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم: لان اقعد مع قوم یذکرون اللہ من صلاة الغداة حتی تطلع الشمس احب الی من ان اعتق اربعة من ولد اسماعیل، ولان اقعد مع قوم یذکرون اللہ من صلاة العصر الی ان تغرب الشمس أحب الی من أن أعتق أربعة۔

---

[516] (ترمذی، الجامع الصحیح، ۴:۴۰۸، رقم:۳۴۱۲، حاکم، المستدرک، ۲:۵۵۷، رقم:۳۸۹۲، ابو یعلی، المسند، ۱۳:۵۶، رقم:۷۱۳۲، عبد بن حمید، المسند، ۱:۴۴۸، رقم:۱۵۵۴، قضاعی، مسند الشهاب، ۱:۲۰۲، رقم:۳۰۵، بیهقی، شعب الایمان، ۱:۳۹۳، رقم:۵۱۴، منذری، الترغیب والترهیب، ۳:۳۴۵، رقم:۴۳۶۷، ابن عبد البر، التمهید، ۲۰۲۲، فاکهی، اخبار مکه، ۳:۳۲۹)

[517] (عجلونی، کشف الخفاء، ۱:۵۰۵)

[518] (ابو نعیم، حلیة الاولیاء وطبقات الاصفیاء ۴:۲۴۱)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: نمازِ فجر سے طلوعِ شمس تک اللہ کا ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنا مجھے اولادِ اسماعیل میں سے چار غلاموں کو آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے، اور نمازِ عصر سے غروبِ شمس تک اللہ کا ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنا مجھے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔“[519]

عن أنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم: لان اجلس مع قوم یذکرون اللہ بعد صلاۃ الصبح الی ان تطلع الشمس أحب الی مما طلعت علیہ الشمس، ولان اجلس مع قوم یذکرون اللہ بعد العصر الی ان تغیب الشمس أحب الی من ان أعتق ثمانیۃ من ولد اسماعیل دیۃ کل رجل منھم اثنا عشر ألفا۔

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صَلّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسَلَّم نے فرمایا: نمازِ فجر سے طلوعِ شمس تک اللہ کا ذکر کرنے والے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا مجھے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب ہے اور وہ لوگ جو نمازِ عصر سے غروبِ آفتاب تک اللہ کے ذکر میں مشغول رہتے ہیں ان کے ساتھ بیٹھنا مجھے اولادِ اسماعیل میں سے آٹھ آدمیوں کو آزاد کرانے سے زیادہ محبوب ہے جن میں سے ہر ایک کی دیت بارہ ہزار ہے۔“[520]

---

[519] (ابو داؤد، السنن، ۳:۳۲۴، رقم: ۳۶۶۷، ابو یعلی، المسند، ۶:۱۱۹، رقم:۳۳۹۲، طبرانی، المعجم الاوسط، ۶:۱۳۷، رقم:۲۰۲۲، بیہقی، شعب الایمان، ۱:۴۰۹، رقم:۵۶۱، منذری، الترغیب والترہیب، ۱:۱۷۸، رقم:۶۶۸، ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰:۱۰۵)

[520] (بیہقی، السنن الکبریٰ، ۸:۳۸، ابو یعلی، المسند، ۷:۱۵۴، رقم:۴۱۲۶-۴۱۲۵، حارث، المسند، ۲:۹۵۰، رقم:۱۰۴۸، بیہقی، السنن الکبریٰ، ۸:۴۹، بیہقی، شعب الایمان، ۱:۴۰۹، رقم:۵۶۰، ۱:۴۱۰، رقم:۵۶۲، ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳:۸۱)

عن سالم قال: قيل لأبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنه: ان أبا سعد بن منبه جعل فی ماله مائة محررة، فقال: ان مائة محررة فی مال رجل لكثير، ألا أخبركم بأفضل من ذلک ايمان ملزوم بالليل والنهار ولا يزال لسانک رطبا من ذكر اللہ۔

”حضرت سالم فرماتے ہیں کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتایا گیا کہ ابو سعد بن منبہ نے اپنے مال سے سو غلاموں کو آزاد کیا ہے۔ اس پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: آدمی کا اپنے مال سے سو غلام آزاد کرنا بہت بڑی بات ہے لیکن کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ فضیلت والی بات نہ بتاؤں؟ وہ ہے دن رات ایمان پر قائم رہنا اور تیری زبان کا ہر وقت ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنا۔“[521]

عن أنس رضی اللہ تعالیٰ عنه عن النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم قال: يقول اللہ تعالیٰ أخرجوا من النار من ذكرنی يوما أو خافنی فی مقام۔

”حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس نے مجھے ایک دن بھی یاد کیا یا کسی مقام پر بھی مجھ سے ڈرا اسے آگ سے نکال دو۔“[522]

---

[521] (ابن ابی شیبہ، المصنف، ۲:۵۹، رقم: ۲۹۴۶۴، ۷:۱۷۰، رقم: ۳۵۰۵۷، ضبی، کتاب الدعاء ۱:۲۶۸، رقم: ۹۱، ابن ابی عاصم، الزهد، ۱:۱۳۶، ابو نعیم، حلية الأولياء، ۱:۲۱۹، بيهقی، شعب الايمان، ۱:۴۳۵، رقم: ۲۲۷، ابن رجب، جامع العلوم والحكم، ۱:۲۳۸، ۱:۴۴۵، منذری، الترغيب والترهيب، ۲:۲۵۳، رقم: ۲۲۹۳، سيوطی، الدر المنثور فی التفسير بالماثور، ۱:۳۶۲)

[522] (ترمذی، الجامع الصحيح، ۴:۷۱۲، رقم: ۲۵۹۴، ابن ابی عاصم، السنه، ۲:۴۰۰، رقم: ۸۳۳، ابن ابی عاصم، كتاب الزهد، ۱:۳۶۹، حاكم، المستدرک، ۱:۱۴۱، رقم: ۲۳۴، بيهقی، الاعتقاد، ۱:۲۰۱، بيهقی، شعب الايمان، ۱:۴۷۰، رقم: ۷۴۰، ديلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۵:۲۴۴، رقم: ۸۰۸۴، منذری، الترغيب والترهيب، ۴:۱۳۰، رقم: ۵۱۰۸، ابن حيان، طبقات المحدثين باصبهان، ۳:۱۶، رقم: ۲۴۲)

عن أنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ أن النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَ سَلَّم قال: من ذکر اللہ ففاضت عیناہ من خشیۃ اللہ حتی یصیب الأرض من دموعہ لم یعذبہ اللہ تعالیٰ یوم القیامۃ۔

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے خشیت کی وجہ سے آنسو جاری ہو گئے یہاں تک کہ اس کا ایک آنسو زمین پر گر پڑا اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کوئی عذاب نہیں دے گا۔“[523]

عن أبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَسَلَّم قال: اذا ذھب ثلثا اللیل قام، فقال: یاأیھا الناس اذکروا اللہ جاءت الراجفۃ تتبعھا الرادفۃ جاء الموت بما فیہ جاء الموت بما فیہ۔

”حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رات کا ایک تہائی حصہ گزر گیا تو آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسَلَّم کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اے لوگو! اللہ کا ذکر کرو، الہ کا ذکر کرو، ہلا دینے والی آگئی، اس کے بعد پیچھے آنے والی۔ موت اپنی سختی کے ساتھ آگئی، موت اپنی سختی کے ساتھ آگئی۔“[524]

عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنھما، قال قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم : یصاح برجل من أمتی یوم القیامۃ علی رؤس الخلائق فینشر لہ تسعۃ و

---

[523] (حاکم، المستدرک، ۴:۲۸۹، رقم:۷۶۶۸، طبرانی، المعجم الاوسط، ۲:۱۹۶، رقم:۱۷۱۲، منذری، الترغیب والترھیب، ۴:۱۱۳، رقم:۵۰۲۳)

[524] (ترمذی، الجامع الصحیح، ۴:۶۳۶، رقم:۲۴۵۷، عبدبن حمید، المسند، ۱:۸۹، رقم:۱۷۰، بیھقی، شعب الایمان، ۱:۳۹۴، رقم:۵۱۷، بیھقی، شعب الایمان، ۱:۳۹۴، رقم:۵۱۷، دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۵:۲۷۲، رقم:۸۱۶۰، ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء، ۱:۲۵۶، مقدسی، الاحادیث المختارۃ، ۳:۳۸۹، رقم:۱۱۸۴، منذری، الترغیب والترھیب، ۲:۳۲۷، رقم:۲۵۷۷)

تسعون سجلا، کل سجل مد البصر، ثم یقول اللہ تعالیٰ: هل تنکر من هذا شیئا؟فیقول:لا، یارب!فیقول:أظلمتک کتبتی الحافظون؟ثم یقول ألک عن ذلک حسنة فیهاب الرجل، فیقول: لا فیقول بلی ان لک عندنا حسنات و انه لا ظلم علیک الیوم فتخرج له بطاقة، فیها اشهد ان لا اله الا اللہ و أن محمدا عبده ورسوله، قال فیقول: یا رب، ما هذه البطاقة مع هذه السجلات؟ فیقول انک لا تظلم فتوضع السجلات فی کفة، و البطاقة فی کفة، فطاشت السجلات، و ثقلت البطاقة۔

"حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: قیامت کے دن میری امت کے ایک آدمی کو لوگوں کے سامنے لایا جائے گا اور اس کے سامنے ننانوے رجسٹر پھیلا دیئے جائیں گے۔ ہر رجسٹر حد نظر تک پہنچ رہا ہو گا پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: کیا تو اس میں سے کسی چیز کا انکار کر سکتا ہے؟ آدمی کہے گا: اے رب! نہیں ۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: کیا میرے لکھنے والے فرشتوں نے تجھ پر کوئی ظلم کیا ہے؟ کیا اس حوالے سے تیرے پاس کوئی نیکی ہے؟ آدمی خوفزدہ ہو جائے گا، جواباً کہے گا: نہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: کیوں نہیں! بے شک ہمارے پاس تیری نیکیاں ہیں اور بے شک آج تم پر کوئی ظلم نہیں ہو گا۔ پھر اس کے لئے ایک پرچہ نکالا جائے گا جس میں ہو گا: **أشهد أن لا اله الا اللہ و أشهد أن محمد عبده ورسوله۔** حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: وہ آدمی کہے گا: اے پروردگار، یہ پرچہ ان رجسٹروں کے مقابلے میں کیا کرے گا؟ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: بے شک تجھ پر کوئی ظلم نہیں ہو گا، پھر رجسٹروں کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے گا اور پرچے کو دوسرے پلڑے میں، رجسٹر اوپر اٹھ جائیں گے اور پرچہ بھاری ہو جائے گا۔"[525]

---

[525](ابن ماجه، السنن، ۲:۱۴۳۷، رقم: ۴۳۰۰، حاکم، المستدرک، ۱:۷۱۰، رقم: ۱۹۳۷، کنانی، جزء البطاقه، ۱:۳۴، ذهبی، معجم المحدثین، ۱:۴۸، ابن قیم، حاشیه علی سنن ابی داؤد، ۱۳:۷۰)

عن أنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم : ان الشیطان واضع خطمه علی قلب ابن آدم، فان ذکر اللہ خنس وان نسی التقم قلبه۔

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: شیطان نے اپنا منہ ابن آدم کے دل پر رکھا ہوا ہے، اگر وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور اگر وہ بھول جائے تو وہ اس کے دل کو لقمہ بنالیتا ہے۔“[526]

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: الشیطان جاثم علی قلب ابن آدم فاذا سها و غفل وسوس واذا ذکر اللہ خنس۔

”حضرت (عبد اللہ) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: شیطان ہر وقت بندے کے دل پر سوار رہتا ہے، اگر وہ بھول جائے یا غافل ہو جائے تو وہ وسوسہ ڈالتا ہے اور جب انسان اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ پیچھے ہٹ جاتا ہے۔“[527]

عن عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم ما من آدمی الا لقلبه بیتان: فی أحدهما الملک وفی الآخر الشیطان، فاذا ذکر اللہ خنس واذا لم یذکر اللہ وضع الشیطان منقره فی قلبه ووسوس۔[528]

---

[526] (ابو یعلی، المسند، ۷:۲۷۸، رقم:۴۳۰۱، بیهقی، شعب الایمان، ۱:۴۰۳، رقم:۵۴۰، دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۲:۳۷۹، رقم:۳۶۹۱، منذری، الترغیب والترهیب، ۲:۲۵۷، رقم:۲۳۰۷، هیثمی، مجمع الزوائد، ۷:۱۴۹، ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۴:۵۸۲)

[527] (ابن ابی شیبه، المصنف، ۷:۱۳۵، رقم:۳۴۷۷۴، مقدسی، الاحادیث المختاره، ۱۰:۳۶۷، رقم:۳۹۳، ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۴:۵۷۲-۵۷۲، طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۳۰:۳۵۵، مناوی، فیض القدیر، ۲:۳۵۸، عسقلانی، فتح الباری، ۸:۹)

[528] (حصن حصین، ۲۹)

حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہر آدمی کے دل میں دو مکان ہیں: ایک میں فرشتہ رہتا ہے اور دوسرے میں شیطان، جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب ذکر نہیں کرتا تو شیطان اپنی چونچ اس کے دل میں رکھ لیتا ہے اور وسوسہ ڈالتا ہے۔"

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ: مامن مولود الا علی قلبہ الوساوس، فان ذکر اللہ خنس وان غفل وسوس۔

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ کوئی مولود ایسا نہیں جس کے دل پر وسوسہ اندازی کرنے والا نہ ہو، پس اگر وہ بندہ اللہ کا ذکر کرے تو وسوسہ اندازی کرنے والا پیچھے ہٹ جاتا ہے اور اگر وہ اس سے غافل ہو جائے تو وہ وسوسہ اندازی کرتا ہے۔"[529]

عن أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ أن رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم قال: یقعد الشیطان علی قافیۃ رأس أحدکم اذا ہو نام ثلاث عقد، یضرب کل عقدۃ، علیک لیل طویل فارقد، فان استیقظ فذکر اللہ انحلت عقدۃ، فان توضأ انحلت عقدۃ فان صلی انحلت عقدۃ فأصبح نشیطا طیب النفس و الا أصبح خبیث النفس کسلان۔

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم میں کوئی سوتا رہے تو شیطان اس کی گُدی پر تین گرہ لگا دیتا ہے اور ہر گرہ کے وقت تھپکی دیتا ہے: ابھی لمبی رات باقی ہے، سو یا رہ۔ اب اگر وہ جاگ گیا اور اللہ کا ذکر کیا تو ایک

---

[529] (حاکم، المستدرک، ۲:۵۹۰، رقم: ۳۹۹۱، بیہقی، شعب الایمان، ۱:۴۵۹، رقم: ۲۸۶، ابن عبد البر، التمہید، ۱۸، ۳۰۷، طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۳۰:۳۵۵، عسقلانی، فتح الباری، ۸:۷۴۱، عسقلانی، تغلیق التعلیق، ۴:۳۸۱)

گرہ کھل جاتی ہے، پھر اگر وضو کرے تو اور گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر نماز پڑھ لے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے۔ تو وہ ہشاش بشاش، خوش و خرم صبح کرتا ہے ورنہ وہ خبیث النفس سست رہتا ہے۔"[530]

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَ سَلَّم: قال ابلیس: یا رب! کل خلقک قد سبت أرزاقھم، فما رزقی؟ قال: کل ما لم یذکر اسمی علیہ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ابلیس نے کہا: یارب! تونے جو چیز پیدا کی اس کا رزق بھی عطا کیا، پس میرا رزق بھی معین کرو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہر وہ شے جس پر میرا نام نہ لیا جائے، وہ تیرا رزق ہے۔[531]

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَ سَلَّم من عجز منکم عن اللیل أن یکابدہ و بخل بالمال أن ینفقہ و جبن عن العدو أن یجاھدہ فلیکثر من ذکر اللہ۔

"حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: تم میں سے جو کوئی رات کو عبادت کرنے کی مشقت سے عاجز ہو اور مال خرچ

---

[530] (بخاری، الصحیح، ۱:۳۸۳، رقم: ۱۰۹۱، ۳:۱۱۹۳، رقم:۳۰۹۶، مسلم، الصحیح، ۱:۵۳۸، رقم:۷۷۶، نسائی، السنن، ۳:۲۰۳، رقم:۱۶۰۷، ابو داؤد، السنن، ۲:۳۲، رقم:۱۳۰۶، ابن ماجہ، السنن، ۱:۴۲۱، رقم:۱۳۲۹، مالک، الموطا، ۱:۱۷۶، رقم:۴۲۴، احمد بن حنبل، المسند، ۲:۲۴۳، رقم:۷۳۰۹، ابو یعلی، المسند، ۱۱:۱۶۷، رقم:۶۲۷۸، ابو عوانہ، المسند، ۲:۲۹۵،۲۹۶، حمیدی، المسند، ۲:۴۲۶، رقم: ۹۶۰، بیہقی، ۲:۵۰۱، رقم:۴۴۱۸، ۳:۱۵، رقم:۴۵۰۳، بیہقی، السنن الصغری، ۱:۴۷۲، رقم:۸۲۷، ابو نعیم، المسند المستخرج علی صحیح مسلم، ۲:۳۷۱، رقم: ۱۷۶۸، دیلیمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۵:۵۱۵، رقم:۸۹۳۴، منذری، الترغیب والترھیب، ۱:۲۳۸، رقم:۹۰۴، ۱:۲۵۱، رقم:۹۵۵)

[531] (ابن حیان، الاحادیث المختارہ، ۱۰:۳۶۱، رقم:۳۸۵، ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۸:۱۲۹)

کرنے میں بخیل ہو اور دشمن کے مقابلہ کرنے میں بزدل ہو اسے چاہیئے کہ کثرت سے اللہ کا ذکر کرے۔"[532]

عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم انه قال: غطوا الاناء وأوكوا السقاء واغلقوا الباب، وأطفئوا السراج، فان الشيطان لا يحلق سقاء، ولا يفتح بابا، ولا يكشف اناء فان لم يجد أحدكم الا أن يعرض على انائه عودا، ويذكر اسم الله، فليفعل فان الفويسقة تضرم على أهل البيت بيتهم۔

"حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسلَّم نے فرمایا: برتنوں کو ڈھانپ دو، مشکیزوں کا منہ بند کر دو، دروازے بند کر دو، چراغ بجھا دو کیونکہ شیطان مشک نہیں کھولتا، دروازہ نہیں کھولتا اور نہ ہی برتن کھولتا ہے۔ اگر تم میں سے کسی کو برتن کو ڈھانپنے کے لئے کوئی چیز نہ ملے تو وہ برتن کے عرض پر ایک لکڑی رکھ دے اور **بسم اللہ** پڑھے کیونکہ چوہا لوگوں کے گھر جلا دیتا ہے۔"[533]

عن أبی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم سبق المفردون قالوا: وما المفردون يا رسول اللہ صلی اللہ علیک و آلک وسلم! قال: المستهترون فی ذكر اللہ يضع الذكر عنهم أثقالهم، فيأتون يوم القيامة خفافا۔

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مفردون سبقت لے گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یا

---

[532] (بیهقی، شعب الایمان، ۱:۳۹۱، رقم:۵۰۸، طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۱:۸۴، رقم:۱۱۱۲۱، عبد بن حمید، المسند، ۱:۲۱۵، منذری، الترغیب والترهیب، ۲:۲۵۴، رقم:۲۲۹۷، هیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰:۷۴)

[533] (مسلم، الصحیح، ۳:۱۵۹۴، رقم:۲۰۱۳، ابن ماجه، السنن، ۲:۱۱۲۹، رقم:۳۴۱۰، ابویعلی، المسند، ۲:۱۷۸، رقم:۲۲۵۸، ابو عوانه، المسند، ۵:۱۴۲، رقم:۸۱۵۲، بیهقی، السنن الکبری، ۱:۲۵۶، رقم:۱۱۴۳، بیهقی، شعب الایمان، ۵:۱۲۷، رقم:۲۰۶۱، طبرانی، المعجم الاوسط، ۹:۳۵، رقم:۹۰۶۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم! مفردون کون ہیں؟ آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسلَّم نے فرمایا: وہ لوگ ہیں جنہیں ذکر الٰہی کے نشہ نے فریفتہ اور دیوانہ بنادیا ہے، ذکر ان کے بوجھ اتار دے گا اور وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس ہلکے پھلکے ہو کر آئیں گے۔"[534]

عن أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کنا مع رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم فی سفر فقال: سبق المفردون۔ قالوا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم! وما المفردون؟ قال: المفردون بذکر اللہ وضع الذکر عنہم أثقالھم، فیأتون یوم القیامة خفافا۔

"حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھے۔ پس آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسلَّم نے فرمایا: مفردون سبقت لے گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم! مفردون کون ہیں؟ آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسلَّم نے فرمایا: مفردون وہ لوگ ہیں جنہیں ذکرِ الٰہی کے نشے نے فریفتہ اور دیوانہ بنادیا ہے، ذکر ان کے بوجھ اتار دے گا، پس وہ قیامت کے دن اللہ کے پاس ہلکے پھلکے ہو کر آئیں گے۔"[535]

[534] (ترمذی، الجامع الصحیح، ۵:۵۷۷، رقم:۳۵۹۶، بیھقی، شعب الایمان، ۱:۳۹۰، رقم:۵۰۶، بخاری، التاریخ الکبیر، ۸:۴۴۹، رقم: ۳۶۵۱، دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۲:۳۰۹، رقم:۳۳۹۷، حکیم ترمذی، نوادر الأصول فی احادیث الرسول، ۴:۱۰۲، ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱:۴۴۳، منذری، الترغیب والترھیب، ۲:۲۵۶، رقم:۲۳۰۶، سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۶:۲۵۵)

[535] (ھیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰:۵۸، سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۶:۴۵۵)

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما ان رجلا یرفع صوتہ بالذکر فقال رجل لو ان ھذا خفض من صوتہ فقال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم فانہ آواہ قال فمات فرای رجل نارا فی قبرہ فاتاہ فاذا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم فیہ وھو یقول ھلموا الی صاحبکم فاذا ھو الرجل الذی کان یرفع صوتہ بالذکر۔

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی بلند آواز سے ذکر کیا کرتا تھا، ایک آدمی نے کہا: اگر یہ آدمی اپنی آواز پست رکھتا (تو بہتر ہوتا)۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: وہ بہت آہیں کرنے والا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ وہ شخص انتقال کر گیا۔ پس ایک شخص اس کی قبر میں روشنی دیکھ کر اس کے قریب آیا۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم وہاں (پہلے سے) موجود تھے، اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اپنے اس ساتھی کی طرف آؤ جو بلند آواز سے ذکر کیا کرتا تھا۔“[536]

عن جابر بن عبد اللہ قال رای ناس نارا فی المقبرۃ فاتوھا فاذا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم فی القبر واذا ھو یقول ناولونی صاحبکم واذا ھو الرجل الأواہ الذی یرفع صوتہ بالذکر۔

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے قبر میں روشنی دیکھی اور اس کے قریب آئے۔ چنانچہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم قبر میں موجود تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: اپنا ساتھی مجھے پکڑا دو اور یہ وہ بہت آہیں کرنے والا آدمی تھا جو بلند آواز سے ذکر کیا کرتا تھا۔“[537]

---

[536] (حاکم، المستدرک، ۱:۵۲۲، رقم:۱۳۶۱، بیہقی، شعب الایمان، ۱:۴۱۸، رقم:۵۸۵، مناوی، فیض القدیر، ۱:۴۵۷)

[537] (حاکم، المستدرک، ۲:۳۷۵، رقم:۳۳۱۸، بیہقی، السنن الکبری، ۴:۵۳، رقم:۶۸۳۶، بیہقی، شعب الایمان، ۱:۴۱۸، رقم:۵۸۴)

عن جابر بن عبد اللہ قد رای ناس نارا فی المقبرۃ فاتوھا فاذا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم فی القبر و اذا ھو یقول ناولونی صاحبکم فاذا ھو الرجل الذی یرفع صوتہ بالذکر۔

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے قبرستان میں روشنی دیکھی تو وہاں گئے۔ دیکھا تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم ایک قبر میں کھڑے فرمارہے تھے، مجھے اپنا ساتھی پکڑاؤ۔ وہ ایسا شخص تھا جو بلند آواز سے ذکر الٰہی کیا کرتا تھا۔“[538]

عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ أن النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم قال لرجل، یقال لہ ذو البجادین: انہ أواہ، وذلک أنہ کان رجلا کثیرا الذکر اللہ تعالیٰ فی القرآن، ویرفع صوتہ فی الدعاء۔

”حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کے بارے میں بتایا جسے **ذو البجادین** کہاجاتا تھا، کہ وہ بہت آہیں کرنے والا ہے کیونکہ وہ تلاوتِ قرآن کی صورت میں کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والا ہے اور دعا میں اپنی آواز بلند کرتا تھا۔[539]

---

538 (ابو داؤد، السنن، ۳:۲۰۱، رقم:۳۱۶۴، بیہقی، السنن الکبریٰ، ۴:۳۱، رقم:۱۰۲۷۱، طبرانی، المعجم الکبیر، ۲:۱۸۲، رقم:۱۷۴۳، ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء، ۳:۳۵۱، زیلعی، نصب الرایۃ، ۲:۳۰۶، اندلسی، تحفۃ المحتاج، ۲:۲۸، رقم:۸۸۱، شوکانی، نیل الاوطار، ۴:۱۳۷، مبارکپوری، تحفۃ الاحوذی، ۴:۱۲۵، ۴:۱۳۹)

539 (احمد بن حنبل، المسند، ۴:۱۵۹، رویانی، المسند، ۱:۱۷۰، رقم:۲۱۰، طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۷:۲۹۵، رقم:۸۱۳، بیہقی، شعب الایمان، ۱:۴۱۲، رقم:۵۸۰، ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۳۶۹، طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۱۱:۵۲)

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم یسیر فی طریق مکۃ فمر علی جبل یقال لہ: جمدان فقال: سیرو ھذا جمدان سبق المفردون قالو وما المفردون یارسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم، قال: الذاکرون اللہ کثیرا والذاکرات۔

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم مکہ کے راستہ پر تشریف لے جارہے تھے کہ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسَلَّم کا گزر جمدان نامی پہاڑ سے ہوا۔ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسَلَّم نے فرمایا: چلو چلو! یہ جمدان ہے، مفردون سبقت لے گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم! مفردون کون ہیں؟ فرمایا: اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔“[540]

اس کے علاوہ بھی ذکر کی فضیلت اور اس کیلئے اجتماع اور ذکر جہری وسری کے بارے میں بہت سی احادیث وارد ہیں۔

ذِکر کی فضیلت میں علمائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے اقوال:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما: آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسَلَّم نے فرمایا! اللہ تعالیٰ نے جب بھی کسی عبادت کو فرض کیا تو اس کی ایک معلوم حد متعین کر دی اور حالت عذر میں معذوروں کو رخصت دی سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے کہ اس کی نہ کوئی حد متعین کی اور نہ ہی اس کے ترک کرنے میں کسی کو معذور جانا سوائے مجنون کے۔ اس کے علاوہ اپنے بندوں کو تمام احوال میں ذکر کرنے کا حکم دیا۔

540 (مسلم، الصحیح، ۲۰۶۲:۴، رقم:۲۶۷۶، ابن حبان، الصحیح، ۱۴۰:۳، رقم:۸۵۸، بیھقی، شعب الایمان، ۳۸۹:۱، رقم:۵۰۳، ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۴۴۳:۱، منذری، الترغیب والترھیب، ۲۵۶:۲، رقم:۲۳۰۶)

اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا:

فَاذْكُرُوا اللهَ قِيَاماً وَّقُعُوْداً وَّعَلٰى جُنُوْبِكُم۔ (نساء:۱۰۳)

"ذکر کرو اللہ تعالیٰ کا کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اور اپنے پہلوؤں پر (لیٹے ہوئے)"

اور فرمایا:

يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا۔ (احزاب: ۴۱)

"اے ایمان والو! یاد کیا کرو اللہ تعالیٰ کو کثرت سے"

یعنی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو دن اور رات میں، خشکی اور تری میں، سفر اور حضر میں، غنا اور فقر میں، صحت اور بیماری میں، پوشیدہ اور علانیہ طور پر۔ اور حتیٰ کہ ہر حال میں۔[541]

ابن عطاء اللہ سکندری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

ابن عطاء اللہ سکندری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ذکر سے دل کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دائمی حضوری حاصل ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ نسیان اور غفلت سے چھٹکارا بھی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ذکر اللہ تعالیٰ کے اسم ذاتی یا اس کی کسی صفت کو بار بار دہرانے کا نام ہے۔ اسی طرح اس کے کسی حکم، فعل یا اس کے علاوہ دوسرے امور جو قربِ الٰہی کے باعث ہوں۔ یہ تمام ذکر میں شامل ہیں۔[542]

---

[541](نور التحقیق:ص:۱۴۷)

[542](مفتاح الفلاح:ص:۴)

امام ابو قاسم قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

آپ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ذکر ولایت کا منشور، وصال کا منارہ، راہ سلوک پر چلنے کی علامت اور منزل تک پہنچنے کی دلیل ہے۔ ذکر سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ تمام خصائل حمیدہ جو ذکر کی طرف ہی راجع ہیں تمام کا منبع ذکر ہی ہے۔ ذکر اللہ تعالیٰ کی طرف طریقت میں بہت قوی رکن ہے، بلکہ سب سے عمدہ طریقہ ہے، اور کوئی فرد اللہ تعالیٰ تک نہ پہنچا سوائے دائمی ذکر کے ذریعے۔[543]

ابن قیم الجوزیہ:

ابن قیم الجوزیہ فرماتے ہیں! ''بلا شک وریب چاندی اور تانبے کی طرح دل بھی زنگ آلود ہو جاتا ہے اور اس کی صفائی ذکر سے ممکن ہے۔ ذکرِ الٰہی دل کو چمکتے ہوئے آئینہ کی مانند کر دیتا ہے۔ اور جب ذکر ترک کر دیا جاتا ہے تو دل پھر زنگ آلود ہو جاتا ہے۔ جبکہ زنگ لگنے کے دو سبب ہیں:

(۱): غفلت۔ (۲): گناہ۔

اور اس کی صفائی بھی دو چیزوں سے ہوتی ہے۔

(۱): استغفار۔ (۲): ذکر۔

کثرتِ غفلت سے قلب انسانی پر دبیز تہہ جم جاتی ہے اور جب قلب زنگ آلود ہو جاتا ہے تو معلومات کی حقیقی تصاویر اس میں منعکس نہیں ہوتیں۔ نتیجتاً اس کے نزدیک حق وباطل میں تمیز نہیں رہتی۔ اور وہ حق کو باطل اور باطل کو حق سمجھنے لگتا ہے کیونکہ جب اس کے دل پر زنگ تہہ در تہہ جم جاتا ہے تو اس کا دل تاریک ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ حقائق کی اصلی تصاویر ظاہر نہیں ہوتیں۔ پھر مزید سیاہ ہو کر اس پر رین (زنگ) جم جاتا ہے۔ اس کا تصور اور ادراک فاسد ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ

---

[543] (الرسالۃ القشیریۃ ص ۱۱۰)

سے نہ تو وہ حق کو قبول کرتا ہے اور نہ ہی باطل کا انکار کرتا ہے اور یہ دل کیلئے سخت ترین سزا ہے اور اس کا سبب غفلت اور خواہشاتِ نفسانیہ ہیں کیونکہ یہ دونوں چیزیں نورِ دل کو مٹا کر بصیرت کو اندھا کر دیتی ہیں۔

جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا" (الکھف ۲۸)

ترجمہ: "اور نہ پیروی کیجئے اس (بدنصیب) کی غافل کر دیا ہے جس کے دل کو اپنی یاد سے ہم نے اور وہ اتباع کرتا ہے اپنی خواہش کی اور اس کا معاملہ حد سے گزر گیا ہے۔"[544]

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تفسیر میں آیت "للہ الاسماء الحسنی" کے تحت فرماتے ہیں:

"جہنم میں داخل ہونے کا سبب ذکر اللہ سے غفلت ہے اور عذابِ جہنم سے چھٹکارا ذکر اللہ سے ہی ممکن ہے" اصحابِ ذوق و محبت فرماتے ہیں! "جب قلب ذکر اللہ سے غافل ہوتا ہے اور دنیا اور اس کی خواہشات کی طرف متوجہ ہو کر حرص و حرمان میں واقع ہو جاتا ہے اور پھر ایک رغبت سے دوسری رغبت کی طرف، اور ایک طلب سے دوسری طلب کی جانب منتقل ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ تاریکیوں میں گر جاتا ہے اور جب اس کے دل پر اللہ کے ذکر اور معرفت کا دروازہ کھلتا ہے تو ان تمام آفات اور مصائب سے چھٹکارا حاصل کر کے اسے رب تعالیٰ کی معرفت کا شعور حاصل ہو جاتا ہے۔[545]

---

[544] (کھف:۲۸) (الوابل الصیب: ص: ۵۲: ابن قیم)

[545] (تفسیر کبیر: امام رازی: ج: ۴: ص: ۴۷۲)

شیخ احمد ذروق رحمۃ اللہ علیہ:

آپ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اقوال، افعال اور اعیان کے خواص ایک ثابت شدہ حقیقت ہیں لیکن ذکر کے خواص ان سب سے بڑھ کر واضح ہیں اور کوئی عمل، ذکر اللہ سے بڑھ کر عذابِ الٰہی سے بچانے والا نہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مختلف قسم کی دواؤں اور معجونوں کے خواص مقرر کئے ہیں۔ جس طرح طبیب ہر مریض کو اس کی طبیعت کے موافق دوائی دیتا ہے۔ اسی طرح شیخ بھی مرید کی ضرورت کے مطابق وظائف واوراد مختص کرتا ہے۔[546]

شیخ احمد بن عجیبہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بندہ اس وقت ہی مقام رضا تک رسائی حاصل کرتا ہے جب وہ سلوک کے ابتدائی تین مراحل کو عبور کرے۔

(۱): وہ اسم جلالت (اللہ) کے ذکر میں مستغرق ہو۔

(یہ اسی کیلئے ممکن ہے جسے مرشد کامل سے ذکر کی اجازت ہو)۔

(۲): اسے ذاکرین کی صحبت میسر ہو۔

(۳): وہ شریعتِ محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوٰت والتسلیمات، پر سختی سے کاربند ہو۔[547]

خلاصہ بحث:

تمام صوفیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ اپنے مریدین کو منازلِ سلوک طے کرنے کیلئے ذکر کی نصیحت کرتے ہیں اور یہ واضح کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کی رضا تک پہنچنے کا عملی طریقہ تمام

---

[546] (قواعد تصوف: احمد ذورق: ص:۳۷)

[547] (تخریج شرح الاجرومیه: ابن عجیبه، ص ۶۹)

احوال میں کثرتِ ذکر اور صحبتِ ذاکرین ہے کیونکہ ان کی صحبت نفسِ امارہ کی شہوات کا قلع قمع کر دیتی ہے۔

ذکر کی اقسام

ذکر کی مختلف اقسام ہیں:

ذکر سری وجہری:

ذکرِ الٰہی یقیناً مشروع ہے خواہ سرًّا ہو یا جہرًا اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے ان دونوں قسموں کی طرف رغبت دلائی ہے لیکن علمائے شریعت فرماتے ہیں کہ ذکر بالجہر اس وقت افضل ہے جب وہ ریا اور نمازی، قاریٔ قرآن اور سونے والے کی اذیت سے خالی ہو اور انہوں نے اپنے موقف پر درج ذیل حدیث سے استدلال کیا ہے:

(۱) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم : یقول اللہ ! انا عند ظن عبدی بی وانا معہ اذا ذکرنی فان ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی وان ذکرنی فی ملا ذکرتہ فی ملا خیر منھم۔

ترجمہ: ”میرا اپنے بندے کے ساتھ برتاؤ ویسا ہوتا ہے جیسا وہ میرے متعلق گمان رکھتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے۔ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر کرے تو میں اپنی شان کے مطابق اس کا ذکر کرتا ہوں اور اگر وہ میرا ذکر کسی جماعت میں کرے تو میں اس سے افضل جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔“[548]

اس حدیث پاک میں جماعت میں ذکر کا تذکرہ آیا ہے اور یہ ذکر، ذکر بالجہر ہی ہو سکتا ہے۔

---

[548] (أخرجه بخاري في صحيحه، والترمذي والنسائي وابن ماجه)

(۲) قال ابن الادرع رضی اللہ تعالیٰ عنہ انطلقت مع النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم لیلۃ فمر برجل فی المسجد یرفع صوتہ قلت یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم عسی ان یکون مرائیا قال لا ولکنہ اواہ۔

''حضرت ابن ادرع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک رات میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھا۔ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسَلَّم کا گزر ایک ایسے آدمی سے ہوا جو مسجد میں با آواز بلند ذکر کر رہا تھا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم ممکن ہے کہ یہ شخص ریاکار ہو۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا نہیں بلکہ وہ تو انتہائی مخلص اور رقیق القلب ہے''[549]

(۳) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: ان رفع الصوت بالذکر حین ینصرف الناس من المکتوبۃ کان علی عھد النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم ۔قال ابن عباس: کنت اعلم اذا انصرفوا بذلک اذا سمعتہ۔

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں فرضی نمازوں کے بعد ذکر بالجہر معروف تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب میں ذکر کی آواز سنتا تو مجھے معلوم ہو جاتا کہ لوگ نماز سے واپس آرہے ہیں''[550]

(۴) عن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم قال: جائنی جبریل قال مر اصحابک یرفعوا اصواتھم بالتکبیر۔

---

[549] (رواہ البیہقی کمافی الحاوی للفتاویج ۱ ص ۳۹۱)

[550] (أخرجہ البخاری فی صحیحہ, والمعنیٰ کنت أعلم انصرافھم بسماع الذکر, کما قال صاحب الفتح الحافظ ابن حجر العسقلانی ج ۲ ص ۲۵۹)

"حضرت سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل آئے اور عرض کی کہ اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حکم دو کہ وہ بلند آواز سے تکبیر کہیں"[551]

(۵) قال شداد بن حاکم: انا لعند النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم اذ قال: ارفعوا ایدیکم فقولوا: لا الہ الا اللہ ففعلنا فقال: اللّٰھم انک بعثتنی بھذہ الکلمۃ و امرتنی بھا وعدتنی بھا الجنۃ انک لاتخلف المیعاد ثم قال: ابشروا فان اللہ قد غفر لکم۔

"حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا اپنے ہاتھوں کو بلند کرو اور کہو "لا الہ الا اللہ" ہم نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم کے حکم کی تعمیل کی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ وَسَلَّم نے فرمایا اے اللہ! تو نے مجھے اس کلمہ کے ساتھ مبعوث فرمایا اور اس کا مجھے حکم دیا اور اس پر جنت کا وعدہ فرمایا یقیناً تو اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا تمہیں خوشخبری ہو اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت فرمادی"[552]

ان کے علاوہ اور بھی احادیث کثیرہ ذکر بالجہر پر دلالت کرتی ہیں۔ ان میں سے پچیس احادیث کو امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے رسالہ "نتیجۃ الفکر فی الجھر فی الذکر" میں رقم کیا ہے۔ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں اور سلام ہو اس

---

[551] (رواہ الامام أحمد و أبو داؤد و الترمذی و صححہ السیوطی فی کتابہ، "الحاوی للفتاوی" ج ا ص ۳۸۹)

[552] (الحاکم کمافی مصدر السابق ج ا ص ۳۹۱)

کے منتخب بندوں پر، اللہ تعالیٰ تجھے عزت سے نوازے، تو نے صوفیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے مروجہ حلقات ذکر اور مساجد میں ذکر بالجہر کے متعلق سوال کیا ہے کہ کیا یہ مکروہ ہے یا نہیں؟

الجواب: اس میں کسی قسم کی کراہت نہیں کیونکہ بہت سی ایسی احادیث وارد ہوئی ہیں جو ذکر بالجہر کے استحباب کی مقتضی ہیں اور اسی طرح ایسی احادیث بھی ہیں جو ذکرِ سری کے استحباب پر دلالت کرتی ہیں۔ ان ہر دو اقسام میں تطبیق اس طرح ممکن ہے کہ ذکر کا حکم حالات اور اشخاص کے تبدیل ہونے سے بدلتا رہتا ہے اور ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہے۔ پھر آپ نے وہ تمام احادیث ذکر فرمائیں جو ذکر بالجہر پر دلالت کرتی ہیں پھر آخر میں فرماتے ہیں: "ان تمام احادیث سے معلوم ہوا کہ ذکر بالجہر میں کچھ کراہت نہیں بلکہ بعض احادیث تو اس کے استحباب پر صراحۃً یا کنایۃً دلالت کرتی ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے اور حدیث **"خیر الذکر الخفی"** ذکر بالجہر کے معارض نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ تو اسی طرح ہے، جس طرح کہ بعض احادیث میں بلند آواز سے اور بعض میں پست آواز سے پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان دونوں کے درمیان تطبیق اس طرح کی ہے کہ ذکر سری اس وقت افضل ہے جب ذاکر کو ریا کا خوف ہو یا اس سے نمازیوں یا سونے والوں کو تکلیف ہو۔ اور اس کے علاوہ باقی تمام صورتوں میں ذکر بالجہر افضل ہے کیونکہ اس میں عمل کثیر ہوتا ہے اور اس کا فائدہ سننے والوں کو بھی پہنچتا ہے۔ ذکر کرنے والے کو بیدار رکھتا ہے اور اس کے کانوں کو ذکر کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ نیند دور کرتا ہے۔ اور نشاط میں اضافہ کرتا ہے۔ بعض بزرگوں نے فرمایا ہے! "تلاوت کا کچھ حصہ سرًا اور کچھ جہرًا ہونا چاہئے کیونکہ سرًا تلاوت کرنے والا کبھی اکتا جاتا ہے۔ اسے

چاہئے کہ وہ جہر سے انس حاصل کرے اور اسی طرح ذکر بالجہر کرنے والا جب اکتا جائے تو اسے چاہئے کہ ذکر سری سے راحت حاصل کرے۔

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاذْکُرْ رَبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّ خِیْفَۃً دُوْنَ الْجَھْرِ مِنَ الْقَوْلِ۔(اعراف:۲۰۵)

"اور یاد کرو اپنے رب کو اپنے دل میں عاجزی کرتے ہوئے اور ڈرتے ڈرتے اور زبان سے بھی چلائے بغیر۔"

میرے نزدیک اس کے تین جوابات ہیں:

جواب نمبر ا: یہ آیت مکی ہے جس طرح کہ سورۂ اسراء میں ہے:

"وَلَا تَجْھَرْ بِصَلَاتِکَ وَلَا تُخَافِتْ بِھَا"(اسراء:۱۱۰)

"اور نہ تم بلند آواز سے نماز پڑھو اور نہ بالکل آہستہ پڑھو"۔

یہ آیت مکی ہے۔ یہ آیت کریمہ اس وقت نازل ہوئی جب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم بلند آواز سے تلاوت فرمایا کرتے تھے اور مشرکین مکہ اس کو سن کر قرآن اور صاحبِ قرآن کو گالیاں دیا کرتے تھے۔ اس لئے آپ کو سد ذرائع کے طور پر با آواز بلند تلاوت سے روک دیا گیا۔ جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے اسی وجہ سے بتوں کو گالی دینے سے روکا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّوا اللّٰہَ عَدْوًا م بِغَیْرِ عِلْمٍ۔(انعام:۱۰۸)

"اور گالی مت دو انہیں جن کی یہ پرستش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کہ وہ بھی گالی دینے لگیں اللہ کو زیادتی کرتے ہوئے جہالت سے۔"

لیکن اب یہ علت ختم ہو چکی ہے۔ ابن کثیر نے بھی اپنی تفسیر میں اسی آیت کی طرف اشارہ کیا ہے۔

جواب نمبر ۲: بہت سے مفسرین جن میں عبد الرحمن بن زید بن اسلم جو کہ امام مالک کے شیخ ہیں اور ابن جدیر وغیرہ نے فرمایا ہے! اس آیت میں قرآنِ کریم کی تلاوت کے وقت ذاکر کو پست آواز سے ذکر کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور یہ حکم قرآن کریم کی تلاوت کی تعظیم کی وجہ سے ہے کہ اس کی تلاوت کے وقت ذکر کی آواز اس سے بلند نہیں ہونی چاہئے۔ ان دونوں آیات کا متصل ہونا اس احتمال کو مزید تقویت دیتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَإِذَا قُرِءَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَأَنْصِتُوْا" (الاعراف: ۲۰۴)

ترجمہ: "اور جب پڑھا جائے قرآن مجید تو کان لگا کر سنو اسے اور چپ ہو جاؤ"

میں کہتا ہوں کہ مکلف کو جب بوقتِ تلاوت قرآن خاموشی کا حکم دیا گیا تو خوف پیدا ہو گیا کہ کہیں وہ اس خاموشی پر دوام اختیار نہ کر جائے۔

اس لئے اسے تنبیہہ کی گئی کہ اگرچہ اسے زبان کے ساتھ خاموش رہنے کا حکم ہے لیکن قلبی ذکر کی صورت تو باقی ہے حتیٰ کہ وہ کسی حالت میں بھی ذکرِ الٰہی سے غافل نہ ہو۔ اسی وجہ سے اس قول کے ساتھ آیت کو ختم کیا گیا۔

ارشادِ خداوندی ہے:

"وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغَافِلِيْنَ" (الاعراف ۲۰۵)

مت ہونا غافلوں میں سے۔

جواب نمبر ۳: صوفیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس آیت کا حکم نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کے ساتھ، جو کہ کامل و مکمل تھے، خاص تھا لیکن آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کے علاوہ دوسرے لوگ جو مختلف وساوس اور ناپسندیدہ خواطر قلبیہ سے دو

چاررہتے ہیں تو انہیں ذکر بالجہر کا حکم ہے کیونکہ یہ طریقہ ان کو وساوس سے نجات دلانے میں انتہائی موئثر ہے۔

میں کہتا ہوں کہ حضرت بزاز کی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کردہ حدیث بھی اسی مفہوم کی موئید ہے۔

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

من صلی منکم باللیل فلیجھر بقرائتہ۔فان الملائکۃ تصلی بصلوتہ وتسمع بقرائتہ وان مومنی الجن الذین یکونون فی الھواء وجیرانہ معہ فی مسکنہ یصلون بصلوتہ ویستمعون قراتہ وانہ ینطرد بجھرہ بقرائتہ عن دارہ وعن الدور التی حولہ فساق الجن ومردہ الشیاطین۔

یعنی "رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا! تم میں سے جو رات کو نماز پڑھے اسے بلند آواز سے قرأت کرنی چاہئے کیونکہ فرشتے اس کے ساتھ نماز پڑھتے اور اس کی قرأت سنتے ہیں اور اسی طرح موئمن جن جو کہ ہوا میں رہتے ہیں اور اس کے پڑوس میں رہتے ہیں وہ بھی اس کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اس کی قرأت سنتے ہیں اور اس کی بلند قرأت سے اس کے گھر اور اس کے اردگرد کے گھروں کے فاسق جن اور سرکش شیطان بھاگ جاتے ہیں"

اور اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے!

"اُدۡعُوۡا رَبَّکُمۡ تَضَرُّعًا وَّ خُفۡیَۃً ط اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الۡمُعۡتَدِیۡنَ" (اعراف:۵۵)

"پکارو اپنے رب کو گڑگڑاتے ہوئے اور آہستہ آہستہ، بے شک اللہ تعالیٰ نہیں دوست رکھتا حد سے بڑھنے والوں کو۔"

اور اعتداء کی تفسیر بلند آواز سے کی گئی ہے۔ میں کہتا ہوں اس کے جواب کی دو صورتیں ہیں:

(۱) اس کی راجح تفسیر یہ ہے کہ دعا مانگنے والا مامور بہ سے تجاوز کرے یا ایسی دعا مانگے جس کی شرع میں کوئی اصل نہ ہو اور اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس کو ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت ابو نعامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے کو سنا کہ وہ دعا مانگ رہا ہے: اے اللہ! تیری بارگاہ میں جنت کے دائیں طرف سفید محل کا طالب ہوں تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو دعا کرنے میں حد درجہ بڑھ جائیں گے۔ (الحدیث)

تو یہ صحابی کی تفسیر ہے اور وہی معنی کو بہتر جانتے ہیں۔

(۲) اگر ہم اس آیت کے ظاہری معنی کو تسلیم کر لیں تو بھی یہ آیت کریمہ دعا کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور دعا میں افضل اسرار ہے کیونکہ وہ قبولیت کے زیادہ قریب ہے۔

اسی لئے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اِذْ نَادٰی رَبَّہٗ نِدَآءً خَفِیًّا" (مریم:۳)

"جب اس نے پکارا اپنے رب کو چپکے چپکے"

اسی وجہ سے نماز میں بالاتفاق سرًّا پڑھنا مستحب ہے۔

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے بعض لوگوں کو مسجد میں بلند آواز سے ذکر کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا میرے خیال کے مطابق تم لوگ بدعتی ہو حتی کہ ان کو مسجد سے نکال دیا۔

میں کہتا ہوں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی اس اثر کی سند کی تحقیق ضروری ہے اور یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ کن کن محدثین نے اس کو روایت کیا ہے۔ بالفرض اگر یہ ثابت بھی ہو تو یہ ان بہت سی احادیث کے معارض ہے جن کو ہم نے ذکر کیا ہے اور تعارض کے وقت یہ احادیث صحیحہ ان پر مقدم ہیں۔ پھر میں نے ایسی روایت بھی دیکھی ہے جو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس عمل کے برعکس ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ابو وائل سے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں! یہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذکر سے روکا کرتے تھے حالانکہ جس مجلس میں مجھے ان کے ساتھ بیٹھنے کا اتفاق ہوا تو دیکھا کہ وہ ذکر اللہ ضرور کرتے تھے۔ اسی طرح امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "کتاب الزہد" میں ثابت بنانی سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ اہلِ ذکر جب اللہ کے ذکر کیلئے بیٹھتے ہیں ان پر پہاڑوں کی مثل گناہ ہوتے ہیں اور جب وہ اللہ کے ذکر سے اٹھتے ہیں تو ان پر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔[553]

علامہ شیخ محمود آلوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تفسیر میں اس آیت "وَإِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى" (طٰہٰ ۷) کے تحت فرماتے ہیں کہ کہا گیا ہے کہ بلند آواز سے ذکر اور دعا سے منع کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد "وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ" (الاعراف ۲۰۵) اس کی دلیل ہے۔

معلوم ہونا چاہئے کہ بلند آواز سے ذکر اور دعا سے منع اپنے اطلاق پر نہیں۔ امام نووی اپنے فتاوی میں ذکر کرتے ہیں کہ ذکر بالجہر شرعاً ممنوع نہیں ہے بلکہ مشروع اور مستحب ہے۔ امام شافعی

---

[553](الحاوی للفتاوی: ج: ۱: ص: ۳۹۴: امام جلال الدین سیوطی)

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مذہب میں اخفاء سے افضل ہے اور یہی امام حنبل کا ظاہر مذہب، اور امام مالک سے ایک روایت میں مروی ہے جس کو حافظ ابن حجر نے "فتح الباری" میں نقل کیا ہے۔ اور یہی قول قاضی خان کا ہے۔ وہ اپنے فتاوی کے باب "غسل المیت" میں ذکر کرتے ہیں۔ کہ ذکر کی آواز بلند کرنا مکروہ ہے پھر فرماتے ہیں یہ اس شخص کیلئے ہے جو جنازہ کے ساتھ چل رہا ہو۔ جیسا کہ شوافع کا مذہب ہے۔ مطلقاً ذکر کی آواز کو بلند کرنا مکروہ نہیں۔ شیخ آلوسی فرماتے ہیں کہ دون الجھر سے مراد ضرورت سے زائد آواز کو بلند کرنا ہے۔ اس وجہ سے معتدل جہر اور بقدر ضرورت جہر مامور بہ میں داخل ہے کیونکہ بیس سے زائد احادیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم اکثر و بیشتر ذکر بالجہر کیا کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت ابو زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

"کان رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم اذا سلم من صلوته یقول بصوته الاعلی، لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ۔ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ولا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ ولہ الفضل"

"رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم جب نماز سے سلام پھیرتے تو بلند آواز سے فرماتے:

"لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ۔۔۔الی آخرہ" (الحدیث)

علامہ آلوسی فرماتے ہیں کہ شیخ ابراہیم کورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس مسئلہ کی تحقیق میں دو عظیم رسالے لکھے ہیں۔ پہلے کا نام "نشر الزهر فی الذکر بالجهر" اور دوسرا رسالہ "اتحاف المنیب الاواه بفضل الجهر بذکر الله" ہے۔[554]

ذکر بالجہر کی افضلیت:

علامہ طحطاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مراقی الفلاح پر اپنے حاشیہ میں لکھتے ہیں اس میں اختلاف ہے کہ ذکر خفی افضل ہے یا ذکر جہر؟ کیونکہ اس کے بارے میں بہت سی احادیث وارد ہیں۔ جیسا کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد پاک ہے:

"خیر الذکر خفی وخیر الرزق مایکفی"

"بہترین ذکر، ذکر خفی ہی، اور بہترین رزق وہ ہے جو کفایت کرے"

کیونکہ ذکر خفی میں زیادہ اخلاص پایا جاتا ہے اور یہ قبولیت کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ ذکر جہر افضل ہے، کیونکہ اس کے بارے میں بہت سی احادیث وارد ہیں۔ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم جب نماز سے سلام پھیرتے تو بلند آواز سے فرماتے:

"لا اله الا الله وحده لا شریک له وله الحمد وهو علی کل شئ قدیر۔ ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔"[555]

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم مسجد میں قرآن پڑھنے والے کو بلند آواز سے قرآن پاک پڑھنے کا حکم فرماتے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قاری کو حکم دیتے کہ وہ بلند آواز

---

[554] (روح المعانی ۱۴۸-۱۴۷ :۱۶)

[555] (مسلم کتاب المساجد، ترمذی کتاب الصلاۃ)

سے قرآن پاک پڑھے تاکہ وہ اور ان کے ساتھی اسے سنیں کیونکہ یہ زیادہ ثواب کا باعث اور قرآنی آیات میں تدبر کا موئثر ذریعہ ہے۔ پھر غافلین کے دلوں کو بیدار کرنے کیلئے بھی نفع مند ہے۔

ان احادیث میں تطبیق اس طرح کی گئی ہے کہ اشخاص اور احوال کے مطابق اس کا حکم تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ جس شخص کو ریا کا خوف ہو یا اس کی بلند آواز سے کسی کو تکلیف پہنچتی ہو تو اس کیلئے ذکر سری افضل ہے اور جس شخص کو ان اشیاء کا خطرہ نہ ہو اس کیلئے ذکر بالجہر افضل ہے۔ فتاوی قاضی خان میں ہے کہ مساجد میں ذکر بالجہر سے منع نہ کیا جائے تاکہ ایسا نہ ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے زمرہ میں نہ آجائیں۔

ارشادِ خداوندی ہے:

وَمَنۡ أَظۡلَمُ مِمَّنۡ مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللهِ أَنۡ یُّذۡکَرَ فِیۡهَا اسۡمُهٗ۔ (بقرہ: ۱۱۴)

یعنی "اور کون زیادہ ظالم ہے اس سے جو روک دے اللہ کی مسجدوں سے کہ ذکر کیا جائے ان میں اس کا نام"

اور اسی طرح فتاوی بزازیہ میں ہے۔ امام شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں! "علمائے خلف وسلف کا اس بات پر اجماع ہے کہ مساجد وغیرہ میں حلقے کی صورت میں ذکر کرنا مستحب ہے مگر جب ذکر سونے والوں، نمازیوں اور تلاوتِ قرآن کرنے والوں کیلئے تشویش کا باعث بنے، جیسا کہ کتب فقہ میں اس چیز کا ثبوت ہے۔"[556]

---

[556](حاشیہ طحطاوی: ص: ۲۰۸)

حضرت علامہ ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ اپنے مشہور حاشیہ میں فرماتے ہیں کہ فتاوی خیریہ کے "باب الکراهیۃ والاحسان" میں منقول ہے کہ بہت سی احادیث ذکر بالجہر کی مقتضی ہیں جیسے:

"ان ذکرنی فی ملاذکرته فی ملاخیر منه"۔

"اگر وہ میرا ذکر کسی جماعت میں کرتا ہے تو میں اس سے کہیں بہتر جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔" (الحدیث)

اس کے علاوہ بعض احادیث ایسی ہیں جو ذکر سری کا تقاضا کرتی ہیں۔ ان دونوں کے مابین تطبیق اس طرح کی گئی ہے کہ یہ حکم اشخاص اور احوال کے تبدیل ہونے سے مختلف ہوتا رہتا ہے۔ جس طرح کہ ان احادیث میں تطبیق کی گئی ہے جن میں بلند اور پست آواز سے قرآن پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ذکر بالجہر کے معارض یہ حدیث: "خیر الذکر خفی" نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ اس صورت میں ہے جب ریا کا خوف ہو یا نمازیوں یا سونے والوں کی اذیت کا اندیشہ ہو۔ ان صورتوں کے علاوہ اہلِ علم کے نزدیک ذکر بالجہر افضل ہے کیونکہ اس میں عمل زیادہ ہے اور اس سے سامعین بھی مستفید ہوتے ہیں۔ اور ذاکر کے دل کو بیدار اور اس کی قوت سماعت کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔ نیند کو دور اور نشاط میں اضافہ کا باعث بنتا ہے۔ اسی طرح "حاشیۃ الحموی" میں امام شعرانی سے منقول ہے: "علمائے خلف و سلف کا مساجد میں اجتماعی ذکر کے استحباب پر اجماع ہے۔ جبکہ ان کی بلند آواز سونے والوں، نمازیوں اور تلاوت قرآن والوں کیلئے تشویش کا باعث نہ ہو۔"[557]

---

[557](حاشیہ ابن عابدین: ج:۵: ص:۲۶۳)

(ب): دل اور زبان کا ذکر:

شیخ عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں! میں نے اپنے بھائی افضل الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ ذکر باللسان اکابر اور اصاغر سب کیلئے مشروع ہے کیونکہ حجاب عظمت کسی کیلئے بھی منکشف نہیں ہوا، حتیٰ کہ انبیاء کیلئے بھی یہ حجاب ہوتا ہے لیکن انتہائی رقیق ہوتا ہے۔[558]

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ علماء کا اجماع ہے کہ بے وضو، جنبی اور حیض و نفاس والی عورتوں کیلئے قلبی اور لسانی ذکر جائز ہے اور یہ ذکر تسبیح و تہلیل اور تکبیر، نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم پر درود و دعا کی صورت میں ہو سکتا ہے۔[559]

اور امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ذکر قلب کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے اور زبان سے بھی لیکن افضل ذکر یہ ہے کہ دل اور زبان دونوں سے ایک ساتھ کیا جائے۔ ان دونوں میں سے افضل قلبی ذکر ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ذکر کرنے والا اپنا مطلوب و مقصود رضائے خداوندی رکھے۔

فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں! لوگوں کی وجہ سے کسی عمل کو ترک کرنا ریا شمار ہوتا ہے۔ اگر انسان اعمالِ خیر میں لوگوں کی فضول تانک جھانک اور ظنون باطلہ میں الجھ جائے تو بہت سی نیکیوں سے محروم ہو جائے اور بہت سے اہم دینی امور کو ترک کر دے اور یہ عارفین کا طریقہ نہیں۔[560]

---

558 (المیزان: ج: ا: ص: ۱۲۰ : عبدالوہاب شعرانی)
559 (الفتوحات الربانیة، ج ا ص ۱۰۹-۱۰۶)
560 (فتوحات ربانیہ، ج ا ص ۱۲۷)

غافل کے دل پر ایک پردہ حائل ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ ذکر اور دیگر عبادات میں لذت سے محروم ہو جاتا ہے۔اسی وجہ سے کہا گیا ہے:

"لا خیر فی ذکر مافی قلب غافل ساہ"

غافل اور غیر حاضر دل کے ساتھ ذکر کا کوئی فائدہ نہیں۔

اس سے ہماری یہ مراد نہیں ہے کہ وہ حالت غفلت میں ذکر کو ترک کر دے بلکہ بلند ہمت انسان کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کے ساتھ مجاہدہ کرے اور بار بار اپنے دل کی نگرانی کرے یہاں تک کہ وہ حالتِ غفلت سے حالتِ حضور میں منتقل ہو جائے اور یہ اس تیر انداز کی طرح ہے جو پہلی مرتبہ نہیں بلکہ بار بار کوشش کرنے سے ہدف تک پہنچتا ہے۔

اسی طرح انسان اپنے دل کے ساتھ ذکر میں بار بار کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ اس کا دل عادی اور اللہ کی بارگاہ میں اسے حضوری حاصل ہو جاتی ہے۔

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اہلِ بصیرت پر یہ بات منکشف ہوئی ہے کہ اعمال میں سب سے افضل ذکر ہے لیکن اس کے تین غلاف ہیں ان تین غلافوں کے بعد اصل مغز ہے لیکن ان غلافوں کو اس وجہ سے فضیلت حاصل ہے کہ یہ اس اصل تک پہنچنے کا راستہ ہیں۔

(۱) صرف لسانی ذکر۔

(۲) قلبی ذکر۔ جبکہ دل کو اس کی موافقت کی ضرورت ہو۔ یہاں تک کہ وہ ذکر کے ساتھ حاضر رہے۔ اگر دل کو اپنی حالت پر چھوڑ دیا جائے تو وہ افکار کی وادیوں میں گم ہو جائے۔

(۳) دل میں ذکر اس قدر پختہ اور غالب ہو جائے کہ اس کو کسی غیر کی طرف متوجہ کرنے کیلئے تکلف کی ضرورت ہو جس طرح کہ دوسری صورت میں دل کو ذکر کی طرف متوجہ کرنے کیلئے تکلف کی ضرورت ہوتی ہے۔

یہ ان تینوں صورتوں کا لبِ لباب اور حاصل ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ مذکور دل میں گھر کر جائے اور ذکر مخفی ہو جائے اور اس کا اثر زائل ہو جائے۔ یہی اصل مقصود ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ ذاکر نہ ذکر کی طرف متوجہ ہو اور نہ دل کی طرف بلکہ مذکور میں مستغرق ہو جائے۔ اسی اثناء میں اگر ذاکر کی توجہ ذکر کی طرف ہو جائے تو یہ حجاب متصور ہو گا۔ عارفین کے نزدیک یہ فنا فی اللہ کا مقام ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں یہی اس ذکر کا حاصل اور ثمرہ ہے۔ اس کی ابتداء لسانی ذکر سے پھر تکلفاً ذکر قلب سے پھر طبعاً ذکر قلبی سے ہوتی ہے پھر آخر میں مذکور دل میں متمکن ہو جاتا ہے اور دل سے ذکر کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔ [561]

انفرادی اور اجتماعی ذکر:

اجتماعی عبادت انفرادی عبادت کے مقابلہ میں افضل واعلیٰ ہے کیونکہ اجتماعی عبادت میں مختلف قلوب باہم ملتے ہیں، باہمی تعاون کی فضا سازگار ہوتی ہے، ضعیف قوی سے، تاریک روشن سے، کثیف لطیف سے اور جاہل عالم سے استفادہ کرتا ہے۔

حدیث پاک ہے:

"عن انس رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَ سَلَّم قال: اذا مررتم بریاض الجنۃ فارتعوا قالوا: وما ریاض الجنۃ قال حلق الذکر"

---

561 (کتاب الاربعین فی اصول الدین: ص: ۵۲/۵۵: امام غزالی)

"حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا! جب تم جنت کے باغوں سے گزرو تو کچھ کھالیا کرو۔ عرض کی گئی کہ جنت کے باغ کون سے ہیں؟ فرمایا! وہ ذکر کے حلقات ہیں"[562]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا! اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے چل پھر کر زمین میں مجالسِ ذکر کو تلاش کرتے ہیں اور جب کسی مجلس ذکر کو پالیں تو آسمان تک اس مجلس ذکر کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: تم کہاں سے آئے ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں ہم تیرے ان بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح و تحمید بیان کرتے تھے، تیری بارگاہ میں دامنِ طلب دراز کرتے تھے اور تجھ سے پناہ مانگتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وہ کس چیز کا سوال کرتے تھے؟ حالانکہ وہ خود بہتر جانتا ہے۔ وہ عرض کرتے ہیں: اے مولیٰ! وہ تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: نہیں یارب: تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کی کیا حالت ہوتی۔ پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے تھے؟ جبکہ وہ خود بہتر جانتا ہے۔ وہ عرض کرتے ہیں! آگ سے۔ ارشادِ ربانی ہوتا ہے! کیا نہوں نے اس کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں۔ وہ فرماتا ہے: اگر وہ دیکھ لیتے تو ان کی کیا حالت ہوتی۔ پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اے فرشتو! گواہ رہنا میں نے ان کو بخش دیا اور ان کو میں نے عطا کر دیا جس کا انہوں نے سوال کیا اور ان کو پناہ دی جس سے انہوں نے پناہ مانگی۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: یاباری تعالیٰ: ان میں ایک گناہ گار آدمی تھا جو ان کے ساتھ بیٹھ گیا، جبکہ ان میں سے

---

[562] (الترمذی: کتاب الدعوات)

نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں نے اسے بھی معاف کر دیا کیونکہ وہ ایسے لوگ ہیں جن کا ہم نشین کبھی بد بخت نہیں ہو سکتا۔"[563]

اور حدیثِ پاک ہے:

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَ سَلَّم مَامِن قَوۡمٍ یَذۡکُرُونَ اللہ عَزَّ وَ جَلَّ اِلاَّ حَفَّتۡھُمُ المَلاَئِکَۃُ، وَغَشِیَتۡھُمُ الرَّحۡمَۃُ، وَنَزَلَتۡ علیھمِ السَّکِینَۃُ، وَ ذَکَرَھُمُ اللہُ فِیمَن عِنۡدَہٗ۔

ترجمہ "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا! ذکر کرنے والے لوگوں کو اللہ کے فرشتے ڈھانپ لیتے ہیں، اللہ کی رحمت ان پر سایہ فگن ہوتی ہے، اطمینان و سکون ان پر نازل ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنے فرشتوں میں کرتا ہے"[564]

عن معاویۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَ سَلَّم خرج علی حلقۃ اصحابہ فقال مایجلسکم قالوا جلسنانذکر اللہ ونحمدہ فقال! انہ اتانی جبریل فاخبرنی ان اللہ یباھی بکم الملائکۃ۔

ترجمہ: "حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم اپنے صحابہ کے ایک حلقہ میں تشریف لائے اور فرمایا: تم یہاں کس لئے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کی: ہم یہاں بیٹھے اللہ کا ذکر اور اس کی حمد و ثنا کر رہے ہیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ

---

[563] (صحیح مسلم، کتاب الذکر، ترمذی کتاب الدعوات، والحاکم)

[564] (مسلم کتاب الذکر، ترمذی کتاب الدعوات)

وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ابھی ابھی میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے ہیں انہوں نے مجھے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں تم پر فخر کرتا ہے۔"[565]

حدیث پاک ہے:

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَسَلَّم ان للہ سیارۃ للملائکۃ یطلبون حلق الذکر فاذا اتوا علیھم حفوا بھم۔

"حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتوں کی ڈیوٹی ہے کہ وہ اہلِ ذکر کے حلقات کی تلاش میں رہتے ہیں۔ اصحابِ ذکر کی محفل ملنے پر اسے ڈھانپ لیتے ہیں۔"[566]

عن أنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ: أن رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَسَلَّم قال: إذا مررتم بریاضِ الجنَّۃِ فارتعوا قالوا و ما ریاضُ الجنَّۃِ؟ قال حِلَقُ الذِّکرِ۔

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تم جنت کے باغیچوں سے گزرو تو خوب کھایا کرو۔ انہوں نے عرض کیا: جنت کے باغیچے کون سے ہیں؟ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ذکر کے حلقے۔"[567]

علامہ ابن عابدین اجتماعی ذکر کی بحث کے ضمن میں اپنے حاشیہ میں تحریر کرتے ہیں کہ امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انفرادی اور اجتماعی ذکر کو تنہا اذان اور بہت سے اذان دینے والوں سے

---

[565] (مسلم کتاب الذکر، ترمذی کتاب الدعوات)

[566] (رواہ البزار، وقال الهیثمی: إسنادہ حسن)

[567] (ترمذی، السنن، ۵:۵۳۲، رقم: ۳۵۱۰، احمد بن حنبل، المسند، ۳:۱۵۰، رقم: ۱۲۵۴۵، ابو یعلی، المسند، ۶:۱۵۵، رقم: ۳۴۳۲، بیہقی، شعب الایمان، ۱:۳۹۸، رقم: ۵۲۹، منذری، الترغیب والترهیب، ۲:۲۶۲، رقم: ۲۳۲۹، هیثمی، مجمع الزوائد، ۱:۱۲۶)

تشبیہ دی ہے۔ کثیر اذانیں دینے والوں کی آواز ہوا کا سینہ چیر کر دور دراز تک پہنچ جاتی ہے اسی طرح اجتماعی ذکر رفع حجابات کیلئے بڑا موئثر ذریعہ ہے۔[568]

قال العلامة ابن علان شارح الأذكار فی معنیٰ هذا الحديث : (والمعنیٰ: إذا مررتم بجماعة يذكرون الله فاذكروا موافقة لهم، أو اسمعوا أذكارهم، فإنهم فی رياض من الجنة حالاًأو مالاً۔قال تعالیٰ: {وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ}[الرحمٰن:۴۶][569]

وقال العلامة ابن عابدين فی حاشيته فی معرض ذكر الله تعالیٰ مع الجماعة: (وقد شبه الإمام الغزالی ذكر الإنسان وحده وذكر الجماعة بأذان المنفرد وأذان الجماعة، قال: فكما أن أصوات المؤذنين جماعة تقطع جرم الهواء أكثر من صوت المؤذن الواحد، كذلک ذكر الجماعة علیٰ قلب واحد أكثر تأثيراًفی رفع الحجب الكثيفة من ذكر شخص واحد)۔[570]

وقال الطحطاوی فی حاشية: ونص الشعرانی : أجمع العلماء سلفاً وخلفاً علیٰ استحباب ذكر الله تعالیٰ جماعة فی المساجد وغيرها من غير نكير، إلا أن يشوش جهرهم بالذكر علیٰ نائم أو مصلّ أو قاریءقرآن، كما هو مقرر فی كتب الفقه۔[571]

انفرادی ذکر دل کی صفائی، اس کو بیدار کرنے، اپنے رب کے ساتھ انسیت کا عادی بنانے، اس سے مناجات میں مشغولیت اور اس کے قرب کا انتہائی موئثر ذریعہ ہے۔

مؤمن کیلئے ضروری ہے کہ وہ خلوت میں ذکر کیلئے اپنا وقت مختص کرے اور قبل از ذکر اپنے نفس کا محاسبہ اور اپنے عیوب اور خطایا میں غور و فکر کرے۔ اگر اسے کوئی گناہ نظر آئے تو توبہ کرے اور اگر کوئی عیب نظر آئے تو اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

---

[568] (حاشیہ ابن عابدین: ج:۵:ص:۲۶۳)

[569] (الفتوحات الربانية، ج ا ص ۹۴)

[570] (حاشية ابن عابدين ج۵ ص ۲۶۳)

[571] (حاشية طحطاوی ص ۲۰۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سات آدمیوں کو اپنے عرش کے سائے کے نیچے پناہ دے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہو گا اور ان میں سے ایک وہ آدمی ہو گا جس نے تنہائی میں اللہ کا ذکر کیا تو اس کے آنسو بہہ نکلے۔[572]

انفرادی ذکر کے آداب

ذاکر کو چاہئے کہ صفاتِ کاملہ کا جامع ہو۔ اگر وہ بیٹھ کر ذکر کر رہا ہے تو اسے چاہئے کہ قبلہ جانب منہ کرے۔ اپنے سر کو جھکا کر بڑے سکون و وقار کے ساتھ بحالت عاجزی و انکساری ذکر کرے۔ اگر اس حالت کے علاوہ کسی حالت میں ذکر کرتا ہے تو یہ بھی جائز ہے اور کوئی کراہت نہیں لیکن بلا عذر اس حالت کو ترک کرنا خلافِ اولیٰ ہے۔ اسی طرح مجلسِ ذکر صاف اور شور و غل سے خالی ہو۔ کیونکہ یہی ذکر اور مذکور کے احترام کیلئے موزوں ہے۔ اسی وجہ سے مساجد اور بابرکت مقامات میں ذکر کی مدح کی گئی ہے۔ اسی طرح ذاکر کا منہ بھی صاف ہونا چاہئے۔ جب اس کی ظاہری صفائی و نظافت مستحب ہے تو دل جو کہ رب کی نظر کا محل ہے اس کی صفائی زیادہ اہم ہے۔ دل کا حقد و حسد، بخل، تکبر، ریا اور دنیاوی روابط و مشاغل اور اغیار جیسی نجاسات سے پاک ہونا ضروری ہے حتیٰ کہ رب تعالیٰ کی ہم نشینی کا اہل ہو سکے اور فیوضات ربانیہ سے ہمیشہ مستفید ہوتا رہے۔

ذکر تمام احوال میں محبوب و پسندیدہ ہے اور ذکر سے مراد حضور قلب ہے ذاکر کو چاہئے کہ وہ اس بات کا خیال رکھے اور ذکر کے معانی میں غور و فکر کرے۔ اگر وہ استغفار کر رہا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ قلبی طور پر اللہ تعالیٰ سے توبہ و مغفرت کا طالب ہو اور اگر وہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

[572] (صحیح بخاری کتاب أبواب صلاۃ الجماعۃ، مسلم کتاب الزکاۃ)

وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم پر دورد پاک پڑھ رہا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے قلب میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم کی عظمت کو اجاگر کرے اور اگر وہ نفی واثبات (یعنی لا الہ الا اللہ) کا ذکر کر رہا ہے تو اللہ تعالیٰ سے دور کرنے والی ہر شیٔ کی نفی کرے۔ بہر حال ذاکر کو چاہئے کہ عدمِ حضورِ قلب کی وجہ سے ذکر کو ترک نہ کرے بلکہ اپنی زبان کے ساتھ ذکر اللہ کرتا رہے اگر چہ دل غافل ہی ہو کیونکہ ذکر سے انسان کا غافل ہونا اللہ تعالیٰ سے کلیۃً اعراض کرنے کے مترادف ہے۔ زبان کو ذکر میں مشغول کرنا اطاعتِ خداوندی میں مصروف رکھنا ہے اور اگر لسانی ذکر کو بھی ترک کر دیا جائے تو زبان غیبت، چغل خوری اور اس طرح کی دیگر معاصی میں مبتلا ہو جاتی ہے۔

ابنِ عطاء اللہ سکندری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ذکر اللہ میں حضورِ قلبی حاصل نہ ہونے کی وجہ سے ذکر کو ترک نہ کرنا چاہئے کیونکہ تیرا اس کے ذکر سے کلیۃً غافل ہونا اس کے ذکر میں عدمِ حضورِ قلب سے زیادہ نقصان دہ ہے کیونکہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے غفلت والے ذکر سے بیداری کے ذکر کی طرف اور بیداری کے ذکر سے حضورِ قلب کی طرف اور پھر حضورِ قلب سے ایسے ذکر کی طرف منتقل کر دے جس میں اللہ کے سوا کسی اور چیز کا تصور تک نہ ہو اور ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کیلئے مشکل نہیں ہے۔[573]

المختصر یہ کہ انسان لسانی ذکر کو جاری رکھے یہاں تک کہ اس کا دل کھل جائے اور پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضوری حاصل ہو جائے۔

---

[573] (ایقاظ الھمم فی شرح الحکم ج ۱ ص ۷۹، ابن عجیبہ)

اجتماعی ذکر بالجہر کے آداب

ذکر بالجہر کے تین آداب ہیں:

(۱): آدابِ سابقہ۔ (۲): آدابِ مقارنہ۔ (۳): آدابِ لاحقہ۔

ان تین قسموں میں سے ہر ایک کے دو حصے ہیں:

(۱): ظاہری۔ (۲): باطنی۔

(۱): قبل از ذکر ظاہری آداب: یہ درج ذیل ہیں:

(۱) کپڑے پاک ہوں۔ (۲): باوضو ہو۔ (۳): خوشبو وغیرہ لگائے۔

(۴): حرام کی غذا اور کمائی سے محفوظ ہو۔

(۲) قبل از ذکر باطنی آداب:

یہ بھی مختلف قسم کے آداب ہیں:

(۱): سچی توبہ کے ساتھ اپنے دل کو پاک کرے۔

(۲): تمام امراض قلبیہ سے نجات حاصل کرے۔

(۳): اپنی قوت پر بھروسہ نہ کرے۔

(۴): انتہائی عاجزی وانکساری سے اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان پر بھروسہ کرتے ہوئے بارگاہِ ایزدی میں حاضر ہو۔

(۳) دورانِ ذکر ظاہری آداب

اگر لوگ پہلے سے بیٹھے ہوئے ہیں تو جہاں جگہ مل جائے وہیں بیٹھ جائے اور اگر کھڑے ہوں تو ان کے پیچھے کھڑے کھڑے ذکر میں مشغول ہو جائے حتیٰ کہ اس کے قریب والے ساتھی اس کیلئے

حلقے میں وسعت پیدا کر دیں تا کہ وہ ان کے درمیان داخل ہو کر نظم وضبط سے ذکر کر سکے اور اگر بسبب عذر حلقہ ذکر سے نکلنے کا ارادہ کرے تو اپنے دونوں اطراف سے ذاکرین کو ملا دے تا کہ حلقہ ذکر میں انقطاع نہ ہو۔ ذاکر کو چاہیئے کہ اپنے اصحابِ ذکر کے ساتھ موافقت کرے نہ کہ ان کی مخالفت۔ ان کی آوازوں میں اپنی آواز کو مخفی کرنے کی کوشش کرے تا کہ ان کے ساتھ گھل مل جائے اور اپنی آنکھوں کو بند رکھے تا کہ بارگاہِ خداوندی میں حضورِ قلب کیلئے کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

(۴) دوارنِ ذکر باطنی آداب

شیطانی وساوس اور نفسانی خواطر کو دور کرنے کیلئے مجاہدہ کرے۔ اپنے دل کو امورِ دنیا میں مشغول نہ کرے۔ اپنے دل کی ہمت کے ساتھ ذکر میں حضوری کی کوشش کرے بارگاہِ ایزدی سے حاصل ہونے والے انوار و تجلیات کیلئے ہمہ تن تیار ہو جائے۔

(۵) بعد از ذکر ظاہری آداب

ذکر کے بعد قرآن کریم کی تلاوت، پند ونصائح اور ارشاداتِ شیخ کو غور سے سنے اور شیخ کی نصیحت اور فرمان اور اس کی تفصیل کی طرف توجہ کرے اور جب تک مجلسِ ذکر میں موجود رہے تو کسی قسم کی دنیاوی گفتگو نہ کرے۔ خلافِ آداب ہر عمل سے پرہیز کرے اور وہ بعد از اختتامِ محفلِ ذکر ودعا، اپنے شیخ اور پیر بھائیوں سے مصافحہ یا ہاتھ چوم کر سلام کرے۔

(٦) بعد از ذکر باطنی آداب

ذکر کے بعد باطنی آداب درج ذیل ہیں:

اس کا دل مختلف خواطر سے الگ اور التفات غیر سے محفوظ رہے اور وہ عطائے خداوندی کا انتظار کرتا رہے۔ پھر کمرِ ہمت باندھ کر پختہ ارادہ اور عزم مصمم کرلے کہ وہ اس کے مع بعد کی مجلس میں ضرور جائے گا۔

ذکر مقید اور ذکر مطلق

ذکر مقید: وہ ذکر ہے جس کا وقت اور جگہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے متعین کر دی ہو جیسا کہ بعد از نماز تسبیح و تحمید اور تکبیر کا ذکر، سفر، کھانے پینے اور نکاح کے اذکار، مصائب وآفات کو دور کرنے والا ذکر، مرض موت اور ان دونوں کے متعلقہ امراض، بعد از نمازِ جمعہ، جمعرات، رویتِ ہلال، افطار، صوم اور حج کے متعلق مختلف اذکار، اذکار صبح وشام، سونے جاگنے اور جہاد فی سبیل اللہ کے اذکار اور اس کے علاوہ بہت سے متفرق اذکار ہیں، مرغ کی آذان، گدھے کی آواز سنتے وقت مخصوص دعائیں، مرض میں مبتلا کسی شخص کو دیکھ کر پڑھی جانے والی دعا وغیرہ۔ یہ اذکارِ مقیدہ کی چند ایک صورتیں ہیں اور اس کا تفصیلی بیان اذکار کی تفصیلی کتب میں موجود ہے۔

ذکرِ مطلق: یہ وہ ذکر ہوتا ہے جو کسی زمان ومکان وقت وحال قیام وقعود سے بالاتر ہوتا ہے۔

مؤمن سے مطلوب یہ ہے کہ وہ ہر حال میں اپنے رب کا ذکر کرتا رہے اور اس کی زبان اپنے رب کے ذکر کی وجہ سے تَر رہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے کثیر مقامات پر ذکر کا حکم دیا ہے۔

ارشاداتِ خداوندی

(۱): فَاذْكُرُوْنِیْ أَذْكُرْكُم (بقرہ: ۱۵۲) "سو تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا"۔

(۲): يُسَبِّحُوْنَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ (انبیاء: ۲۰) "وہ اس کی پاکی بیان کرتے ہیں صبح وشام اکتاتے نہیں"۔

(۳) يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا (۴۱) وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا (الأحزاب ۴۲)

"اے ایمان والو! یاد کیا کرو اللہ تعالیٰ کو کثرت سے اور اس کی پاکی کیا کرو صبح وشام۔"

(۴) "الذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّأَجْرًا عَظِيْمًا" (احزاب: ۳۵)

"اور کثرت سے اللہ کو یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں۔ تیار کر رکھا ہے اللہ نے ان سب کیلئے مغفرت اور اجرِ عظیم"۔

ان آیات بینات کے علاوہ اور بھی کثیر آیات ہیں جو مطلق ذکر اللہ کی کثرت کی داعی ہیں اور ان میں زمان ومکان کی کوئی قید نہیں۔ جس طرح کہ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصحَابِهٖ وَسَلَّم نے تمام احوال واوقات میں ذکر کا حکم فرمایا ہے۔

احادیثِ نبویہ سے ثبوت

فقد روی عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا قال یا رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصحَابِهٖ وَسَلَّم ان شرائع الاسلام قد کثرت علی فاخبرنی بشیءٍ اتشبث بہ قال لا یزال لسانک رطبا من ذکرک۔

"حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصحَابِهٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی یا رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصحَابِهٖ وَسَلَّم

اسلام کے کثیر احکام ہیں مجھے کوئی ایسا حکم بتائیں جس کو میں مضبوطی سے تھام لوں۔ فرمایا! تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے"[574]

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم ہر وقت اللہ کے ذکر میں مصروف رہتے تھے۔[575]

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں مختلف قسم کے اذکار کا حکم دیا ہے۔ لیکن اس کا کوئی خاص وقت مقرر نہیں کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر جب بھی کوئی عبادت مقرر کی تو اس کی ایک حد مقرر کر دی پھر حالتِ عذر میں معذورین کو رخصت دی لیکن ذکر ایک ایسی عبادت ہے کہ جس کی نہ تو کوئی حد مقرر کی نہ ہی اس کے ترک کرنے میں کسی کو معذور جانا سوائے مجنون کے اور اپنے بندوں کو ہر حال میں ذکر کرنے کا حکم صادر فرمایا۔

جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

(۱)"فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ"(نساء:۱۰۳)

"ذکر کرو اللہ تعالیٰ کا کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اور پہلوؤں پر۔"

(۲)"يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا"(احزاب:۴۱)

"اے ایمان والو! اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرو۔"

---

[574] (ترمذی کتاب الدعوات وقال: حدیث حسن)

[575] (أخرجه مسلم فی كتاب الطهارة و كتاب الفضائل، والترمذی فی كتاب الدعوات، وأبو داؤد وابن ماجه فی كتاب الطهارة)

یعنی دن میں رات میں خشکی وتری سفر وحضر غناوفقر صحت ومرض ظاہر ومخفی گویا کہ ہر حال میں اپنے رب کا ذکر کرو۔[576]

صوفیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ اسی طریقہ پر عمل پیرا ہو کر اپنے تمام احوال واطوار میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ جس طرح کہ بعض ذکر زمانہ کے ساتھ مقید ہوتے ہیں اور بعض مطلق۔ اسی طرح بعض ذکر خاص تعداد کے ساتھ مقید ہوتے ہیں اور بعض اس سے مختلف۔ ہر نماز کے بعد تسبیح وتحمید تکبیر وتہلیل کی ایک خاص تعداد مقرر ہے۔

حدیث پاک ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ۔ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر پڑھا۔ ان کو جمع کرنے سے ۹۹ کا ہندسہ بنتا ہے اور ۱۰۰ مکمل کرنے کیلئے کہا۔ "لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر" تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ اگرچہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔[577]

عن سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کُنا عِنْدَ رَسولِ اللہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم ، فَقالَ: أَیَعْجِزُ أَحَدُکُمْ أَنْ یَکْسِبَ کُلَّ یَومٍ أَلْفَ حَسَنَۃٍ؟ فَسَأَلَہُ سائِلٌ مِن جُلَسائِہِ: کَیفَ یَکْسِبُ أَحَدُنا أَلْفَ حَسَنَۃٍ؟ قالَ: یُسَبِّحُ مِائَۃَ تَسْبِیحَۃٍ، فیُکْتَبُ لہ أَلْفُ حَسَنَۃٍ، أَوْ یُحَطُّ عنہ أَلْفُ خَطِیئَۃٍ۔

"حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے

---

[576] (نور تحقیق ص ۱۴۷)

[577] (مسلم، کتاب المساجد)

فرمایا: کیا تم میں سے ہر ایک روزانہ ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہے؟ صحابہ میں سے ایک صحابی نے عرض کی کہ ہم ہزار نیکیاں کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟ فرمایا! جو سو مرتبہ تسبیح پڑھے گا تو اس کے نامۂ اعمال میں ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی یا ہزار گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔"[578]

عن الأغر المزني أبي مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ توبوا إلی اللہ، فإني أتوب إليه كلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ۔

"رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا! اے لوگو! اللہ کی طرف رجوع کرو اور اس سے مغفرت طلب کرو۔ میں دن میں سو مرتبہ اللہ کی بارگاہ میں رجوع کرتا ہوں۔"[579]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا جس نے دن میں سو مرتبہ پڑھا **لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر** تو اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے، اس کے نامۂ اعمال میں سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، سو گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں، اس دن شیطان سے محفوظ رہتا ہے اور اس سے افضل کسی کا عمل نہیں ہوتا مگر وہ شخص جو اس سے زیادہ اس کلمے کا ورد کرے۔[580]

ابن علان اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: سو کا عدد ذکر کرنا اور ان اذکار کا اس میں محصور کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ اس ثواب کی غایت اور حد ہے اور پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد فرمانا کہ جس نے سو سے زیادہ مرتبہ

---

[578] (مسلم کتاب الذکر والدعاء)

[579] (مسلم کتاب الذکر والدعاء)

[580] (بخاری کتاب الدعوات، مسلم کتاب الذکر)

اس کا ورد کیا اس کو زیادہ ثواب سے نوازا جائے گا تا کہ کہیں یہ گمان نہ ہو کہ مقررہ عدد سے تجاوز کرنا منع ہے اور زیادتی کرنے والے کو ثواب نہیں ملے گا جس طرح کہ سنتوں کی مقررہ رکعات سے تجاوز کرنا اور اعضاء وضو کو مقررہ تعداد سے زیادہ دھونا منع ہے اس کے برعکس بعض علماء کا خیال ہے کہ مقررہ عدد سے تجاوز کرنا ٹھیک نہیں ہے اور یہ مخصوص ثواب مقررہ عدد پر موقوف ہے۔ ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں! یہ قول بعید از صواب اور قابلِ التفات نہیں ہے بلکہ صحیح یہی ہے کہ کوئی شخص جتنا زیادہ عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اتنا زیادہ اس کی نیکیوں میں اضافہ فرمادے گا۔

وبالغ آخرون فقالوا: إن الثواب الموعود به موقوف علیٰ العدد المذکور۔قال ابن الجوزی: وھذا غلط ظاھر، وقول لایلتفت إلیه، بل الصواب أنه کما قال الشاعر: ومن زاد زاد اللہ فی حسناته۔[581]

ذکر مطلق: وہ ذکر جس میں کسی خاص عدد کی قید نہ ہو اور اس سے مراد وہ ذکر ہے جس کی کثرت کا حکم اللہ تعالیٰ نے بلا تخصیص عدد دیا ہے۔

جس طرح ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

یَاأَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اذْکُرُوْا اللہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا۔(احزاب: ۴۱)

”اے ایمان والو! یاد کیا کرو اللہ کو کثرت سے“

جوں جوں مؤمن کی ہمت بلند ہوتی ہے اور اللہ کے ساتھ اس کی محبت میں اضافہ ہوتا ہے تو اس کا ذکر کثرت سے کرتا ہے کیونکہ ”عن عائشة أم المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنھا مَن أَحَبَّ شیئًا أَکْثَرَ من ذِکْرِہ“ جو کسی چیز سے محبت کرتا ہے وہ بکثرت اس کا ذکر کرتا ہے۔(الحدیث)

---

[581](الفتوحات الربانیة، ج ۱ ص ۲۰۹)

شیخ کا اپنے مرید کیلئے ذکر کی تعداد کو متعین و مقرر کر دینا باعثِ حرج نہیں ہے۔ اس طرح شیخ اپنے مرید کی ہمت کو بڑھاتا اور اس کے عزم و ارادہ کو پختہ کرتا ہے اور اس سے سستی و کاہلی کو دور کرتا ہے حتیٰ کہ اس کا شمار بکثرت ذکر کرنے والوں میں ہو جاتا ہے۔

ذکرِ الٰہی کے مختلف کلمات: ذکرِ الٰہی کے مختلف کلمات قلبی امراض اور نفسانی بیماریوں کیلئے دواء کا کام کرتے ہیں اور ان اذکار کی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں۔ مثلاً لا الہ الا اللہ، درود بر نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم، بعض اسماءِ حسنیٰ اور لفظ اللہ کا ورد، یہ تمام دوائیں قرآن و حدیث کے روحانی شفاخانے سے ہی دستیاب ہیں۔

کیونکہ ذکر کے مختلف کلمات ہیں اور ہر کلمے کا دل پر ایک خاص اثر و تاثیر ہوتا ہے۔ اس لئے صوفیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ جو کہ دلوں کے طبیب اور تعلیم و تربیت میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم کے نائب ہوتے ہیں وہ اپنے مریدوں کو خاص اور معین ذکر کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ یہ ذکر ان کے احوال اور ضروریات کے مناسب ہوتا ہے اور منازلِ سلوک کو طے کرنے میں مدد و معاون ہوتا ہے۔ یہ اسی طرح ہے جس طرح جسمانی طبیب مریض کیلئے مختلف قسم کی دوائیں تجویز کرتا ہے جو اس طبیعت اور مزاج کے موافق ہوتی ہیں۔ پھر صحتِ مریض کے مطابق دوا میں تبدیلی لاتا رہتا ہے۔ اسی طرح سالک کو بھی چاہئے کہ وہ اپنے مرشد کے ساتھ مضبوط تعلق قائم رکھے اور وقتاً فوقتاً اس سے مشورہ کرتا رہے اور دورانِ ذکر جو روحانی فوائد اور فیوض و برکات حاصل ہوں وہ اپنے شیخ کو بتائے۔ اس طرح وہ منازلِ سلوک میں ترقی کرتا جائے گا اور آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کو حاصل کرے گا۔

صرف لفظ ”اللہ“ کے ذکر کا حکم

صرف لفظ ”اللہ“ کا ذکر جائز ہے، اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

”وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيلاً“ (مزمل:۸)

”اور ذکر کیا کرو اپنے رب کے نام کا اور سب سے کٹ کر اسی کے ہو رہو“

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّأَصِيلاً۔ (دھر:۲۵)

”اور یاد کرتے رہا کرو اپنے رب کے نام کو صبح بھی اور شام بھی۔“

ارشاداتِ نبویہ (صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسَلَّم) سے ثبوت

ارشادِ نبوی (صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسَلَّم) ہے:

”عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنه عن النبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم قال لاتقومُ السّاعةُ حتّى لايُقالَ في الأرضِ الله الله“

”نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا! جب تک روئے زمین پر ”اللہ اللہ“ کا ذکر رہے گا تو اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی“[582]

اس حدیث میں لفظ اللہ کا ذکر مکرر آیا ہے۔

اور دوسری روایت میں ہے:

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم لاتقوم الساعة على احد يقول ”الله الله“۔

---

[582] (مسلم کتاب الایمان، ترمذی کتاب الفتن، و قال: حدیث حسن، و الامام احمد فی مسنده)

"رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا! کسی "اللہ اللہ" کا ورد کرنے والے پر قیامت قائم نہیں ہو گی"[583]

ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کی شرح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جب اللہ کا ذکر نہیں کیا جائے گا تو لوگوں کی بقا کی حکمت مفقود ہو جائے گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ کائنات کی بقا علماء عاملین، اولیاء صالحین اور عام مؤمنین کی برکت سے ہے اور امام طیبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بھی یہی مراد ہے۔ وہ اس حدیث پاک کا یہ معنی بیان کرتے ہیں! "حتی لا یذکر اسم اللہ و لا یعبد" حتیٰ کہ نہ اللہ کے اسم کا ذکر ہو گا اور نہ ہی اس کی عبادت کی جائے گی۔

اس کے علاوہ وہ آیات کریمہ اور احادیث طیبہ جو ذکر کے بارے میں وارد ہوئی ہیں عام اور مطلق ہیں کسی معین ذکر کی تخصیص نہیں کرتیں اور نہ کوئی ایسا حکم وارد ہوا ہے جس نے لفظ "اللہ" کے ذکر کو حرام قرار دیا ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ جلد باز لوگ غلطی پر ہیں جو اللہ تعالیٰ کے مفرد ذکر پر اعتراض کرتے ہیں اور ان کی حجت یہ ہے کہ کتاب و سنت میں اس کی کوئی دلیل نہیں۔ مندرجہ بالا سطور میں ہم نے قرآن و سنت سے اس کا ثبوت پیش کیا ہے۔

بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر صرف لفظ اللہ کا ذکر کیا جائے تو جملہ مفیدہ نہیں بنتا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس لفظ مفرد کے ساتھ ذاکر کسی مخلوق کے ساتھ گفتگو نہیں کر رہا اس لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ اس کا کلام مکمل جملہ مفیدہ ہو کیونکہ وہ تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ذکر کر رہا ہے جو اس کے دل کے اسرار سے بھی آگاہ ہے۔ جمہور علماء نے لفظ اللہ کے ذکر کے جواز کی تصریح کی ہے۔ یہاں بعض اقوال پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

---

[583] (مرقاۃ المفاتیح، ج۵ ص ۲۲۶)

علامہ ابن عابدین اپنے مشہور حاشیہ میں فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: لفظ اللہ اسم اعظم ہے۔ امام طحاوی اور کثیر علماء و صوفیاء نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے حتیٰ کہ وہ فرماتے ہیں کہ صاحبِ مقام کیلئے لفظ اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی ذکر نہیں۔[584]

علامہ الخادمی لکھتے ہیں کہ لفظ اللہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الکسائی، الشعبی، اسماعیل بن اسحاق، ابو حفص اور جمہور علماء رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسم اعظم ہے اور یہی عقیدہ صوفیائے کرام اور مشائخ کا ہے اور ان کے نزدیک صاحبِ مقام کیلئے لفظ اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم سے ارشاد فرماتا ہے:

"قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرۡہُمۡ" (الانعام ۱۹)

علامہ مناوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حدیث قدسی " أنامع عَبدي ما ذكَرَني وتحرَّكتْ بي شَفَتاهُ"[585] کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

جو دل کے ساتھ رب کا ذکر کرتا ہے اسے اس کی معیت حاصل ہوتی ہے اور جو زبان کے ساتھ اس کا ذکر کرے اسے بھی اس کی معیت حاصل ہوتی ہے۔ لیکن اس کی محبت اور ذکر جب بندے کی روح اور دل پر چھا جاتا ہے تو اسے اپنے رب کی معیت اور ہم نشینی حاصل ہوتی ہے اور ذکر کی تین اقسام ہیں۔ عوام الناس کا ذکر زبان سے، اور خواص کا دل سے ہوتا ہے اور خواص الخواص کا ذکر اپنی ذات کو ذکر میں فنا کرنے اور مذکور کے مشاہدہ میں مستغرق رہنے سے ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ ہر حال میں مشاہدۂ حق میں گم رہتے ہیں۔

---

[584] (حاشیۃ ابن عابدین ج ۱ ص ۵)

[585] (تخریج المسند ۱۰۹۷۶، المعجم الأوسط ۶/۳۶۳، مسند، مستدرک، ابن حبان)

صوفیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: منازلِ سلوک طے کرنے والے کیلئے لفظ اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی نفع مند ذکر نہیں۔ یہ ذکر دل سے محبت غیر کو نکال دیتا ہے۔ ذکر کی حقیقت اور اس کے آثار انوار و تجلیات کے بارے میں عارفین کے اقوال کو اہلِ ذوق ہی سمجھ سکتے ہیں۔[586]

شیخ جنید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں! لفظ اللہ کا ذاکر اپنی ذات سے بے خبر اور اپنے رب کے ساتھ واصل ہوتا ہے۔ وہ احکامِ الٰہی پر سختی سے کاربند اور دل کے ساتھ اس کے مشاہدہ میں مشغول رہتا ہے حتی کہ مشاہدہ کے انوار و تجلیات اس کی بشری صفات کو جلا کر رکھ دیتے ہیں۔[587]

سید ابو العباس موسوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اے سالک! تجھے اللہ اللہ کا ذکر کرنا چاہئے کیونکہ یہ اسم تمام اسماء کا سلطان ہے اس کا آغاز علم اور انتہاء نور ہے لیکن یہ نور بالذات مقصود نہیں ہوتا بلکہ اصل مقصود وہ کشف اور مشاہدہ ہے جو ذاکر کو حاصل ہوتا ہے، اس لئے اسی اسم کا ذکر بکثرت کرنا چاہئے باقی تمام اذکار پر اسے ترجیح دینی چاہئے کیونکہ یہ ذکر کلمہ توحید میں موجود تمام عقائد، علوم، آداب اور حقائق کو شامل ہے۔[588]

عارف باللہ ابن عجیبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں! لفظ اللہ سلطان الاسماء اور اسمِ اعظم ہے ذاکر زبان کے ساتھ اس ذکر میں مشغول رہتا ہے یہاں تک کہ یہ ذکر اس کے گوشت اور خون میں شامل ہو جاتا ہے اور اس کے انوار ذاکر کے کلیات و جزئیات میں سرایت کر جاتے ہیں اور پھر ذکر

---

[586] (فیض القدیر ج ۲ ص ۳۰۹)

[587] (نور التحقیق ص ۱۷۴)

[588] (نور التحقیق، ص ۱۷۴)

زبان سے دل کی طرف اور دل سے روح کی طرف اور روح سے سر کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ اس وقت زبان ساکت وصامت ہو جاتی ہے اور ذاکر کو وصال اور مشاہدۂ حق حاصل ہوتا ہے۔[589]

مصنف فرماتے ہیں: اے مرید صادق! لفظ اللہ کے ذکر پر ثابت قدم رہ جبکہ تجھے اس کی کسی مرشد کامل نے اجازت دی ہو کیونکہ یہ ذکر خواہشات نفسانیہ کو ان کی جڑوں سے اکھیڑ دیتا ہے اور بعض اوقات مرید کو ابتداء میں اس ذکر کی وجہ سے حرارت اور تنگی محسوس ہوتی ہے وجہ یہ ہے کہ اس کا نفس اس ذکر کا عادی نہیں ہوتا کیونکہ یہ ذکر دل سے عالم خلق کو زائل کر دیتا ہے اور اسے کائنات سے خالی کر دیتا ہے۔ اسی وجہ سے بعض مشائخ ابتداء میں اپنے مریدین کو لا الہ الا اللہ کے ذکر کا حکم دیتے ہیں۔ جب ان کے دلوں میں نفی واثبات پختہ ہو جاتی ہے تو انہیں لفظ اللہ کے ذکر کی تلقین کرتے ہیں اور اس پر دوام اور اس کی تلخی برداشت کرنے کی نصیحت کرتے ہیں۔ اگر مرید ابتداءً اس تلخی پر صبر نہ کر سکے اور اس ذکر کو ترک کر دے تو منازلِ سلوک میں آگے ترقی نہیں کر سکتا اور اپنی کم ہمتی کی وجہ سے خیر کثیر سے محروم ہو جاتا ہے مگر جو مریدِ صادق اس ذکر کا پختہ ارادہ کر کے صبر واستقامت سے کام لیتا ہے تو یہ اسم اس کے دل میں نقش اور کندہ ہو جاتا ہے۔ غفلت اور کاہلی دور ہو جاتی ہے یہاں تک کہ یہ مبارک اسم اس کی رگوں میں سرایت کر کے اس کی روح کے ساتھ مل جاتا ہے۔ پھر مذکور (ذاتِ باری تعالیٰ) ہمیشہ اس کی نگاہوں کے سامنے ہوتا ہے۔ جب لوگ غفلت کریں تو وہ غافل نہیں ہوتا۔ اس وقت وہ مقامِ احسان پر فائز ہو جاتا ہے جس کی طرف نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے اپنی اس حدیث پاک میں ارشاد فرمایا ہے! "الاِحْسانُ اَنْ تَعْبُدَ اللہ کَاَنَّکَ تَراہُ۔"

---

[589] (تجرید ابن عجیبہ علی شرح الأجرومیة, ص ۱۵)

ترکِ ذکر پر تنبیہ

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم کی زبان مبارک کے ذریعے تارکینِ ذکر کو تنبیہ فرمائی ہے جس طرح کہ مشائخ عظام نے بھی اپنے مریدین کو ترکِ ذکر پر خبردار کیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

(۱) وَمَنۡ یَّعۡشُ عَنۡ ذِکۡرِ الرَّحۡمٰنِ نُقَیِّضۡ لَہٗ شَیۡطٰنًا فَہُوَ لَہٗ قَرِیۡنٌ (۳۶) وَاِنَّہُمۡ لَیَصُدُّوۡنَہُمۡ عَنِ السَّبِیۡلِ وَیَحۡسَبُوۡنَ اَنَّہُمۡ مُّہۡتَدُوۡنَ (الزخرف۳۷)

"اور جو شخص (دانستہ) اندھا بنتا ہے رحمٰن کے ذکر سے تو ہم مقرر کر دیتے ہیں اس کیلئے ایک شیطان پس وہ ہر وقت اس کا رفیق رہتا ہے اور شیاطین روکتے ہیں ان (اندھوں) کو راہِ ہدایت سے اور یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں۔"

(۲) وَاذۡکُرۡ رَّبَّکَ فِیۡ نَفۡسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِیۡفَۃً وَّدُوۡنَ الۡجَہۡرِ مِنَ الۡقَوۡلِ بِالۡغُدُوِّ وَالۡاٰصَالِ وَلَا تَکُنۡ مِّنَ الۡغٰفِلِیۡنَ (اعراف:۲۰۵)

"اور یاد کرو اپنے رب کو اپنے دل میں عاجزی کرتے ہوئے اور ڈرتے ڈرتے اور زبان سے بھی چلائے بغیر (یوں یاد کرو) صبح کے وقت بھی اور شام کے وقت بھی اور نہ ہو جاؤ (یادِ الٰہی سے) غافل رہنے والوں سے۔" منافقین کی مذمت میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَلَا یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیۡلًا۔ (نساء:۱۴۲)

اور نہیں ذکر کرتے اللہ کا مگر بہت تھوڑا۔

احادیث رسول صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم

عن أبي هريرةمامن قومٍيقومون من مجلسٍ لايذكرون اللهَفيه إلّا قاموا عن مثلِ جيفةِ حمارٍ وكان عليهم حسرةًيومَ القيامةِ۔

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا! جب کوئی قوم اللہ کے ذکر کے بغیر مجلس سے اٹھتی ہے وہ ایسے ہی ہیں جیسے مردار گدھے سے اٹھتے ہیں اور قیامت کے دن انہیں حسرت ہوگی۔“[590]

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم من قعد مقعدا لم یذکر اللہ فیہ کان علیہ من اللہ ترۃ۔ ومن اضطجع مضطجعا لا یذکر اللہ فیہ کان علیہ من اللہ ترۃ۔ وما مشی احد ممشی لا یذکر اللہ فیہ الا کان علیہ من اللہ ترۃ۔

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص کسی ایسی مجلس میں بیٹھا جس میں اس نے اللہ کا ذکر نہ کیا تو وہ مجلس اس پر حسرت ہوگی اور جو شخص کسی بستر پر لیٹا اور اللہ کا ذکر نہ کیا، اسے اس پر حسرت رہے گی اور جو شخص کسی راستے پر چلا، اور اللہ کا ذکر نہ کیا تو اسے بھی اس پر حسرت رہے گی۔“[591]

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم ما جلس قوم مجلسا لم یذکر اللہ فیہ ولم یصلوا علی نبیھم الا کان علیھم ترۃ فان شاء عذبھم وان شاء غفر لھم۔

---

[590] (اخرجه أبو داؤد والحاكم وقال: صحيح على شرط مسلم كمافى الترغيب ص ۴۱۰)

[591] (رواه أبو داود فى سننه والامام أحمد وابن ابى الدنيا والنسائى ابن حبان فى صحيحه واللفظ لأبى داود، والترة: النقص والتبعة والحسرة والندامة)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب کوئی قوم کسی مجلس میں بیٹھی اور اس نے نہ تو اللہ کا ذکر کیا اور نہ ہی اپنے نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم پر درود بھیجا انہیں اس پر حسرت وندامت ہو گی۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو انہیں عذاب دے، اور اگر چاہے تو اُنہیں بخش دے۔"[592]

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے!"رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا! اہلِ جنت ان اوقات پر حسرت کریں گے جن میں انہوں نے ذکر نہیں کیا تھا۔" (طبرانی وبیہقی)

صوفیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے ارشادات

حضرت سہل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

ما اعلم معصیۃ اقبح من ترک ذکر ھذا الرب۔

"رب کا ذکر ترک کرنے سے زیادہ قبیح معصیت کا مجھے علم نہیں"

حضرت ابو الحسن شاذلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: زبان پر ذکر کا بوجھل ہونا نفاق کی علامت ہے۔۔۔ اے سالک! اللہ کی بارگاہ میں توبہ کر تا کہ وہ ذکر کو تیری زبان پر خفیف کر دے۔ انہوں نے یہ مفہوم اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے اخذ کیا ہے جس میں منافقین کی نشانیاں بیان کی گئی ہیں۔[593]

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَھُوَ خَادِعُھُمْ ج وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی یُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلًا (النساء ۱۴۲)

---

[592] (رواہ الترمذی فی کتاب الدعوات: وقال: حدیث حسن، وأبو داؤد فی سننہ)

[593] (روضۃ الناظرین ص ۴۴)

ترجمہ ”بے شک منافق (اپنے گمان میں) دھوکہ دے رہے ہیں اللہ کو اور اللہ تعالیٰ سزا دینے والا ہے انہیں (اس دھوکہ بازی کی) اور جب کھڑے ہوتے ہیں نماز کی طرف تو کھڑے ہوتے ہیں کاہل بن کر لوگوں کو دکھانے کیلیۓ اور نہیں ذکر کرتے اللہ تعالی کا مگر تھوڑی دیر“

یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہر شی کی سزااور عقوبت ہوتی ہے اور عارف کی عقوبت ترک ذکر ہے۔ عقلمند کو چاہئے کہ وہ غفلت سے بیدار ہو اور ذکرِ خداوندی سے اپنے دل کو بیدار کرنے میں سنجیدگی سے کوشاں اور ذکرِ کثیر کرنے والے مؤمنین کی صفات سے متصف ہو اور قلیل الذکر منافقین کی صفات سے نہ ہو۔

دورانِ ذکر جذب ووجد

ذکر میں حرکت امر مستحسن ہے کیونکہ یہ بدن کو ذکر کیلیۓ چست کرتی ہے اور اس کی دلیل امام احمد اور حافظ مقدسی کی روایت کردہ حدیث ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حبشی لوگ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم کے سامنے رقص کر رہے تھے اور اپنی زبان میں کہہ رہے ہیں: ”محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم نیک بندے ہیں“ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ کیا کہہ رہے تھے عرض کی گئی کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم اللہ کے صالح بندے ہیں۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم نے ان کو اس حالت میں دیکھا تو ناپسند نہیں فرمایا: اور ان کے اس فعل کو ثابت رکھا۔ یہ بات بالکل واضح ہے کہ احکام شرعیہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم کے قول فعل اور تقریر سے ماخوذ ہیں جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم نے ان کے فعل کو ثابت رکھا اور اس کو ناپسند نہ کیا تو ثابت یہ ہوا کہ یہ فعل جائز ہے۔ اس حدیث پاک میں جھوم جھوم کر نعت رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ

وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم پڑھنے کی دلیل ہے۔ حرکت ذکر کو رقص کا نام نہیں دیا جا سکتا بلکہ یہ جائز ہے کیونکہ یہ جسم کو ذکر کیلئے چست کرتی ہے اور دورانِ ذکر حضوریٔ قلب کا باعث ہے لیکن شرط یہ ہے کہ بندے کی نیت صحیح ہو کیونکہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق اجر ملتا ہے۔

حضرت ابو اراکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ساتھ نماز فجر ادا کی۔ سلام پھیرنے کے بعد آپ دائیں طرف متوجہ ہوئے اور کچھ دیر بیٹھے رہے۔ آپ کے چہرے پر رنجیدگی کے آثار نمایاں تھے۔ پھر جب سورج ایک نیزے کی مقدار بلند ہوا تو دو رکعتیں ادا کیں اور اپنے ہاتھوں کو ملنے لگے پھر ارشاد فرمایا:

”واللہ لقد رأیت اصحاب محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم فما اری الیوم شیئا یشبھھم لقد کانوا یصبحون صفرا شعثا غبرا بین ایدیھم کامثال رکب المعزی، قد باتوا للہ سجدا و قیاما یتلون کتاب اللہ، یتراوحون بین جباھم و اقدمھم فاذا اصبحوا فذکروا اللہ مادوا کما یمید الشجر فی یوم الریح وھملت اعینھم حتی تتبل واللہ ثیابھم“[594]

”میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دیکھا ہے لیکن آج کوئی بھی ان کی مثل نظر نہیں آتا۔ بوقت صبح ان کے رنگ پیلے اور بال بکھرے اور گرد آلود ہوتے، رات بھر اللہ کے حضور سجود و قیام میں رہتے، قرآن کریم کی تلاوت کرتے اور سجود و قیام سے تسکین اور راحت حاصل کرتے۔ علی الصبح ذکرِ الٰہی کرتے اور اس طرح حرکت کرتے جیسے ہوا میں درخت حرکت کرتا ہے۔ ان کی آنکھوں سے اتنے آنسو رواں ہوتے کہ قسم بخدا ان کے کپڑے تر ہو جاتے۔“

---

[594] (البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۸، الحلیۃ ج ۱ ص ۷٦)

اس ساری عبارت میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ جملہ "مادوا کمایمید الشجر فی یوم الریح، وھملت اعینھم حتی تتبل و اللہ ثیابھم" قابلِ توجہ ہے کیونکہ یہ دورانِ ذکر جذب وحرکت پر صراحۃً دلالت کرتا ہے اور جو لوگ یہ دعوی کرتے ہیں کہ دورانِ ذکر حرکت کرنا بدعت محرمہ ہے ان کے دعوی کو باطل کرتا ہے اور مطلقاً ذکر میں حرکت کی اباحت کو ثابت کرتا ہے۔

شیخ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس حدیث سے اپنے ایک رسالے میں دورانِ ذکر حرکت کے مستحب ہونے پر استدلال کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صراحۃً دلالت کرتی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم دورانِ ذکر سخت حرکت کیا کرتے تھے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ دورانِ ذکر اگر کوئی شخص حرکت کرتا ہے، بیٹھتا ہے یا کھڑا ہوتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ نہ تو اس نے معصیت کا ارتکاب کیا ہے اور نہ ہی اس کا قصد لیکن بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو صوفی ہونے کا دعوی تو کرتے ہیں لیکن ان کا صوفیاء رحمہم اللہ تعالیٰ سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا۔ انہوں نے حلقاتِ ذکر کے جمال کو مسخ کر دیا ہے کیونکہ انہوں نے بہت سی بدعات ضالہ اور ایسے ناپسندیدہ افعال اس میں داخل کر دیئے ہیں جو شرع مطہرہ کے نزدیک حرام ہیں۔ ان کی محافل گانے بجانے کے آلات نوخیر لڑکوں اور آلات موسیقی سے مزین ہوتی ہیں۔ اس لئے ان کی محافل تصفیۂ قلب اور وصول الی اللہ کا ذریعہ نہیں ہوتیں بلکہ غافلین کیلئے فرحت وسرور اور گھٹیا مقاصد کی تکمیل کے بھرپور مواقع ہوتے ہیں۔

یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ بعض مدعیانِ علم مطلقاً حلقاتِ ذکر کو اپنی تنقید کا نشانہ بناتے ہیں اور جعلی صوفیوں اور حقیقی مشائخ میں فرق نہیں کرتے۔ حقیقی مشائخ اللہ سے ہی سنتے ہیں اسی کے مشتاق رہتے ہیں، اگر اس کا ذکر کریں تو ان پر آہ وبکا کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور اس کا شکر کریں تو

ان کے احوال ظاہر ہو جاتے ہیں اور اگر وہ اس کو پالیں تو نعرہ مستانہ لگاتے ہیں، اگر مشاہدہ حق حاصل ہو جائے تو سکون وراحت میں ہو جاتے ہیں۔ جب ان پر کیفیت وجد غلبہ پذیر ہوتی ہے تو شرابِ عشق ومستی کے جام نوش کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض تو ایسے ہوتے ہیں جن کے دل پر خوف اور ہیبت کی چوٹ زنی ہوتی ہے تو عالم مدہوشی میں گر جاتے ہیں اور واصل بحق ہو جاتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں جن کے دلوں پر لطف وکرم کی کرن درخشاں ہوتی ہے تو وہ عالم فرحت وسرور میں جھومنے لگتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں جن کو مقامِ قرب سے پیام محبت ملتا ہے تو وہ مدہوشی کے عالم میں اپنی ذات سے بے خبر ہو جاتے ہیں اور میرے نزدیک مذکورہ سوال کا یہی جواب ہے۔ **واللہ ورسولہ اعلم بالصواب۔**

پھر فرماتے ہیں ہمیں ان لوگوں پر کوئی اعتراض نہیں جو ان مخلص مشائخ کی پیروی کرتے ہیں اور ان کے مشرب سے مستفید اور لطف اندوز ہوتے ہیں اور ان پر خداوند کریم کی محبت اور شوق غالب آجاتا ہے بلکہ ہمارا اعتراض ان فاسق وفاجر لوگوں پر ہے جو صوفیاء رحمہم اللہ تعالیٰ کے لبادہ میں لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں۔[595]

ابن عابدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس کلام سے ظاہر ہوا کہ ذکر میں جذب ووجد جائز ہے اور آپ کا فتویٰ بھی اس کے جواز پر ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ نے **رد المختار** کی تیسری جلد میں ان اشیاء کو ممنوع قرار دیا ہے تو یہ ان حلقاتِ ذکر پر محمول ہو گا جن میں خلافِ شرع افعال کا ارتکاب کیا جاتا ہے یعنی وہ لوگ اس میں مختلف قسم کے آلاتِ موسیقی استعمال کرتے ہیں اور وہ لوگ جو ابن عابدین رحمۃ

---

[595] (مجموعہ رسائل ابن عابدین: ص: ۱۷۲، ۱۷۳)

اللہ تعالیٰ علیہ کی اس کلام سے جذب ووجد کے حرام ہونے پر استدلال کرتے ہیں ایسا لگتا ہے کہ یہ لوگ آپ کے "مجموعہ رسائل" تک رسائی نہیں کر سکے۔ اگر وہ مجموعہ رسائل کو پڑھ لیتے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ انہوں نے حقیقی صوفیاء رحمہم اللہ تعالیٰ اور لبادہ تصوف اوڑھنے والوں میں فرق کیا ہے اور حقیقی صوفیاء ومشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ کیلئے تواجد کو مباح قرار دیا ہے۔ تواجد جو حقیقی وجد نہیں ہوتا، بلکہ اس میں تکلف اور تصنع ہوتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں جب ذاکر کی نیت صحیح ہو۔ جیسا کہ ابن عابدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے حاشیہ میں فرماتے ہیں:

مافی التواجدان حققت من حرج　　　ولا لتمایل ان اخلصت من باس

"اگر تو حقیقت سے آشنا ہے تو تیرے تواجد میں کوئی حرج نہیں اور اگر تو مخلص ہے تو تیرا جھومنا بھی قابلِ اعتراض نہیں"۔

جب تواجد شرعاً جائز ہے اور اس میں کوئی مضائقہ نہیں جس طرح کہ فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے تو وجد بدرجہ اولی جائز ہوگا۔

صوفیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کا وجد اور تواجد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مختلف احوال سے ماخوذ ہے۔ مکہ مکرمہ کے شافعی المذہب مفتی اور عظیم سکالر شیخ احمد زینی دحلان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مشہور کتاب "سیرۃ نبویہ" میں اسی قسم کے ایک واقعہ کی منظر کشی کرتے ہیں فرمایا: فتح خیبر کے بعد حضرت جعفر ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ساتھ دوسرے سولہ مسلمان حبشہ سے ہجرت کر کے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم نے حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے قیام فرمایا، اور جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم ان سے ملے تو ان کی پیشانی پر بوسہ دیا اور معانقہ فرمایا اور

پھر ارشاد فرمایا: ما ادری بایھما افرح بفتح خیبر ام بقدوم جعفر۔ وقال لجعفر: اشبھت خلقی وخلقی۔ ”رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا! مجھے معلوم نہیں کہ مجھے کس بات کی زیادہ خوشی ہوئی ہے فتحِ خیبر کی یا آمدِ جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ارشاد فرمایا: تو شکل وصورت میں اخلاق میں میرے مشابہ ہے۔ جب حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ ارشاد سنا تو اس خطاب کی لذت میں رقص کرنے لگے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے اس پر انکار نہ کیا اور یہی صوفیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے رقص کی اصل ہے۔“[596]

علامہ آلوسی، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ”اَلَّذِینَ یَذْکُرُونَ اللهَ قِیَامًا وَقُعُودًا“(آل عمران ۱۹۱) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر اور حضرت عروہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ان کے ساتھ بہت سے لوگ عید کے دن نماز عید کیلئے نکلے تو راستے میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے لگے تو ان میں سے کسی نے کہا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ”اَلَّذِینَ یَذْکُرُونَ اللهَ قِیَامًا وَقُعُودًا“(آل عمران ۱۹۱) نہیں سنا تو وہ کھڑے ہو کر ذکر کرنے لگے اور اس سے ان کا مقصد اس آیت کریمہ کے مطابق عمل کرنا تھا۔[597]

شیخ ابو مدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

وقل للذی ینھی عن الوجد اھلہ — اذا لم تذق معنی شراب الھوی دعنا

اذا اھتزت الارواح شوقا الی اللقا — نعم ترقص الاشباح یا جاھل المعنی

---

[596](السیرۃ النبویۃ والآثار المحمدیۃ ج۲ ص ۲۵۲)

[597](روح المعانی، ج۴ ص ۱۴۰)

(۱) کہہ دو اس آدمی کو جو اہلِ وجد کو وجد کرنے سے منع کرتا ہے۔ اگر تو نے شرابِ محبت کا ذائقہ نہیں چکھا تو ہمیں اپنی حالت پر چھوڑ دو۔

(۲) جب روحیں ملاقات کیلئے بے قرار ہوتی ہیں۔ اے ناواقفِ اسرار! تو جسم بھی محوِ رقص ہو جاتا ہے۔

خلاصہ بحث: یہ ہے کہ ذکر میں جذب و وجد شرعًا مباح ہے۔ مزید براں یہ کہ ذکر کا حکم مطلق ہے اور تمام احوال کو شامل ہے جس نے اللہ تعالیٰ کا ذکر بیٹھے ہوئے، کھڑے ہوئے، چلتے ہوئے، جھومتے ہوئے اور بحالت سکون کیا، وہ امر الٰہی کو بجالایا اور جو شخص دورانِ ذکر وجد و جذب کی حرمت کا دعویٰ کرتا ہے اس پر لازم ہے کہ دلیل پیش کرے کیونکہ وہ مطلق حکم کو بلا دلیل مقید کرنا چاہتا ہے۔

بہر حال مسلمان کا مطمح نظر یہی ہونا چاہئے کہ وہ حلقاتِ ذکر میں داخل ہو کر عبادت و ذکر میں مشغول رہے کیونکہ یہ وجد وغیرہ ذکر کیلئے شرط نہیں ہے بلکہ یہ تو اس عبادت میں نشاط پیدا کرنے کا ذریعہ ہے اور اگر نیت صحیح ہو تو اہلِ وجد کے ساتھ مشابہت بھی فائدہ مند ہے جیسا کہ کسی شاعر کا قول ہے:

فتشبهوا ان لم تكونوا امثلهم   ان التشبه بالكرام فلاح

اگر تم ان کی مثل نہیں ہو تو ان سے مشابہت کر لو کیونکہ شرفاء کی مشابہت اختیار کرنے میں کامیابی ہے۔